فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مسلمان جب مدینے آئے تو جمع ہو کر نماز وقت پر پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا ایک روز انہوں نے اس باب میں گفتگو کی بعضوں نے کہا ایک ناقوس جیسا نصاری کی طرح (ناقوس دو لکڑیوں کا ہوتا ہے اون کے مارنے سے آواز ہوتی ہے اگلے زمانے میں نصاری گھنٹے کے بدلے اوس سے کام لیتے) بعضوں نے کہا ایک نرسنگا کیوں نہیں لیتے یہود کی طرح حضرت عمرؓ نے کہا ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کرتے وہ پکار دیا کرے لوگوں کو نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھ اور نماز کے لیے پکار دے **ف** تو حضرت عمرؓ کی صلاح آپ نے قبول کی اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین کے کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے اور یہ مشورہ آپ پر واجب تھا یا مستحب اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب نہ تھا کس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور یہ جو آپ نے بلال سے فرمایا اٹھ اور نماز کے لیے پکار دے یہ پکارنا اذان شرعی کی صورت پر نہ تھا بلکہ اذان شرعی اوس کے بعد قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب سے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اذان کھڑے ہو کر دینا چاہیے اور بیٹھ کر اکثر علما کے نزدیک درست نہیں نووی نے کہا ہمارے علما کے نزدیک کھڑا ہونا اذان میں سنت ہے اگر بیٹھ کر بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے

باب الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ إِلَّا كَلِمَةَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّهَا مَثْنَاةٌ (اذان کے) کلموں کو دو دو بار کہنا اور اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے بلالؓ کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہنے کا اور اقامت کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا ایوب نے کہا سوا قد قامت الصلوۃ کے (وہ دو بار کہے) **ف** نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک دس کلمے ہیں قد قامت الصلوۃ بھی ایک بار ہے اور شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے اور ایک قول ا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان میں **ف** نماز تمام عبادات میں بزرگ ہے بعد ایمان کے
طہارت نماز کی شرط ہے اور بغیر طہارت نماز درست نہیں ہوتی اسی لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب لکھی
[illegible] سوال ہوگا اگر نماز پوری نکلی تو اور اعمال کا حساب بھی آسانی سے ہو جاوے گا [illegible]
[illegible] اور اعمال کا کیا ٹھکانا اس لیے [illegible] کہ نماز کا بہت خیال رکھے [illegible]
[illegible] اطمینان سے دل لگا کر پڑھے [illegible] نماز سے [illegible] خارج ہو جاوے
جو دل لگنے میں خلل [illegible] جیسے [illegible] آخرت [illegible] نماز کے فوائد میں وہ
[illegible] علوم [illegible] ایک یہ کہ انسان کو بچپن سے پابندی
اوقات کی عادت ہوتی ہے [illegible] **دوسری** یہ کہ نماز کے [illegible]
اور [illegible] پاکیزگی کا بندوبست [illegible] صحت [illegible] **تیسری** یہ کہ نماز میں
قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرنا [illegible] طاقت [illegible]
سکون ہے [illegible] پیدا ہوتی ہے اس کو رفع کرتے ہیں **چوتھی** یہ کہ نماز سے شکر گذاری اور [illegible]
کی عادت پڑتی ہے [illegible] خداوند کریم [illegible]
یہ کہ نماز [illegible] گناہوں سے [illegible] آجاتا ہے [illegible]
[illegible] نماز کا [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] گناہ چھوڑ دیتا ہے **چھٹی** یہ کہ نماز [illegible]
[illegible] قلب اور [illegible] عادت [illegible]
[illegible] وقت [illegible] واللہ اعلم

باب بدء الاذان [illegible] بیان

[illegible] بار اشهد ان محمدا رسول الله دو بار ف اسکو ترجیع کہتے ہیں یعنی [illegible]
[illegible] کہنا پھر دو دو بار [illegible] کہنا یہی مذہب ہے مالک اور شافعی [illegible] اور جمہور علما کا [illegible] ابو حنیفہ کا
ترجیع [illegible] نہیں [illegible] ابن زید کی حدیث میں ترجیع نہیں [illegible]
[illegible] کی حدیث [illegible] دوسری [illegible] ابو محذورہ کی روایت [illegible]
[illegible] روایت [illegible]
[illegible] ف پڑھنا حی علی الصلوۃ دو بار حی علی
الفلاح دو بار الله اکبر [illegible] ف اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار الصلوۃ
خیر من النوم کہے اسکو تثویب کہتے ہیں [illegible] اسکا کہنا [illegible]
اسی طرح حی علی خیر العمل کا کہنا اکثر علما کے نزدیک ثابت نہیں [illegible] اہل بیت کی کتابوں میں حی علی
خیر العمل [illegible] رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے [illegible] حی علی خیر العمل رسول الله
صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان میں [illegible] اور بیہقی نے
سنن [illegible] عبد الله بن عمر سے روایت کیا [illegible] کبھی کبھی اذان میں حی علی خیر العمل
کہتے [illegible] اذان [illegible] بہر حال اسکا ثبوت موقوفا ہوا ہے
لیکن [illegible] رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانے میں [illegible] بیان [illegible]
[illegible]

باب [illegible]

عن ابن عمر قال كان لرسول الله صلى الله عليه [illegible]
[illegible] ترجمہ عبد الله بن عمر [illegible] روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ [illegible]
[illegible] بلال [illegible] دوسرے عبد الله بن ام مکتوم [illegible] ف یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

عن عائشة [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

عن عائشة قالت كان [illegible]

[illegible]

باب [illegible]

[illegible] عن [illegible]

[illegible] عن انس [illegible]

[illegible] لا اله الا الله [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه [illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا **ترجمہ**

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موذن کی اذان سنکر اشہد ان لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنے گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کوئی معبود نہیں ہے سوا خدا کے اسکا کوئی ساجھی نہیں بیشک محمدؐ اوسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں میں خوش ہوں اللہ کے رب ہونے پر محمدؐ کے رسول ہونے پر اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک کلمے کا جواب موذن کے ساتھ ساتھ ہی دیتا جاوے ساری اذان کے ختم ہونے کو انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے دعا پڑھے جو سعد کی روایت کی اور ہر ایک عمل میں اخلاص اور دل سے سچائی ضرور ہے ورنہ کچھ فائدہ نہیں اور اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک جنب ہو یا حائض البتہ اگر پاخانہ میں ہو یا جماع کر رہا ہو تو جواب نہ دیوے اسی طرح نماز کی حالت میں اور اگر نماز میں جواب دیگا تو مکروہ ہے۔ قاضی عیاض نے کہا اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات ہے اللہ اکبر سے پھر توحید اشہد ان لا الہ الا اللہ سے پھر رسالت اشہد ان محمد رسول اللہ سے پھر نماز جو افضل اعمال ہے اوسکی تاکید حی علی الصلوۃ سے پھر آخرت کی تدبیر حی علی الفلاح سے پھر اثبات ذات اور توحید کی تکرار تا معلوم ہو کہ نتیجہ تمام اعمال کا موقوف ہے حسن خاتمہ پر اور حسن خاتمہ جب ہے کہ انسان عقیدہ توحید پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہی

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ

اذان کی فضیلت اور شیطان کا بھاگنا اذان سے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ**

طلحہ بن یحیی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا عیسی بن طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے کہا میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں موذن ان کو بلانے آیا نماز کے لیے معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے موذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے لمبی ہونگی **ف** یعنی خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ خواہاں اور منتظر ہونگے اور ظاہر ہے کہ شوق میں گردن لمبی ہوتی ہے اوپر کی چیز دیکھنے کو اور بعضوں نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے میں ڈوب جاوینگے تو موذنوں کی گردنیں لمبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچے رہینگے اور بعضوں نے کہا موذن لوگوں کے سردار ہونگے اور عرب سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہیں ابن اعرابی نے کہا لمبی گردن سے یہ مراد ہے کہ اونکے اعمال اوروں سے زیادہ ہونگے قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے اس

[illegible] عَنْ [illegible]

[illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] ترجمہ [illegible] عَنْ [illegible]

[illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شیطان [illegible]

[illegible]

[illegible] عَنْ [illegible]

[illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عَنْ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

[illegible]

عَنْ [illegible]

[illegible] ذٰلِكَ [illegible]

[illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible]

نے میرے باپ نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا پھر
کسی نے اس کا نام لیکر پکارا میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا پھر
کہا اگر میں ایسا جانتا تو تجھکو نہ بھیجتا جب ایسی آواز تو سنے (جیسا آواز
اذان دی جیسے نماز کے لیے اذان دیتے ہیں کیونکہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا
بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ
... فَاِذَا قُضِیَ التَّاذِیْنُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ ... قُضِیَ ... حَتّٰی یَخْطُرَ
... وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ ... حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ
... **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ... نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی
ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پاد مارتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان ... جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب
تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے جب ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں خطرہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلاتا
ہے جو پہلے خیال میں نہ تھیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ كَیْفَ صَلّٰی **ترجمہ**
یہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اور
کیسے نماز پڑھی (یعنے شیطان اپسے ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ نماز کا دھیان ہی نہیں رہتا کہ کیسے
... پڑھی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَیْنِ مَعَ تَكْبِیْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالرُّكُوْعِ
وَفِی الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاَنَّهٗ لَا یَفْعَلُهٗ اِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع سے
سر اٹھانے کے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانا **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیْ
مَنْكِبَیْهِ وَقَبْلَ اَنْ یَّرْكَعَ فَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا یَرْفَعُهُمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک اسیطرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے بیچ میں
نہ اٹھاتے **ف** نووی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر اجماع کیا ہے لیکن ... سے

اور امام شافعی اور بہتما اور جمہور علما کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت
بھی ہاتھ اوٹھانا سنت ہے اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بھی ہے
کہ تیسری رکعت کو اوٹھتے اس وقت بھی دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبد اللہ
ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی سے بھی باسناد
صحیحہ جسکو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل
حدیث کے نزدیک دونوں سجدون کے بیچمین بھی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک
سوا تکبیر تحریمہ کے وقت اور مقامون مین ہاتھ نہ اٹھاوے اور مالک سے بھی مشہور روایت یہی ہے لیکن ہاتھ
کا اوٹھانا کسی مقام مین واجب نہیں ہے بالاجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے تکبیر تحریمہ
کے وقت اور امام ابو الحسن احمد بن سیار کا بھی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھون کو مونڈھون
تک اوٹھاوے اسطرح کہ انگلیون کے کنارے کانون کے اوپر تک پہنچین اور انگوٹھے کانون کی لو تک اور
کا پہلی روایت مین تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت مین تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت
کے ساتھ ہے انتہی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوۃ رفع
یدیہ حتی تکونا بحذو منکبیہ ثم یکبر فاذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک واذا رفع
من الرکوع فعل مثل ذلک ولا یفعلہ حین یرفع راسہ من السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون
تک پھر تکبیر کہتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے
تو ایسا ہی کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے عن الزہری بہذا
الاسناد کما قال ابن جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوۃ رفع
یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا
یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک پھر تکبیر
کہتے عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ثم رفع یدیہ واذا اراد ان
یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یفعل ہکذا ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا مالک بن حویرث کو انہون نے نماز

تو ہی تو تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے
تب بھی دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن**
مالک بن الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی
بھما اذنیہ واذا رکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع
فقال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب رکوع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
کانوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتھوں کو اٹھاتے ۔

عن قتادۃ بھذا الاسناد انہ رای نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال حتی یحاذی بھما
فروع اذنیہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے

ف نووی نے کہا تکبیر تحریمہ واجب ہے مالک اور ثوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے
نزدیک اور قاضی عیاض نے ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر
تحریمہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور نماز میں داخل ہونے کے لیے صرف نیت کافی ہے مگر حدیث صحیح سے تکبیر
کا وجوب ثابت ہوتا ہے

باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوۃ الا رفعہ من الرکوع فیقول فیہ سمع اللہ لمن حمدہ

نماز میں جھکتے اور اٹھتے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹھا کر سمع
اللہ لمن حمدہ کہے **عن** ابی سلمۃ بن عبدالرحمن ان ابا ھریرۃ کان یصلی لھم فیکبر کلما
خفض ورفع فلما انصرف قال واللہ انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑھاتے تو تکبیر کہتے جھکتے اور اوٹھتے جب
نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **ف**
نووی نے کہا ہر ایک حرکت میں تکبیر کہنا چاہیے مگر رکوع سے سر اٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور اسی پر اتفاق ہے حال اور گذشتہ علماء کا البتہ ابوہریرہ کے زمانے میں اختلاف تھا اور بعضوں
کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تھی اور بعضوں کے نزدیک اور جگہ بھی شاید ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل کی خبر نہ پہنچی ہوگی اسی لیے ابوہریرہ نے کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز میں تو ہر دو رکعتی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت میں اور تین

رکعتی نماز مین سترہ تکبیرین ہین ایک پہلی تشہد سے اوٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ معمولی
اور چار رکعتی نماز مین بائیس تکبیرین ہین اور پانچون فرض مین ۹۴ تکبیرین ہین تکبیر تحریمہ واجب ہے اور
باقی سنت ہین ایک روایت ہین امام احمد سے سب تکبیرین واجب ہین تھے **عن** ابی ہریرۃ یقول
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین
یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع ثم یقول وھو قائم
ربنا ولک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد
ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل مثل ذلک فی الصلوۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین
یقوم من المثنی بعد الجلوس ثم یقول ابو ہریرۃ انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اوٹھتے تکبیر
کہتے کہڑے ہوتے ہی پہر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پہر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اوٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اوس کے بعد کہڑے کہڑے ربنا ولک الحمد کہتے پہر جب سجدے کے لیے جہکتے تو تکبیر کہتے پہر جب سجدے سے
سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پہر جب سجدے مین جاتے تو تکبیر کہتے پہر جب سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری
نماز مین ایسا ہی کرتے یہانتک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑہ کر بیٹہ کر جب اوٹھتے تو تکبیر کہتے
ابوہریرہ کہتے تھے مین تم سب مین زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **عن**
ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ یکبر حین
یقوم بمثل حدیث ابن جریج ولم یذکر قول ابی ہریرۃ انی لاشبھکم صلوۃ
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کو کہڑے ہوتے تکبیر کہتے اوسی طرح جو روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس مین ابوہریرہ کا یہ قول نہین ہے
کہ مین تم سب مین مشابہ زیادہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **عن** ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ کان حین یستخلفہ مروان علی المدینۃ اذا قام للصلوۃ المکتوبۃ
کبر فذکر نحو حدیث ابن جریج وفی حدیثہ فاذا قضاھا وسلم اقبل علی اھل المسجد
فقال والذی نفسی بیدہ انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے جب ابوہریرہ کو مروان نے خلیفہ کیا مدینہ مین تو وہ نماز کو کہڑے ہوتے

ت تکبیر کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اور سی طرح اس میں یہ ہے کہ جب وہ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو مسجد والوں
ت ہو نہ کیا اور کہا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سے نماز میں **عن** ابی سلمۃ ان ابا ھریرۃ کان یکبر فی الصلوۃ کلما رفع و
ع فقلنا یا ابا ھریرۃ ما ھذا التکبیر فقال انھا لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نماز میں تکبیر کہتے اوٹھتے اور جھکتے ہم نے کہا اے ابو ہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے
ہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یکبر کلما
خفض و رفع و یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
وہ تکبیر کہتے جب جھکتے اور اوٹھتے نماز میں اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے
عن مطرف قال صلیت انا و عمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر
و اذا رفع راسہ کبر و اذا نھض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا من الصلوۃ قال فاخذ
عمران بیدی ثم قال لقد صلی بنا ھذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم او قال قد ذکرنی
صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت
علی کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں
پڑھ کے کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز
پڑھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا یوں کہا مجھے یاد دلا دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز **باب** وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ و انہ اذا لم یحسن الفاتحۃ ولا امکنہ تعلمھا
قرأ ما تیسر لہ من غیرھا سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے اور جو کوئی سورت فاتحہ نہ پڑھ سکے وہ
جو سورۃ ہو سکے پڑھے **عن** عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ
لمن لم یقترئ بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوس کی نماز ہی نہ ہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا
ہے اور جو شخص یہ سورہ پڑھ سکے اوس کو اس کا پڑھنا ضرور ہے مالک اور شافعی اور جمہور علما صحابہ اور تابعین کے
نزدیک اور ابو حنیفہ نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے **عن** عبادۃ بن
الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بام القرآن **ترجمہ**

مین سے کس نے یہ کلمہ کہا لوگ چپ ہو رہے ابو موسی نے کہا ای حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا مین نے کہا نہین مین نے
نہین کہا مجھے تو تمہارا ڈر تہا کہین جھڑنا نہ ہو اتنے مین ایک شخص بولا مین نے یہ کلمہ کہا اور میری نیت سوای
بھلائی کے اور کچھ نہ تہی ابو موسی نے کہا تم نہین جانتے اپنی نماز مین کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہمکو خطبہ سنایا اور سب راہ بتلا دی اور نماز پڑھنا سکہلا دے آپنے فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو پہلی
صفین باندہو پہر تم مین سے کوئی امام بنے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ تعالی قبول کریگا جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم
سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی (یعنے وہ ایک لحظہ تم سے
پہلے رکوع مین جاویگا لیکن ایک لحظہ تم سے پہلے سر بھی اٹہا دیگا تو تمہارا اوسکا رکوع برابر ہو جائیگا) اور جب امام
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالی تمہاری سنیگا کیونکہ وہ خود اپنے پیغمبر کی زبان سے
فرماتا ہے سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدے مین جاوے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدے
مین جاؤ اس لیے کہ تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹہاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب
امام بیٹھے تو ہر ایک تم مین سے یہ کہے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **عن** قتادۃ
فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ قَتَادَۃَ مِنَ الزِّیَادَۃِ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اِلَّا فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ وَحْدَہٗ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اُخْتِ
اَبِی النَّضْرِ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِیْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَحَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ ہُوَ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ ہُوَ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْہُ ہٰہُنَا فَقَالَ
لَیْسَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدِیْ صَحِیْحٍ وَضَعْتُہٗ ہٰہُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ ہٰہُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْہِ **ترجمہ** قتادہ سے
دوسری سند سے ایسی ہی روایت ہے اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اوس نے قتادہ سے اوس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام
قرات کرے تو تم چپ رہو اور کسی کی روایت مین یہ نہین ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے مگر ابو کامل کی روایت مین ابو عوانہ سے ابو اسحاق نے کہا (جو شاگرد تہے امام مسلم کے) ابو بکر ابو النضر
کی بہانجے نے اس روایت مین (جو جریر نے سلیمان سے کی) گفتگو کی امام مسلم نے کہا سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے

(یعنے یہ روایت صحیح ہے جو بیچ سلیمان تیمی کے یہ لفظ نقل کیا ہے اور جب قرات کرے تو تم چپ رہو) ابوبکر نے کہا

کیسی ہے امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنی وہی حدیث جسمین ہے اذا قرء فانصتوا ہے یعنی جب قرات

ابوبکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو یہان کیون نہین داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضرور ہے جو حدیث

صحیح ہو اوسکو مین اس کتاب مین شریک کرون بلکہ اس کتاب مین مین نے وہ حدیثین رکھی ہین جنکی صحت پر سبکا اتفاق

ہے **ف** نووی نے کہا بعضون نے امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب مین بہت سی حدیثین ایسے

ہین جنکی صحت پر علمار کا اتفاق نہین اوسکا جواب یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک اوسکی صحت پر اتفاق ہوگا اور یہ لازم نہین

کہ امام مسلم اس باب مین دوسرون کی تقلید کرین جنہون نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ زیادتی واذا قرء فانصتوا

کی اوس کی صحت مین علمار کا اختلاف ہے بیہقی نے سنن کبیر مین ابوداود سے نقل کیا کہ یہ زیادتی محفوظ نہین ہے اور ایسا

ہی روایت کیا یحیے بن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابوعلی نیشاپوری سے جو شیخ ہین حاکم ابوعبداللہ

کے بیہقی نے کہا ابوعلی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے سلیمان تیمی نے اوسکی نقل کرنے مین خلاف کیا تمام قتادہ کے

اصحاب کا اور ان سب حافظون کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر امام مسلم کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے اور خود امام مسلم

نے بھی اوسکو اپنی صحیح مین داخل نہین کیا انتہے **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ

اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضٰی عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری

روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی پیغمبر کی زبان پر یہ فرمادیا سنتا ہے اللہ جو کوئی اوسکی

تعریف کرے **بَابُ** الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ تشہد کے بعد حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے بشیر بن سعد نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ تعالی

نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین آپ یہ سنکر آپ چپ رہے بالکل چپ رہے ہم نے کہا کاش

بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یون کہو اللّٰہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تمکو معلوم ہے

ف علما نے اختلاف کیا ہے کہ آخیر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاویگی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو اوسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور جن لوگون نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلے مین اجماع کا خلاف کیا انھون نے غلطی کی۔ کیونکہ شعبی کا بھی قول یہی ہے بیہقی نے اون سے ایسا ہی روایت کیا۔ (نووی مختصرا)

عن ابن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا قد عرفنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھسے ملے انہون نے کہا مین تم کو ایک ہدیہ دون ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم کو معلوم ہے (یعنے تشہد مین السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ) لیکن درود کیونکر پڑھین آپ نے فرمایا یون کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

عن الحکم بھذا الاسناد مثلہ ولیس فی حدیث مسعر الا اھدی لک ھدیۃ **ترجمہ** حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اوس مین یہ نہین ہے مین تمکو ہدیہ دون

عن الحکم بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال وبارک علی محمد و لم یقل اللھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس مین یون ہے وبارک علی محمد اور اللھم کا لفظ نہین

عن ابی حمید الساعدی انھم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجین آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید

عن ابی ھریرۃ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا ترجمہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے خدا تعالیٰ اوسپر دس بار بھیجیگا ف
نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اوسپر اتاریگا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت
ہے جو کوئی نیکی کرے اوسکو دس گنا ثواب ہے **باب التسمیع والتحمید والتامین** سمع اللہ لمن حمدہ
اور ربنا ولک الحمد اور آمین کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق
قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتون کے کہنے کے برابر
اوسیوقت یا اونکی طرح خضوع اور خشوع سے) ہوگا اوسکے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث سمی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین
الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول آمین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے
تو تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتون کے آمین کے برابر ہوجاویگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے
ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونون کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے اور
اوسکو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوس کے بعد
یہ کہ دوسری روایت مین ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب آمین پکار
کر کہنا چاہیے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک ولم یذکر قول ابن شہاب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری آمین ابن شہاب کا قول نہ
ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم فی الصلوۃ
آمین والملائکۃ فی السماء آمین فوافق احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ**

بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یون کہو اللّٰہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل
ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تمکو معلوم ہے

ف علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اخیر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہین ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک
درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاویگی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے
تو اوسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور جن
لوگون نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلے مین اجماع کا خلاف کیا انہون نے غلطی کی۔ بیشک شعبی کا بھی قول یہی ہے
بیہقی نے اونسے ایسا ہی روایت کیا (نووی مختصرا) **عن** ابن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة
فقال الا اهدی لک هدیة خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا قد عرفنا
کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما
بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھسے ملے انہون
نے کہا مین تم کو ایک ہدیہ دون ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم
کو معلوم ہے (یعنے تشہد مین السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته) لیکن درود کیونکر پڑھین آپ نے
فرمایا یون کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** الحکم بهذا الاسناد مثله ولیس فی حدیث
مسعر الا اهدی لک هدیة **ترجمہ** حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اوس مین یہ نہین ہے مین تم کو
ہدیہ دون **عن** الحکم بهذا الاسناد مثله غیر انه قال وبارک علی محمد ولم یقل اللهم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یون ہے وبارک علی محمد اور اللہم کا لفظ نہین **عن** ابی حمید الساعدی
انهم قالوا یا رسول الله کیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه
وذریته کما صلیت علی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت
علی آل ابراهیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجین آپ نے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی
آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی هریرة

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایکبار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اوسپر دس رحمتین بھیجیگا ف
نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اوسپر اتاریگا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت
ہے جو کوئی نیکی کرے اوسکو دس گنا ثواب ہے **باب** التَّسْمِیْعِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّاْمِیْنِ سمع اللہ لمن حمدہ
اللہم ربنا ولک الحمد اور آمین کہنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ
قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتون کے کہنے کو موافق ہو (یعنی
اوسی وقت یا اونکی طرح خضوع اور خشوع سے) ہوگا اوسکے اگلے گناہ سب بخش دیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ سُمَیٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے
تو تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتون کے آمین کے برابر ہو جاویگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے
ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونون کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے
اوسکو جو اکیلے نماز پڑہتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھہ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوسکے بعد
لیے کہ دوسری روایت مین ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب پکار
کر کہنا چاہیے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِھَابٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری اسمین ابن شہاب کا قول نہیں
ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر ایک آمین دوسرے آمین کے برابر ہو جاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور وہ شخص اوسکے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اسکا کہنا برابر ہو جاوے آسمان والوں کے کہنے کے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **باب** مقتدی کو امام کی پیروی کرنا ضرور ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکے داہنی طرف کا بدن چھل گیا ہم گئے آپکے دیکھنے کو تو نماز کا وقت آگیا آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا امام اسلیے بنایا گیا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے پھر وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم بھی ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو **ف** نووی نے کہا ظاہر ہے کہ آپ نے فرض نماز پڑھائی تھی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتھ کہنا درست ہے اور اوپر کی روایت میں بغیر واو اور ربنا لک الحمد منقول ہے اور دونوں طرح درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے تکبیر اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں لیکن مقتدی سب ارکان امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بھی امام کے بعد کہے اگر امام سے پہلے کہے گا تو نماز درست نہ ہوگی لیکن اگر رکوع یا سجود امام کے پہلے یا ساتھ

کریگا تو گنہگار ہوگا پر نماز باطل نہ ہوگی اسیطرح اگر امام سے پہلے سلام پھیر دے تو نماز باطل ہوجاویگی اور جو نہ
پھیرے تو گنہگار ہوگا اور یہ جو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو اسمین صحابہ کا اختلاف ہے ؕ
اوزاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کے موجب عمل ضرور ہے اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کھڑا ہو سکو تو
کی نماز بیٹھکر پڑھنے والے کے پیچھے درست نہین ہے خواہ کھڑے ہوکر پڑھے یا بیٹھکر پڑھے اور ابوحنیفہ اور
شافعی اور جمہور علما کے نزدیک نماز درست ہے لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کھڑے ہوکر پڑھے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑھائی اور ابوبکر اور سب لوگون نے آپکے پیچھے کھڑے
ہوکر پڑھی اگرچہ بعض علما نے یہ خیال کیاہے کہ اس نماز مین ابوبکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری ارکان کے ادا کرنے مین
امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہین کہ سب باتون مین مقتدی امام کے شریک ہو اسی واسطے فرض نفل پڑھنے
والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور
ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہین اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت صلعم نے خوف کی نماز دوبار ... تو دوسرا
بار کی نماز آپکے لیے نفل تھی اور مقتدیون کے لیے فرض اسیطرح معاذ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھ
کر پھر اپنی قوم کے لوگون کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوتی اور انکے قوم کی فرض ... تھی

عن انس بن مالك انه قال خر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فرس ... فصلى
لنا قاعدا ثم ذكر نحوه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ ... پر سے
گرے تو آپنے نماز پڑھائی بیٹھکر پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گزرا **عن** انس بن مالك ... الله
صلى الله عليه وسلم صرع عن فرس فجحش شقه الايمن بنحو حديثهما وزاد ... فصلى قائما
فصلوا قياما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکی داہنی طرف
بدن چھل گیا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو
تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه
فجحش شقه الايمن بنحو حديثهم وفيه اذا صلى قائما فصلوا قياما **ترجمہ** انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے تو آپکی داہنی جانب بدن چھل گیا پھر اسی طرح بیان
کیا جیسے اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو **عن** انس ...

انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرس فجحش شقہ الایمن وساق الحدیث ولیس فیہ زیادۃ یونس ومالک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ قالت اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیہ ناس من اصحابہ یعودونہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فصلوا بصلوتہ قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا فجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کے دیکھنے کو کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو ف نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل یعنی اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا

عن ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ دوسری روایت بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری

عن جابر انہ قال اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا وراءہ وہو قاعد وابو بکر یسمع الناس تکبیرہ فالتفت الینا فرآنا قیاما فاشار الینا فقعدنا فصلینا بصلوتہ قعودا فلما سلم قال ان کدتم آنفا لتفعلون فعل فارس والروم یقومون علی ملوکہم وہم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر لوگوں کو اللہ اکبر کی آواز سناتے تھے ایک بار آپ نے ہمکو دیکھا تو کھڑے ہوئے پایا آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے پھر ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اسوقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا مت کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جو وہ بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو

عن جابر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر خلفہ فاذا کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر ابو بکر لیسمعنا ثم ذکر نحو حدیث اللیث ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابوبکر ہمکو سناتے پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا

عن ابی ہریرہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ
فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کی جاوے تو مت اختلاف کرو اوسپر
جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد
کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھکر پڑھو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ
فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے
تھے فرماتے تھے مت جلدی کرو امام سے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَزَادَ وَلَا
تَرْفَعُوا قَبْلَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسی روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے
کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ
السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
گویا ڈھال ہے جو حفاظت کرتا ہے مقتدیوں کی جب وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ
کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخش
دیے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا
اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو
اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے
ہوکر نماز پڑھتے ہے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کیلیے اپنا خلیفہ کرسکتا ہے اور امام اگر قیام نہ
کرسکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھکر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ

مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّى لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ [illegible]

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اون سے کہا تم مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں آپ بیمار ہوکر تو پوچھا کیا لوگ [illegible] ہمنے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے لیے لگن میں پانی رکھو ہمنے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اوٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے **ف** نووی نے کہا آپ پر درپے بیہوشیاں بیماری کی شدت سے تھیں اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقص ہے اور پیغمبر پاک ہیں اوس سے اور بیماریوں کی شدت سے اون کا ثواب اور درجہ بڑھانا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام کے آنے کی توقع ہو تو اوسکا انتظار رہنا ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر سب بیہوشیوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث میں غسل سے وضو مراد لیا ہے **ف** پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ اور لوگ سب کے سب مسجد میں جمع تھے اور عشا کی نماز کے لیے آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ جب وہ شخص ابوبکر کے پاس آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانے کا ابوبکر نرم دل آدمی تھے (اونکو [illegible]) انہوں نے عمر سے کہا تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا نہیں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو **ف** نووی نے کہا [illegible] نکلے ایک تو فضیلت ابوبکر صدیق کی تمام صحابہ پر اور یہ امامت صغری میں اشارہ [illegible] خلافت کیطرف + دوسرے یہ کہ جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے [illegible] ابوبکر کے بعد عمر افضل [illegible] اتنے مختصراً **ف** پھر کئی دن تک ابوبکر نماز پڑھایا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر ٹیکا دیکے آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اون دو آدمیوں میں سے ایک عباس تھے (چچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ سے فرمایا مت پیچھے ہٹو اور اون دونوں شخصوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے بازو بٹھا دو اور انہوں نے ابوبکر کے

ابوبکر ٹہرے کہڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تہے نماز مین (یعنی آپ امام تہے اور ابوبکر مقتدی) اور صحابہ ابوبکر
کی پیروی کرتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدیونکو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کہڑے کہڑے نماز پڑہین اگرچہ
امام بیٹہا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے **ت** عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا مین عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور انسے کہا مین تم سے بیان کرون وہ حدیث
جو ام المومنین عائشہ رضی نے مجہسے بیان کی انہون نے کہا بیان کر مین نے سارا قصہ بیان کیا تو سب باتون کو انہون نے قبول کیا اتنا اور کہا کہ عائشہ نے
دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتہہ تہے مین نے کہا نہین انہون نے کہا وہ حضرت علی تہے **ف** اور ایک روایت مین ہے کہ وہ فضل بن عباس تہے دوسری
روایت مین ہے کہ وہ اسامہ بن زید تہے اور شاید باری باری یہ سب لوگ آگے ہون اور ایکطرف عباس قائم رہے ہون اسیواسطے حضرت عائشہ نے عباس کا نام
لیا اور دوسرے کا نام نہین لیا **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ
يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا فَأَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے سب سے پہلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ام المومنین میمونہ کے گہر مین تو آپنے اجازت چاہی اپنی بی بیون سے بیماری مین حضرت عائشہ کے گہر رہنے کی **ف**
نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اسکی جو کہتا ہے کہ باری باری ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بہی واجب تہا اور جسنے سنت کہا ہے وہ اس
اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور اس حدیث سے حضرت عائشہ کی فضیلت باقی بی بیون پر معلوم ہوتی ہے اور اس پر علماء کا اتفاق
ہے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ عائشہ خدیجہ سے بہی افضل تہین یا خدیجہ افضل ہین **ت** انہون نے اجازت دی آپ باہر نکلے ایک ہاتہہ فضل بن عباس پر
رکہے ہوے اور ایک ہاتہہ دوسرے شخص پر اور پاؤن آپ کے زمین پر گہسٹ رہے تہے (ناطاقتی اور ضعف سے) عبید اللہ نے کہا مین نے یہ حدیث عبد اللہ بن
عباس سے بیان کی انہون نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تہا جسکا نام حضرت عائشہ نے نہین لیا وہ علی تہے رضی اللہ عنہ **عن** عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي
فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوے اور درد نہایت شدت کو پہنچ گئی تو آپنے اپنی بی بیون سے
انکے گہر رہنے کی اجازت مانگی انہون نے اجازت دی پہر آپ باہر نکلے درمیان دو آدمیون کے آپکے پاؤن زمین پر گہسٹ رہے تہے درمیان
عباس بن عبد المطلب اور ایک اور شخص کے عبید اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن عباس کو خبر دی اسکی جو عائشہ نے بیان کیا تہا عبد اللہ بن عباس نے مجہکو کہا تو جانتا
ہے دوسرا آدمی کون جسکا نام عائشہ نے نہین لیا مین نے کہا نہین ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی تہا **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ
مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی بکر ترجمہ [illegible]

سلم نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کیا) میں نے تکرار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور

تکرار کی مجھے کبھی اس بات کا کبھی خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ قائم ہو میں یہ خیال

کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے معاف

رکھیں **عن** عائشۃ قالت لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتی قال مروا ابابکر

فلیصل بالناس قالت فقلت یا رسول اللہ ان ابابکر رجل رقیق اذا قرأ القرآن لا یملک دمعہ

فلو امرت غیر ابی بکر قالت واللہ ما بی الا کراہیۃ ان یتشاءم الناس باول من یقوم فی

مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فراجعتہ مرتین او ثلاثا فقال لیصل بالناس ابوبکر

فانکن صواحب یوسف **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض موت

میں) میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھاویں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ابوبکر کا دل نرم ہے جب قرآن پڑھتے ہیں تو آنسوؤں کو تھام نہیں سکتے آپ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو

مناسب ہے اور میں نے قسم خدا کی یہ اسلیے کہا کہ مجھے برا لگا کہیں لوگ انکو منحوس سمجھیں جو آپ کی جگہ پہلے پہل

کھڑا ہو اس لیے میں نے دو یا تین بار تکرار کی آپ نے یہی فرمایا ابوبکر نماز پڑھاویں اور تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں

ہو **ف** جیسے وہ اپنی خواہش کے لیے بار بار ہٹ کرتی تھیں ویسے ہی تم بھی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجھتی ہو۔ یہ تکرار حضرت عائشہ کی بطور مشورہ [illegible]

کے تھی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تھا لوگوں کو عمل کرنے دیجیے اور انکو خوشخبری نہ دیجیے کہ وہ [illegible]

رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری بی بی جیسی حضرت عائشہ تھیں کب اپنے خاوند [illegible]

بیماری میں نافرمانی لینے والی تھیں اور راوی کی روایت میں گذرا کہ یہ تکرار بھی انہوں نے ابوبکر کو بدنامی سے بچانے کے لیے کی

تھی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ بد ہوتی تو ہرگز اس حکم میں جو ان کے [illegible]

تکرار نہ کرتیں **عن** عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال

فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت فقلت یا رسول اللہ ان ابابکر رجل اسیف وانہ

لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت فقلت لحفصۃ

ان ابابکر رجل اسیف وانہ متی یقم مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقالت

امر ابو بکر ... ـه وسلم إنكن لأنتن صواحب يوسف مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت
فأمروا أبا بكر يصلي بالناس قالت فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من
نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الأرض قالت فلما دخل المسجد
سمع أبو بكر حسه ذهب يتأخر فأومأ إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قم مكانك
فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر قالت فكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وأبو بكر قائما يقتدي أبو بكر بصلوة النبي صلى الله عليه
ويقتدي الناس بصلوة أبي بكر رضي الله عنه ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو بلال آئے آپکو بلانے کے لیے نماز کیواسطے آپنے فرمایا ابو بکر سے کہو وہ نماز
پڑہا دیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل نرم ہے انکو جہٹ رونا آجاتا ہے وہ جب آپکی جگہ کہڑے ہونگے
تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکینگے (یعنے رونا آجاویگا اور قرآن پڑہنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کریں نماز
پڑہانیکا تو مناسب ہے آپنے فرمایا ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑہا دیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کرو کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں وہ اگر آپکی جگہہ کہڑے ہونگے تو قرارت نہ کر سکینگے اسلیے عمر کو حکم
بہیجیے حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا آپنے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتہہ والیاں ہو ابو بکر کہو وہ نماز پڑہا دیں
آخر ابو بکر کو حکم کیا اونہوں نے نماز پڑہائی جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرہ
بحال دیکہا اور آپ دو آدمیوں کے بیچ ٹیکا دیے ہوئے نکلے لیکن پاؤں آپکے زمین پر گہسٹتے جاتے تہے جب مسجد میں
پہونچے تو ابو بکر نے آپکی آہٹ پاکر پیچہے ہٹنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہہ ہو اور
آپ آنکر ابو بکر کے بائیں طرف بیٹہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہا رہے تہے اور ابو بکر کہڑے ہوکر
ابو بکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے تہے اور لوگ ابو بکر کی عن الأعمش بهذا الإسناد
نحوه وفي حديثهما لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم مرضه الذي توفي فيه وفي
حديث ابن مسهر فأتي برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أجلس إلى جنبه وكان النبي صلى
الله عليه وسلم يصلي بالناس وأبو بكر يسمعهم التكبير وفي حديث عيسى فجلس رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصلي وأبو بكر إلى جنبه وأبو بكر يسمع الناس ترجمہ دوسری روایت
کا وہی حال ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے انتقال فرمایا اور

ابن سعد کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کر لاآ ... آپ بیٹھ کر

علیہ وسلم نماز پڑہا رہی تھے اور ابوبکر لوگون کو تکبیرین سناتے جاتے تہے اور عیسی کی روایت مین ...

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نماز پڑہاتے تہے اور ابوبکر آپ کے بازو تہے وہ لوگون کو سناتے تہے یعنی ...

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهٖ

فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ وَاِذَا

اَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ كَمَا اَنْتَ

فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑہانیکا اپنی بیماری مین تو وہ نماز پڑہاتے تہے ایک دن آپ نے اپنا مزاج ہلکا پایا تو

آپ باہر نکلے دیکہا تو ابوبکر امام تہے جب ابوبکر نے آنکو دیکہا تو پیچہے ہٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ

کیا اپنی جگہہ رہو اور آپ ابوبکر کے بازو بیٹہہ گئی تو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تہے نماز مین اور لوگ ابوبکر

کی پیروی کرتے تہے — **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰی اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ

تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَارِجٌ لِّلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَی السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ

ذٰلِكَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری مین

امامت کیا کرتے تہے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندہی کہڑے تہے ...

طرف کہڑے کہڑے دیکہا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق تہا (حسن و جمال ...)

آپ ہنسے اس خوشی سے کہ لوگون کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم ہم لوگ مارے خوشی ...

سمجہا کہ اب آپ باہر نکلینگے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب سے کیسی سچی محبت اور الفت تہی) ...

پاؤن پیچھے ہٹے صف مین شریک ہونے جانیکو اور یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب باہر نکلتے ہین
نماز کے واسطے اتنے مین آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی نماز پوری کرلو (شاید پہلے آپنے نکلنے کا قصد کیا ہوگا پھر
طاقت نہ پائی) بعد اوسکے آپ حجرے کے اندر ہوگئے اور پردہ چھوڑ لیا پھر اوسی روز آپ کا انتقال ہوا **عن** انس
قال اخر نظرة نظرتها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارة یوم الاثنین بهذه
القصة وحدیث صالح اتم واشبع **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اوس مین یہ ہے کہ انس نے کہا اخیر
بار سیر او دیکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے روز تھا جب آپنے پردہ اٹھایا تھا **عن** انس بن مالک رض
قال لما کان یوم الاثنین بنحو حدیثهما **ترجمہ** انس بن مالک سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری —
عن انس قال لم یخرج الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فاقیمت الصلوة فذهب
ابو بکر یتقدم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحجاب فرفعه فلما وضح لنا وجه نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما نظرنا منظرا قط کان اعجب الینا من وجه النبی صلی اللہ علیہ و
سلم حین وضح لنا فاومی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده الی ابی بکر ان یتقدم وارخی نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجاب فلم یقدر علیه حتی مات صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک باہر نہ نکلے اور نماز ہونے لگی تو ابو بکر آگے بڑھے
(امامت کو لیے) اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا جب آپکا چہرہ کھلا تو ہم کو ایسا بھلا معلوم ہوا
کہ ویسی کوئی چیز ساری عمر مین ہم کو بھلی معلوم نہین ہوئی آپنے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ابو بکر کو آگے بڑھنے کا اور پردہ ڈال
لیا اوسکے بعد وفات تک آپکو نہین دیکھا **عن** ابی موسی قال مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاشتد مرضه فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشة یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل
رقیق متی یقم مقامک لا یستطیع ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن
صواحب یوسف قال فصلی بهم ابو بکر حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو موسی رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور بیماری آپ کی سخت ہوگئی آپنے فرمایا ابو بکر رض سے کہو نماز پڑھاوین
حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل بہت نرم ہے وہ جب آپ کی جگہہ کھڑے ہونگے تو نماز نہ پڑھا سکینگے
آپنے فرمایا ابو بکر رض سے کہہ نماز پڑھاوین اور تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیان ہو ابو موسی نے
کہا پھر جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ابو بکر نماز پڑھایا کیے۔ **باب** تقدیم

الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام ولم يخافوا مفسدة بالتقديم جب امام کے آنے مین دیر
ہو تو جماعت کے لوگ دوسرے کسیکو امام کر سکتے ہین اوسی صورت مین جب فساد کا ڈر نہ ہو **عن** سهل بن
سعد الساعدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب إلى بني عمرو بن عوف ليصلح
بينهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن إلى أبي بكر فقال أتصلي بالناس فأقيم قال نعم قال
فصلى أبو بكر قال فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى
وقف في الصف فصفق الناس وكان أبو بكر لا يلتفت في الصلوة فلما أكثر الناس
التصفيق التفت فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليه رسول الله صلى الله
عليه وسلم أن امكث مكانك فرفع أبو بكر يديه فحمد الله على ما أمره به رسول
الله صلى الله عليه وسلم من ذلك ثم استأخر أبو بكر رضي الله عنه حتى استوى في
الصف وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى ثم انصرف فقال يا أبا بكر ما منعك
أن تثبت إذ أمرتك قال أبو بكر ما كان لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي رأيتكم أكثرتم
التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فإنه إذا سبح التفت إليه وإنما التصفيح
للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عوف کی اولاد کے
پاس گئے اون مین صلح کرانے کو اور نماز کا وقت آگیا تو موذن حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور عرض کیا اگر تم نماز پڑہاؤ
تو مین تکبیر کہون انہون نے کہا اچہا ابو بکر نے نماز پڑہانا شروع کر دی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور لوگ نماز مین تہے آپ لوگون کو چیر کر صف مین جا کر کہڑے ہوئے اوسوقت لوگ دستک دینے لگے اور ابو بکر
نماز مین کسی طرف دہیان نہ کرتے تہے جب لوگون نے بہت دستکین دین تو مڑ کر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو ابو بکر نے دونون ہاتہہ اوٹہا کر اللہ کی تعریف کی اس بات پر کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو امامت کی اجازت دی پہر پیچہے ہٹے یہانتک کہ صف مین شریک ہوگئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو بکر سے پوچہا تم کیون نہین ٹہرے اپنی جگہہ پر جب مین نے تم کو حکم
کیا تہا ٹہرے رہنے کا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر کے باپ کا نام ہے) کا یہ درجہ نہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے آگے کہڑا ہو تب آپنے لوگون سے فرمایا تم نے دستکین بہت دین جب نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے

تو تسبیح کہو جب تسبیح ہو گی تو ادھر خیال کیا جاویگا اور دستک عورتونکے لیے ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے
بہت سے فائدے نکلتے ہین ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگون مین صلح کرانیکی فضیلت اور
امام کا جانا اسلیے تیسری جب امام نہ ہو تو دوسرا اوسکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام بہانہ ملنے
چوتھی یہ کہ امام کا نائب وہ ہنے جو سب لوگون مین اسکام کے زیادہ لائق ہو پانچوین یہ کہ موذن امت کیلیے اوسی کو کہے جو سب
سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چھٹی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہین ہوتی جیسے دستک دینا ساتوین یہ کہ
ضرورت کے وقت نماز مین ادھر طرف دیکھنا درست ہے آٹھوین یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اوسکا شکر کرنا اور دعا
کے لیے دونون ہاتھون کا اٹھانا نماز مین درست ہے نوین یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز مین درست ہے جب ضرورت ہو دسوین
یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہمارے مذہب مین یہی صحیح ہے گیارہوین یہ کہ امام جب تابع
سے کوئی بات کہے اوسکی عزت کے لیے نہ بطور وجوب کے اوسکا نہ کرنا درست ہے برعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہین ہے بلکہ
ادب اور تواضع اور سمجھ ہے بارہوین یہ کہ بزرگون کا ادب کرنا ضرور ہے تیرہوین یہ کہ جب نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے
تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک دیوے اس طرح داہنی ہتھیلی بائین ہاتھ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے کھیل
کیطرح بیہودہ ورنہ نماز فاسد ہو جاویگی چودہوین یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے پندرہوین یہ کہ تکبیر اوسی وقت کہنا
چاہیے جب امام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سولہوین یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پر اقامت
جائز ہو جاویگی سترہوین یہ کہ صف چیر کر آگے بڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسیطرح پیچھے ہٹنا کسی عذر سے اٹھارہوین
یہ کہ نمازی اوس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جسنے اوسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی انتہی ما قال النووی **عَن** سَهلِ بنِ سَعدٍ بِمِثلِ حَدِیثِ مَالِکٍ وَفِی حَدِیثِهِمَا
فَرَفَعَ اَبُو بَکرٍ یَدَیهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ القَهقَرٰی وَرَاءَهُ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہے
کہ ابوبکر نے دونون ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالی کا شکر کیا اور اولٹے پاؤن پیچھے ہٹے یہانتک کہ صف مین شریک ہو گئے
عَن سَهلِ بنِ سَعدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُصلِحُ بَینَ بَنِی عَمرِو بنِ عَوفٍ
بِمِثلِ حَدِیثِهِم وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتّٰی قَامَ عِندَ الصَّفِّ
المُقَدَّمِ وَفِیهِ اَنَّ اَبَا بَکرٍ رَجَعَ القَهقَرٰی **ترجمہ** اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گئے صلح کرانے کو بنی عمرو بن عوف مین اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو صفون کو چیرا اور پہلی
صف مین آن کر شریک ہو گئے اور ابوبکر اولٹے پاؤن پیچھے ہٹے **ف** یون ہی ہٹنا چاہیے نہ اسطرح کہ قبلہ

کیطرف منہ کرے **عن** المغيرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط فحملت معه اداوة قبل صلوة الفجر فلما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الي اخذت اهريق على يديه من الاداوة وغسل يديه ثلاث مرات ثم غسل وجهه ثم ذهب يخرج جبته عن ذراعيه فضاق كما جبته فادخل يديه في الجبة حتى اخرج ذراعيه من اسفل الجبة وغسل ذراعيه الى المرفقين ثم توضأ على خفيه ثم اقبل قال المغيرة فاقبلت معه حتى نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلى لهم فادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين فصلى مع الناس الركعة الآخرة فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يتم صلوته فافزع المسلمين فاكثروا التسبيح فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلوته اقبل عليهم ثم قال احسنتم او قال قد اصبتم يغبطهم ان صلوا الصلوة لوقتها **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے اونہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا مغیرہ نے کہا آپ پاخانے کے لیے نکلے میں ایک ڈول پانی کا آپکے ساتھ لیکر چلا صبح کی نماز سے پہلے جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے پانی ڈالنے لگا آپ کے ہاتھوں پر آپنے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر منہ دھویا پھر جبہ کو باہنوں پر چڑھانا چاہا تو آستینیں تنگ ہوئیں آپنے دونوں ہاتھ جبہ کے اندر کیے اور جبہ کے نیچے سے دونوں باہنوں کو نکالا اور دھویا کہنیوں تک پھر مسح کیا موزوں پر اور چلے میں بھی آپکے ساتھ چلا جب لوگوں میں آئے تو دیکھا انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر لیا ہے وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپنے ایک رکعت پائی وہ لوگوں کے ساتھ پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھکر گھبراہٹ ہوئی اونہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی تعریف کرنے لگے نماز پر وقت پڑھنے پر **ف** یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گذر چکی **عن** حمزة بن المغيرة نحو حديث عباد قال المغيرة فاردت تاخير عبد الرحمن بن عوف فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعه **ترجمہ** دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسے اوپر گذری مغیرہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو اوسکو

باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة اذا نابهما شيء في الصلوة

جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں **عن**

نجد

يغبطهم

التصفیق

هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء زاد
حرملة في روايته قال ابن شهاب وقد رأيت رجالا من اهل العلم يسبحون ويشيرون **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور دستک عورتوں کے لیے ابن
شہاب نے کہا میں نے کئی ایک عالموں کو دیکھا وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے **عن** ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد في الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک

باب الامر بتحسين الصلوة واتمامها والخشوع فيها

نماز کو اچھی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑھنے کا حکم

صلی بنا

عن ابي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ثم انصرف فقال يا فلان الا
تحسن صلاتك الا ينظر المصلي اذا صلى كيف يصلي فانما يصلي لنفسه اني والله لابصر من
ورائي كما ابصر من بين يدي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز
پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانی تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا کیا نمازی خیال نہیں کرتا جب وہ
نماز پڑھتا ہے کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز پڑھتا ہے اپنے فائدے کے لیے نہ نقصان کے لیے اور اللہ میں تو قسم
خدا کی پیچھے سے بھی اسیطرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے **ف** نووی نے کہا اللہ تعالی نے آپکو پشت کیطرف بھی
دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی جیسے لوگوں کو سامنے کیطرف آنکھہ میں دیکھنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور
خرق عادت کے ہے اس سے زیادہ اور باتیں خرق عادت کے طور پر اللہ تعالی نے آپکو دی تھیں اور اس امر سے
نہ شرع مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو اعتقاد اس کا واجب ہے امام احمد حنبل اور جمہور علما نے کہا کہ مراد دیکھنے
سے یہاں حقیقۃ دیکھنا ہے اس حدیث سے نماز کو پورا ادا کرنے کی اور اطمینان سے پڑھنے کی بڑی تاکید نکلتی ہے اور
اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کہانا بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے
قسم نہ کہاوے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل ترون قبلتي
ههنا فوالله لا يخفى علي ركوعكم ولا سجودكم اني لاراكم من وراء ظهري **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو میں صرف قبلہ کیطرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی مجھ پر
تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں **عن** انس بن

مالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجود کو قسم خدا کی مین تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ اِذَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو تم رکوع اور سجدے کو قسم خدا کی مین تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو

بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْاِمَامِ بِرُكُوعٍ اَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی بعد نماز کے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو مین تمہارا امام ہوں تو مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اوٹھنا نہ فارغ ہونا کیونکہ مین تمکو دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر تم وہ دیکھتے جو مین نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگون نے کہا آپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ فرمایا مین نے جنت اور دوزخ کو دیکھا **ف** نووی نے کہا فارغ ہونے سے مراد سلام ہے یعنی امام سے پہلے سلام نہ پھیرو مطلب یہ کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اوس سے پہلے کرنا حرام ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا اوسکا سر گدہے کا کر دیوے **ف** یہ بات خدا کے سامنے کچھ مشکل نہیں کہ انسان کو گدہا کر دیوے یا گدہے کو انسان جو لوگ انسان کی

پر غور کرتے ہین اور خدا کے کاموں کو ویسا ہی سمجھتے ہین انکو ایسی باتون کے ماننے مین کچھ شبہ نہین ہوتا پر جو دل اور دماغ کے اندھے ہین اور عقل سے بعید ورہین اور بیوقوفون کی تقلید پر مرتے ہین وہ ان باتون کو ہکان سے باہر جانتے ہین اگر سچ پوچھو تو خدا انے انکا سر گدہے کا سا کر دیا ہے جسمین غور اور فکر کا مادہ بالکل نہین ہے گو وہ صورت مین انسان ہین پر حقیقت مین گدہے سے بدتر ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْمَنُ الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھاتا ہے اوسکو ڈر نہین کہ خدا اوس کی صورت پلٹ کر گدہے کی صورت کر دیوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوسکا منہ گدہے کا سا ہو جاوے

بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز مین آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آوین وہ لوگ جو نماز مین آسمان کیطرف دیکھتے ہین اس حرکت سے ورنہ اونکی آنکھین جاتی رہین گی **ف** اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کیطرف عرش کے اوپر ہے بنا برین نماز مین کھڑا ہو تو ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز مین اجماع ہے اور دعا مین قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے شریح اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثرون نے جائز کہا ہے اسلیے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین نماز مین دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے ورنہ انکی آنکھین جاتی رہینگی

بَابُ الْاَمْرِ بِالسُّكُوْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا وَالْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ

نماز مین حرکت بیجا کرنیکی ممانعت اور سلام کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنیکی ممانعت اور پہلی صفون کو پورا کرنیکا بیان اور آپسمین ملکر کھڑا ہونے اور اکٹھا ہونیکا حکم **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ

كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں تمکو ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے دمین شریر گھوڑوں کی (جو ہمیشہ ہلتی رہتی ہیں برابر ہلتی جاتی ہے) نماز میں حرکت نہ کرو پھر آپ نکلے تو دیکھا ہمنے الگ الگ حلقے باندھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے میں تمکو جدا جدا پاتا ہوں پھر آپ نکلے تو فرمایا تم ایسی صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کیونکر صف باندھتے ہیں آپ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں **ف** یعنی بیچ میں خالی جا نہیں چھوڑتے اور صفوں کے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف بالکل بھر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہیں پھر جب دوسری بالکل بھر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہیں اس طرح سے جب تک اگلی صف میں ذرا بھی جا خالی رہتی ہے تو پچھلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے اور یہ جو آنحضرت نے ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مراد اوس سے سلام کے لیے ہاتھ اٹھانا ہے جیسے دوسری روایت میں اوسکی تصریح ہے نہ وہ ہاتھ اوٹھانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور جاہل بعضے حنفی جو اس حدیث کو اوسکی ممانعت کے لیے پیش کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا دونوں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمین تمکو کافی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکھنا اور اپنی بھائی کو سلام کرنا داہنے اور بائیں **ف** یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا کافی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نقدنا

بیدیہ
فخذیہ

صلیت

ساتھ تو ہم جب سلام پھیرتے تو ہاتھوں سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھوں
سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ گویا ہیں شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو ہلا کرتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے یار
کی طرف منہ کرے پر ہاتھ سے اشارہ نہ کرے **باب** تسویۃ الصفوف و اقامتہا و فضل الصف الاول فالاول منہا والازدحام
علی الصف الاول والمسابقۃ علیہا وتقدیم اولی الفضل وتقریبہم من الامام صفوں کے برابر کرنے کا بیان اور اول صف کی
اول صف کی فضیلت اور ازدحام کرنا پہلی صف پر اور سبقت کرنا اوس پر اور آگے ہونا فضیلت والوں کا اور نزدیک ہونا انکا امام سے **عن**
ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم
لیلینی منکم اولو الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا **ترجمہ** ابو مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت
کھڑے رہو نہیں تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ ہو جاویگی اور میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھدار اور عقلمند
ہیں (یعنے عاقل بالغ) پھر جو اون سے قریب ہیں پھر جو اون سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ
ہو گئی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس اول صف میں وہ لوگ کھڑے
ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر اون کے بعد جو اون سے اوتر کر ہوں اور اوس کی وجہ یہ ہے کہ امام سے قرب انہی لوگوں کو چاہیے
جو درجہ میں بڑھے ہوں اس لیے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ امام
کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں اور اس
پر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل اور کمال کی تقدیم اور اون کی عزت ضرور ہے **عن**
ابن عیینۃ بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن
مسعود قال قال رسول اللہ لیلینی منکم اولو الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثلاثا وایاکم
وہیشات الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نزدیک رہیں وہ
لوگ جو عقلمند سمجھدار ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں اور بچو تم بازار
کے شوروں سے (یعنے وہاں کے جھگڑوں اور لغو باتوں سے) **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری
ہوتی ہے (یعنے صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے) **عن**

لیلینی

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں ہم سے بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز میں اسلیے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پھوٹ ڈالدیگا **ف** نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا یعنے مسخ کر دے گا واللہ اعلم بالصواب **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو یہاں تک کہ تیر کی لکڑی سے سیدھی ہو سکتی تھی (یہ مبالغہ ہے سیدھی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دیتے ہیں کوئی شے بہت سیدھی ہوئی تو گویا تیر سے سیدھی ہے ہیں اوس سے گھٹ گیا) یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہم پہچان گئے صف سیدھا کرنا پھر ایک دن آپ باہر نکلے اور کھڑے ہوئے تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جسکا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا آپ نے فرمایا ای خدا کے بندو صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈالدیگا (اسلیے کہ آگے پیچھے رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لوگے تو رفتہ رفتہ دلوں نے اختلاف کو بھی جائز رکھوگے اور یہی پھوٹ ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے) **عَنْ** أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان دینے کا اور اول صف مین شریک ہونیکا ثواب
ہے پھر اونکو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنے اسقدر اون کا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اول صف
مین شریک ہونا نہ ملتا بغیر قرعہ مین نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت نماز پڑہنے کی فضیلت کو جلدی کرتے اس
طرف اور اگر جانتے عشا اور صبح کی جماعت مین آنے کے ثواب کو البتہ آتے اگرچہ چل نہ سکتے تو سرین کے بل گرتے ہوے
آتے **ف** نووی نے کہا عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ اسلیے کہ یہ دونون نمازین نفس پر مشکل ہین
اور دونون مین نیند کا وقت ہوتا ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ
قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا (یعنی اول صف مین شریک ہونے مین دیر کی) آپ نے فرمایا آگے بڑہو اور میری
پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کرین اور بعضے لوگ ایسے ہون گے جو پیچھے ہٹتے رہین گے یہانتک
تک کہ اللہ تعالی بھی انکو پیچھے کر دیگا (اپنی رحمت اور فضل مین یا جنت لیجانے مین) **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ +
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو مسجد مین سب سے اخیر دیکھا پہر بیان
کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ
اَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَکَانَتْ قُرْعَۃً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا کَانَتْ اِلَّا
قُرْعَۃً **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے اول صف کی فضیلت البتہ اوسپر
قرعہ ڈالتے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ
الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی صفون مین سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری
اخیر صف اور عورتون مین سب سے بری اول صف ہے (اگر مردون کی صفین ان کے پاس ہون) اور سب سے بہتر
اخیر صف ہے (جو مردون سے دور ہے) **ف** اگر نری عورتین ہون تو اون کی اول صف مردون کیطرح بہتر ہے
اور اول صف سے مراد وہ صف ہے جو امام کے پاس ہو خواہ اوسکے لوگ بعد آئے ہون یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارے
سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا بیچ مین کچھ حائل ہو جانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی) **عن**

سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا **باب** أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ
الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ جب عورتین مردون کے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو
سر اٹھاوین جبتک مرد سر اٹھا نہ لین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ
فِي أَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ
النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے مین نے مردون کو دیکھا
لڑکون کی طرح گلے مین ازارین باندہی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہڑے ہوتے تہے اس لیے کہ
ازارین تنگ تہین (یعنی کپڑا کم تہا تو کہل جانے کے ڈر سے باندہ لیتی) ایک کہنے والے نے کہا اے
عورتون تم اپنا سر مت اٹھاو (سجدے سے) جب تک مرد سر اٹھا نہ لین (ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کے ستر پر نظر پڑجاوے)

باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً عورتونکا نماز کے لیے مسجد مین جانا جبکہ کسی طرح کا فتنہ کا خوف
نہ ہو اور عورتونکو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى
الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین جانا چاہے
تو اسکو منع نہ کرے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ
بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ
قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** سالم بن
عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت منع کرو اپنی
عورتون کو مسجدون مین جانے سے جب وہ اجازت مانگین تمسے جانے کی بلال نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو انکو منع کرینگے
سالم نے کہا عبد اللہ یہ سنتے ہی بلال کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسی بری گالی انکو دین کہ ویسی کبہی نہین دی تہی اور
کہا مین تو تجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **ف** گویا
مقابلہ کرتا ہے حدیث کا اپنی رای سے لاحول ولا قوۃ یہی حال بعضے مقلدون کا ہے خدا انکو ہدایت کرے اور ان کے
حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابلہ مین مجتہد کی قیاس اور رای کو پیش کرتے ہین مسلمان کا ہرگز یہ کام نہین کہ
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل کے سامنے کسی اور کے قول یا فعل کی سند لاوے بلکہ ایسی بے ادبی او شیطنت
ہین جو ... کفر کا ہے الّوی ... بندہ اور مال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے سارے جہان

کے قول یا فعل کے کوئی حقیقت نہین خدا تعالی ہمارا اور سب مومنین کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
اطاعت کی توفیق بخشے ع بجز ابروی تو محراب دل حافظ نیست   طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کی مسجدون
مین جانے سے ف نووی نے کہا حدیثین صاف ہین عورتون کو مسجدون مین جانے کے جواز مین پر علما
نے اسکے واسطے شرطین لگائی ہین کہ خوشبو نہ لگائی ہو بنی ٹہنی نہ ہو ایسا زیور نہ پہنے ہو جو آواز دیوے جوان نہ ہو کپڑے
نہ پہنے ہو کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اس صورت مین کہ عورت خاوند والی ہو اور
[illegible] گھر مین ہو اگر خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے انتہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہاری عورتین تم سے اجازت مانگین مسجد
مین جانے کی تو انکو اجازت دو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ
فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَدَعُهُنَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے سے عبداللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو انکو نہین چھوڑین گے وہ یہی فریب
کیا کرین گی عبداللہ نے اسکو جھڑکا اور کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہون اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہین چھوڑین گے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت
کا وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ
بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ اِذًا يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهِ
وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے کی اونکا ایک بیٹا جسکا نام واقد تھا
کہنے لگا پھر تو وہ یہی بہانہ کرینگی عبداللہ نے اوسکی سینے پر مارا اور کہا مین تجھسے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہین مانتا عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ
بِلَالٌ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
تَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے جب وہ تم سے اجازت چاہیں بلال نے
کہا ہم تو خدا کی قسم انکو منع کرینگے عبداللہ نے کہا میں تو کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور
تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **عن** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ **ترجمہ** زینب ثقفیہ
نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز میں آنا چاہیے تو
اوس رات کو خوشبو نہ لگاوے **عن** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا **ترجمہ** زینب سے روایت ہے جو عبداللہ
کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے
عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا
فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
عورت خوشبو کی دھونی لیوے وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز میں نہ آئے **عن** عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ
النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ان باتوں
کو جو اب عورتیں کرنے لگیں ہیں (یعنے بناؤ سنگار خوشبو زیورات آواز دار پہننا باریک کپڑے) البتہ منع
کر دیتے انکو مسجد میں آنے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں تھیں عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئیں تھیں انہوں نے کہا ہاں **ف** اس حدیث
سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد مبارک میں عورتیں بلا مزاحمت مسجدوں میں نماز کے لیے آیا جایا کرتیں اور یہ جو بیان ہوا یہ قیاس ہے حضرت
عائشہ کا اگر دلیل بھی ہو تو بس یہی کہ غیر مردوں کو دکھلانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور

جب نیت بد ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بھی منع ہو جاتا ہے عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد
مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب التوسط في القراءة في الصلوة الجهرية بين الجهر
والاسرار اذا خاف من الجهر مفسدة ترجمہ۔ نماز جہری میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جب کسی فساد
کا ڈر ہو عن ابن عباس في قوله عز وجل ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت
ورسول الله صلى الله عليه وسلم متوار بمكة فكان اذا صلى باصحابه رفع صوته
بالقرآن فاذا سمع ذلك المشركون سبوا القرآن ومن انزله ومن جاء به فقال الله عز وجل
لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تجهر بصلاتك فيسمع المشركون قراءتك ولا تخافت
بها عن اصحابك اسمعهم القرآن ولا تجهر ذلك الجهر وابتغ بين ذلك سبيلا يقول بين
الجهر والمخافتة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت پکار کے پڑھ نماز میں اور نہ
بہت آہستہ یہ آیت اوس وقت اوتری جب آپ کافروں کی ڈر سے مکہ میں (ایک گھر میں) پوشیدہ تھے جب نماز پڑھتے
تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اوسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اوتارنے والے کو اور لانے والے کو
برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے سن نہ سکیں یعنی اتنی آواز سے
پڑھ کہ وہ سن لیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافروں تک آواز جاوے) بلکہ بیچ کی چال چل یعنی دھیمی آواز سے پڑھ
عن عائشة في قوله تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قالت انزل هذا في الدعاء
ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا یہ آیت ولا تجهر بصلاتك اخیر تک دعا کے باب میں اوتری (یعنی دعا نہ بہت زور
سے مانگو نہ بہت آہستہ) عن هشام بهذا الاسناد مثله ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔
باب الاستماع للقراءة قرآن سننے کا حکم عن ابن عباس في قوله تعالى لا تحرك به
لسانك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه جبريل بالوحي كان مما يحرك
به لسانه وشفتيه فيشتد عليه فكان ذلك يعرف منه فانزل تبارك وتعالى لا تحرك
به لسانك لتعجل به اخذه ان علينا جمعه وقرآنه ان علينا ان نجمعه في صدرك وقرآنه
فتقرأه واذا قرأناه فاتبع قرآنه قال انزلناه فاستمع له ان علينا ان نبينه بلسانك
فكان اذا اتاه جبريل اطرق فاذا ذهب قرأه كما وعده الله تعالى ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو اسکا قصہ یہ ہے کہ جب جبریل [illegible]

آپ وحی کو سنتے جاتے) اور اپنی زبان اور ہونٹوں کو بھی ہلاتے جاتے (اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاویں آپ
بھی جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے) اس میں بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لیے یہ ہمارا کام ہے کہ اوسی تیرے دل
میں جما دیں اور تجھ کو پڑھا دیں پھر جب ہم پڑھیں (یعنے ہمارا فرشتہ پڑھے) تو تو دل لگا کر سن پھر ہمارا کام ہے
کہ تیری زبان سے اوسکو ادا کرا دیں گے۔ اسکے بعد جب جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا لیتے (اور
خاموش سنا کرتے) پھر جبرئیل کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑھ کر سنا دیتے جیسے اللہ تعالی نے وعدہ کیا۔

عن ابن عباس في قوله لا تحرك به لسانك لتعجل به قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعالج من التنزيل شدة كان يحرك شفتيه فقال لي ابن عباس أنا أحركهما لك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركهما فحرك شفتيه فقال سعيد أنا أحركهما كما كان ابن عباس يحركهما فحرك شفتيه فأنزل الله تعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به إن علينا جمعه وقرآنه قال جمعه في صدرك ثم تقرأه فإذا قرأناه فاتبع قرآنه قال فاستمع وأنصت ثم إن علينا أن نقرأه قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتاه جبريل استمع فإذا انطلق جبريل قرأه النبي صلى الله عليه وسلم كما أقرأه

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے
لیے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹھاتے اپنے ہونٹوں کو ہلاتے
عبد اللہ بن عباس نے اوسی طرح اپنے ہونٹوں کو ہلا کر سعید کو دکھلایا سعید نے کہا میں بھی اوسی طرح ہلاتا ہوں
جیسے عبد اللہ بن عباس نے ہلایا تھا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے
ہمارا کام ہے تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا پھر جب ہم پڑھیں تو دل لگا کر سن عبد اللہ بن عباس نے کہا اس آیت
کے اترنے کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آتے تو آپ اونکی قرات سنتے رہتے جب جبرئیل علیہ السلام
چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسی طرح پڑھ دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑھایا تھا

باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن

صبح کی نماز میں قرآن پکار کر پڑھنا اور جنوں کے سامنے قرآن پڑھنا

عن ابن عباس قال ما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجن وما رآهم انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من أصحابه عامدين إلى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وأرسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين

ارسل

إلى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وأرسلت علينا الشهب قالوا ما ذاك إلا من شيء حدث فاضربوا مشارق الأرض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بيننا وبين خبر السماء فانطلقوا يضربون مشارق الأرض ومغاربها فمر النفر الذين أخذوا نحو تهامة وهو بنخل عامدين إلى سوق عكاظ وهو يصلي بأصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له وقالوا هذا الذي حال بيننا وبين خبر السماء فرجعوا إلى قومهم فقالوا يا قومنا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدي إلى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا أحدا فأنزل الله على محمد نبيه صلى الله عليه وسلم قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن

عليهم

نبيه محمد

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دیکھا **ف** نووی نے کہا اسکے بعد ابن مسعود کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا میں اسکے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ علما نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ قصے ہیں ابن عباس کے حدیث ابتدای نبوت میں ہے جب جن خود آئے تہے اور قرآن سنکر گئے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث اور زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تہا **ف** آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اسوقت شیطانوں کا آسمان پر جانا بند ہوگیا تہا اور انپر آگ کے کوڑے برسائے جاتے تہے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمانپر جانا بند ہوگیا اور ہمپر انگارے کے کوڑے برسنے لگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے نہ تہا اسی واسطے شیطانوں کو اسکی فکر پیدا ہوئی اور انکے کہوج لگانے اور چاروں طرف پہرے اور اس زمانے میں عرب کے ملک میں کاہن اور نجومی بہت تہے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا موقوف ہوگیا اور لگے آگ کے کوڑے برسنے جسکو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہیں اور عربی میں اسکو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا بہی قول ہے اور عرب کے پرانے شعروں سے بہی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس سے ایک حدیث بہی اس باب میں [illegible] زہری سے پوچہا اس آیت کو اب جو کوئی سنے وہ کوڑا دیکہاویگا انہوں نے کہا شہاب پہلے بہی تہا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت [illegible] ہوگیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا جلایا جانا [illegible] بات

ہماری پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا واللہ اعلم **ف** اونہون نے کہا اسکا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پورب اور
پچہم کیطرف پہرے اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبرین آنا بند ہوگئین وہ لگے پہرنے زمین مین پورب اور پچہم کیطرف
کچہ لوگ ان مین سے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتی ہین) کیطرف آئی عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آپ اس وقت نخل
مین (نخل ایکمقام کا نام ہے) اپنے اصحاب کے ساتہہ فجر کی نماز پڑہ رہے تہے جب اونہون نے قرآن کو سنا تو اودہر دل
لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبرون موقوف ہونیکا **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز
مین قرارت پکار کر کرنا چاہیے امام ابوعبداللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قران سنتے ہی ایمان
لائے اور علمار کا اتفاق ہے اسپر کہ جنون کو آخرت مین گناہون پر عذاب ہوگا اللہ تعالے خود فرماتا ہے مین جہنم کو
بہرونگا جنون اور آدمیون سے اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکے مومنین کیطرح ثواب بھی ملیگا اور جنت کی نعمتین بہی
ملینگی اور بعضون کے نزدیک وہ جانورون کیطرح خاک ہوجاوینگے **ف** پہر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے
اے قوم کے لوگو ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سچی راہ کیطرف لے جاتا ہے پہر ہم اوسپر ایمان لائے اور ہم کبہی خدا کے
ساتہہ شرک نہ کرینگے تب اللہ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اوتاری قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اخیر تک **عن**
عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ اَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ
فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيْرَ اَوِ اغْتِيْلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ
فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ
فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ قَالَ
فَانْطَلَقَ بِنَا فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ **ترجمہ** عامر سے روایت ہے مین نے علقمہ سے پوچہا کیا ابن مسعود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے لیلۃ الجن کو اونہون نے کہا مین نے ابن مسعود سے پوچہا اور کہا کوئی تم مین سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا لیلۃ الجن کو (یعنے جس رات آپنے جنون سے ملاقات فرمائی) اونہون نے کہا
نہین لیکن ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے آپ گم ہوگئے ہم نے آپ کو ڈہونڈہا پہاڑ کے

وادیون اور گھاٹیون مین آپ نہ ملے ہم سمجھے آپ کو جن اوڑا لے گئے یا کسی نے مار ڈالا چپکے سے اور رات ہم نے نہایت بری طور سے بسر کی جب صبح ہوئی تو دیکھا آپ حرا پہاڑ کی طرف سے آرہے ہین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہمکو نہ ملے ہمنے ڈھونڈھا جب بھی نہ پایا آخر بری طور سے ہم نے رات کاٹی آپ نے فرمایا مجھے جنون کیطرف سے ایک بلانیوالا آیا مین اوس کے ساتھہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھہ لے گئے اور انکو نشان اور ان کے انگارون کے نشان بتلائے جنون نے آپ سے توشہ چاہا آپنے فرمایا ہر ہڈی اوس جانور کی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھہ مین پڑتی ہے وہ پر گوشت ہو جاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانورون کی خوراک ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہارے بھائی جنون کی اور اون کے جانورون کی۔ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہ تھے لیلۃ الجن کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو سنن ابو داود مین ہے جن مین نبیذ سے وضو کرنے کا ذکر ہے اسلیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابو داود کی روایت مین زید جو مولے عمرو بن حریث کا ہے وہ مجہول ہے۔ **عن** داود بهذا الاسناد الى قوله وآثار نيرانهم قال الشعبي وسألوه الزاد وكانوا من جن الجزيرة الى آخر الحديث من قول الشعبي مفصلا من حديث عبد الله **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہے کہ جنون نے آپ سے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث ختم ہو گئی یہانتک کہ اونکی انگارون کے نشان بتلائے۔ **عن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم الى قوله وآثار نيرانهم ولم يذكر ما بعده **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عن** عبد الله قال لم اكن ليلة الجن مع النبي صلى الله عليه وسلم ووددت اني كنت معه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا مین لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہ تھا لیکن مجھکو آرزو رہگئی کاش مین آپ کے ساتھہ ہوتا۔ **عن** معن قال سمعت ابي قال سألت مسروقا من آذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن فقال حدثني ابوك يعني ابن مسعود انه آذنته بهم شجرة **ترجمہ** معن سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے کہا مین نے مسروق سے پوچھا جس رات جنون نے قرآن سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا تمہارے باپ یعنی عبد اللہ بن مسعود نے آپ کو درخت نے خبر دی جنون کے آنیکی۔ **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالی کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتون سے اسکا ثبوت موجود ہے اللہ تعالی

رسولِ

لیلۃ الجن

نے فرمایا بعضے پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا ہر چیز اوسکی پاکی بولتے ہے لیکن تم نہیں سمجھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اوس پتھر کو مکہ میں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ دو درخت آپ پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپکے ہی فراق میں رونا شروع کیا اور کہانے نے تسبیح کہی اور موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے ایک پتھر لیکر بھاگا اور احد اور حرا نے جنبش کی لیتے ہیں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کے روسے ذرا بہی شبہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ اور زبان میں ہے یہ بہی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں جھاڑ اور پتھر کیطرح جماد ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بیوقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچ سمجھے اختیار کر لیتے ہیں

باب الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ظہر اور عصر میں قرات کا بیان

عن أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے تہے تو ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑہتے تہے اور کبہی ایک آدہ آیت ہمکو سنا دیتے اور پہلی رکعت ظہر کی دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسیطرح صبح کی نماز میں **ف** پہلی رکعت بنسبت دوسری کے لمبی ہوتی نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورۃ پڑہنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑہے اور یہی ثابت ہوا کہ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹہیک اور صحیح ہے **عن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑہتے تہے اور کبہی ایک آدہ آیت ہمکو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑہتے **ف** پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑہنا واجب ہے اور سورۃ پڑہنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرارت واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

فی الرکعۃ

[illegible]

وحزرنا قيامه في الأخريين قدر النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الركعتين الأوليين من العصر على قدر قيامه في الأخريين من الظهر وفي الأخريين من العصر على النصف من ذلك ولم يذكر أبو بكر في روايته الم تنزيل وقال قدر ثلاثين آية ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہی ہم اندازہ کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا ظہر اور عصر مین تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کے پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر قیام کرتے تہے جتنی دیر مین سورہ الم تنزیل السجدہ پڑہی جاوے اور پچہلی دو رکعتون مین اسکا آدہا اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کی پچہلی دو رکعتون کے برابر اور عصر کی پچہلی دو رکعتون مین اوسکا آدہا اور ابوبکر نے اپنی روایت مین سورہ الم تنزیل السجدہ کا بیان نہین کیا بلکہ تیس آیتون کے برابر کہا

عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الظهر في الركعتين الأوليين في كل ركعة قدر ثلاثين آية وفي الأخريين قدر خمس عشرة آية أو قال نصف ذلك وفي العصر في الركعتين الأوليين في كل ركعة قدر قراءة خمس عشرة آية وفي الأخريين قدر نصف ذلك ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتون مین ہر رکعت مین تیس آیتون کے برابر قرأت کرتے تہے اور پچہلی دو رکعتون مین پندرہ آیتون کے برابر یا یون کہا اسکا آدہا اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ہر رکعت مین پندرہ آیتون کے برابر اور پچہلی دو رکعتون مین اوسکا آدہا

عن جابر بن سمرة أن أهل الكوفة شكوا سعدا إلى عمر بن الخطاب فذكروا من صلوته فأرسل إليه عمر فقدم عليه فذكر له ما عابوه به من أمر الصلوة فقال إني لأصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أخرم عنها إني لأركد بهم في الأوليين وأحذف في الأخريين فقال ذاك الظن بك يا أبا إسحاق ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی کوفے والون نے شکایت کی سعد کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور ان کی نماز کی حضرت عمر نے سعد کو بلا بہیجا وہ آئے انہون نے بیان کیا جو کوفے والون نے شکایت کی تہی نماز کی سعد نے کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح نماز پڑہاتا ہون اوسمین کمی نہین کرتا پہلی دو رکعتون کو لنبا کرتا ہون اور پچہلی دو رکعتون کو مختصر کرتا ہون حضرت عمر نے کہا تم سے یہی امید ہی اے ابو اسحاق ف یہ کیفیت ہی سعد کی اس سے معلوم ہوا کہ مونہہ پر تعریف کرنا درست ہی اگر کسی ضرر کا ڈر نہ ہو اسیطرح امام کا دریافت کرنا اپنے عاملون کی شکایت کو ضرور ہی عن عبد الملك بن عمير بهذا الإسناد ترجمہ وہی جو گذرا

عن جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شكوك في كل شيء حتى في الصلوة قال اما انا فامد في الاوليين واحذف في الاخريين وما آلوا ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذاك الظن بك او ذاك ظني بك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہانتک کہ نماز کی بھی سعد نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے عن جابر ابن سمرة بمعنى حديثهم وزاد فقال تعلمني الاعراب بالصلوة ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھکو نماز سکھلاتے ہیں عن ابي سعيد الخدري قال لقد كانت صلوة الظهر تقام فيذهب الذاهب الى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم ياتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى مما يطولها ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی پھر جانیوالا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت ہی میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے عن قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدري رضي الله عنه وهو مكثور عليه فلما تفرق الناس عنه قلت اني لا اسالك عما يسالك هؤلاء عنه قلت اسالك عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مالك في ذلك من خير فاعادها عليه فقال كانت صلوة الظهر تقام فينطلق احدنا الى البقيع فيقضي حاجته ثم ياتي اهله فيتوضا ثم يرجع الى المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى ترجمہ قزعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری پاس آیا ان کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں انہوں نے کہا اسکے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی (کیونکہ تو ویسی نماز پڑھ نہ سکے گا پھر کیا فائدہ) قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آ دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے

باب القراءة في الصبح فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

عن عبد الله ابن السائب قال صلى لنا النبي صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى

جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہاں تک کہ جب موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو راوی ہے اس حدیث کا) یا راویوں نے اختلاف کیا ہے آپ کو کھانسی آئی تو رکوع کر دیا عبد اللہ بن سائب اس وقت موجود تھے عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورۃ کا [illegible] قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر ہو تو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے [illegible] نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے۔

عَنْ [illegible] أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ **ترجمہ** [illegible] سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فجر کی نماز میں سورہ والنجم [illegible] پڑھتے تھے۔

عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتّٰى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ **ترجمہ** قطبہ بن مالک سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات تو میں بھی اسکو دہرانے لگا اور نہیں جانتا کہ آپ نے کیا فرمایا اور درخت کھجور کی لمبی لمبی جن کی خوشے ہیں۔

عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ **ترجمہ** قطبہ بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات لها طلع نضید یعنی سورہ قاف میں سے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّمَا قَالَ قٓ **ترجمہ** زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی آپ نے پہلی رکعت میں پڑھا والنخل باسقات لها طلع نضید یا یوں کہا سورہ قاف پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ قاف والقرآن المجید پڑھتے تھے

باتی نمازین ہلکی پڑہتے تہے **عن** سماك قال سالت جابر بن سمرة عن صلوة النبي صلی الله
علیه وسلم فقال كان يخفف الصلوة ولا يصلي صلوة هؤلاء قال وانبأني ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم كان يقرء في الفجر بقاف والقران المجيد ونحوها **ترجمہ** سماک سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن سمرہ
سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہون نے کہا آپ ہلکی نماز پڑہتے تہے ان لوگون کی طرح لمبی بڑی
سورتین نہین پڑہتے تہے [illegible] کی نماز مین آپ قاف والقرآن یا اسکے برابر سورتین پڑہتے تہے **عن**
[illegible] قال كان [illegible] يقرء في الظهر بالليل اذا يغشى وفي العصر
[illegible] **ترجمہ** جابر بن سمرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر
[illegible] نماز مین اس سے بڑی سورتین
[illegible] **عن** [illegible] الله [illegible] سبح اسم
ربك الاعلى [illegible] **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] سورتین پڑہتے تہے
[illegible] في [illegible] الستين
ترجمہ [illegible] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز مین [illegible]
آیتون تک پڑہتے تہے **عن** [illegible] كان رسول الله صلی الله علیه وسلم
يقرء في المغرب [illegible] **ترجمہ** [illegible] **عن** ابن عباس قال ان ام
الفضل بنت الحارث سمعته وهو يقرء والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني
بقراءتك هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقرء بها
في المغرب **ترجمہ** ام فضل بنت حارث نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا
بیٹا تو نے یہ سورت پڑہکے مجہکو یاد دلا دیا سب سے اخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے یہ سورت سنی آپ نے
مغرب کی نماز مین اوسے پڑہا تہا **عن** الزهري بهذا الاسناد وزاد في حديث صالح ثم
ما صلى بعد حتى قبضه الله عز وجل **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ پہر اوس کے بعد آپ نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ [illegible] **عن** جبير بن مطعم
عن ابيه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقرء بالطور في المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے

سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت بھی ہم معنی ہے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ عشا کی نماز میں قرات کا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَاَ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپ نے سورہ والتین والزیتون پڑھی **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں سورہ والتین پڑھی ایسا خوش آواز میں نے کسی کو نہیں پایا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَاْ بِكَذَا وَاقْرَاْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هٰذَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقر شروع کی ایک شخص نے منھ موڑا اور سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھکر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ آیا آپ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بہشتی ہیں (دن بھر پانی بھرتے ہیں اونٹوں پر) اور معاذ آپ کے ساتھ عشا

کی نماز پڑہ کر آگے اور سورہ بقر شروع کی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای معاذ کیا تو فسادی ہے (جو لوگون کو دین سے نفرت میں لایا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ سورت پڑہا کر جابر نے کہا آپنے فرمایا والشمس وضحیہا۔ والضحی واللیل اذا یغشی سبح اسم ربک الاعلی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ فرض پڑہنے والے کی اقتدا نفل پڑہنیوالے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ادا کر چکے تہے پہر اون کی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور ان کی قوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابون مین یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اوسکو جائز نہین کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہون گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی اور یہ سب تاویلین بلا دلیل ہین اور ظاہر حدیث کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتدا کا ترک کرنا درست ہے تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اوسکو سخت لفظ کہنا درست ہے چوتہی یہ کہ مقتدیون کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے واللہ اعلم **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا فَصَلّٰى فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى **ترجمہ** جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگون کو عشا کی نماز پڑہائی تو قرارت لمبی کی ایک شخص نے ہم مین سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑہ لی معاذ کو جب یہ خبر پہونچی تو اونہون نے کہا وہ منافق ہے یہ خبر اس شخص کو پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تہا وہ بیان کیا آپ نے فرمایا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحیہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشی پڑہ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ بن جبل عشا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہتے پہر اپنے لوگون کے پاس آکر وہی نماز پڑہاتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ

یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قَوْمِہٖ فَیُصَلِّیْ بِہِمْ **ترجمہ** جابر
بن عبداللہ سے روایت ہے معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں جا
کر امامت کرتے **باب** اَمْرِ الْاَئِمَّۃِ بِتَخْفِیْفِ الصَّلٰوۃِ فِیْ تَمَامٍ نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا
حکم اماموں کو یہ **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ یَوْمَئِذٍ فَقَالَ یَا اَیُّہَا
النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْیُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِہِ الْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَ
ذَا الْحَاجَۃِ **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا میں صبح کی جماعت میں نہیں آتا فلانے شخص کی وجہ سے کیونکہ وہ قرات لمبی کرتا ہے میں نے آپ کو کبھی نصیحت
کرنے میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اوس دن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں جو
دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اوس کے پیچھے بوڑھا اور ناتوان
اور کام والا ہے **ف** یعنی سب قسم کے لوگ مقتدیوں میں ہوتے ہیں بوڑھے بیمار ضعیف ناتوان تو فرض
نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضرور ہے کہ ارکان کو اچھی طرح ادا کرے سنت کے موافق اور اسمیں کوتاہی نہ
کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحی اقرا وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ
سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ فَاِذَا
صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَاءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم میں سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے اور بوڑھے اور ناتوان اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے
نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے **ف** یعنی جتنی چاہے قرات لمبی کرے **عَنْ** ہَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّہٍ قَالَ ہٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ
اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفِ
الصَّلٰوۃَ فَاِنَّ فِیْہِمُ الْکَبِیْرَ وَفِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَاِذَا قَامَ وَحْدَہٗ فَلْیُطِلْ صَلٰوتَہٗ مَا شَاءَ **ترجمہ**
ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کئی حدیثیں بیان کیں اون میں

سی ایک یہ بہی تہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سی لوگون کو نماز پڑہاوی تو ہلکی نماز پڑہی کس لیے کہ جماعت
مین بوڑہی اور ناتوان ہوتے ہین البتہ جب اکیلا پڑہے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ
فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہے اس لیے کہ لوگون مین ناتوان اور بیمار اور کام والے
ہوتے ہین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
زجعل
جو اوپر گذرا اس روایت مین بیمار کے بدلے بوڑہا ہے **عن** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ
ادْنُهْ فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا
فاجلسنی
فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ
الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ
فزادا
ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی فرمایا تم اپنی قوم کی
امامت کرو مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے دل مین کچھ پاتا ہون آپنے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے
سامنے بٹہایا پہر اپنی ہتہیلی میرے سینے پر رکہی بعد اوسکے فرمایا پہر جا اور اپنی ہتہیلی میری پیٹھ پر مونڈہون کے
بیچ مین رکہی بعد اوسکے فرمایا جا اپنا قوم کی امامت پر **ف** نووی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا مین اپنے
دل مین کچھ پاتا ہون اس سے مراد یہ ہی کہ عثمان کو ڈر ہوا ہوگا کہین امام بننے سے غرور اور تکبر نہو جاوی تو اللہ تعالی
نے اوسکو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتہیلی کی برکت سی یا مراد یہ ہی کہ عثمان کے دل مین وسوسے
بہت آتے ہون گے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہین خود مسلم نے عثمان سی روایت کیا مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ شیطان نے میری نماز مین حرج ڈالدی ہے مجھے قرآن پڑہتے پڑہتے بہلا دیتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک شیطان ہے
جسکا نام خنزب ہی جب تو اس قسم کا وسوسہ پاوی تو اللہ کی پناہ مانگ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑہ اور بائین طرف تین بار تہوک عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا وہ حال میرا جاتا رہا انتہی **ف**
اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑہے کس لیے کہ لوگون مین کوئی بوڑہا ہے کوئی بیمار ہے

کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلا پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر بات جو مجھسے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو امامت کرے لوگون کی تو نماز کو ہلکا کر عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ وَیُتِمُّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری یعنے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا مین نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہین پڑھی عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ مَعَ اُمِّهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَیَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِیْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِیْرَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بچہ کا رونا سنتے جو اپنی مان کے ساتھ ہوتا آپ چھوٹی سورت پڑھتے اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہو اور بچہ زیادہ نہ روے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام سب پہ شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیون کی رعایت ضرور ہے اور عورتون کا مردون کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچون کا مسجد مین لے جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پائخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہین مسجد مین نہ لائے جاوین (نووی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نماز شروع کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبا کرون پھر مین بچے کا رونا سنکر نماز کو ہلکا کر دیتا ہون اس خیال سے کہ مان کو اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہوگا

بَابُ اِعْتِدَالِ اَرْکَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِیْفِهَا فِیْ تَمَامٍ

نمازین سب ارکان کو اعتدال سے ادا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّ قِیَامَهٗ فَرَکْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُکُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ

فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے
جانچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ
اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر تھے

ف یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہوگا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو نووی نے کہا یہ حدیث
محمول ہے بعض احوال پر ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں
ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانیوالا
بقیع کو جاتا حاجت کے لیے اور حاجت سے فارغ ہو کر آن کر وضو کرتا مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور
سورہ مومنین آپ نے پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف
بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا ہی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث
میں ہے **عَنِ** الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا

أَهْلِ الْكُوفَةِ

عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ
مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ
لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ
تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا **ترجمہ** حکم سے روایت ہے کوفہ پر ایک شخص غالب ہوا ابن اشعث کے زمانے میں اسکا
نام حکم نے بیان کیا اور وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اسکی تصریح ہے اوس نے حکم کیا ابو عبیدہ
بن عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اوٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ
دعا پڑھ لیتا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ حکم نے یہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے بیان کیا انہوں نے
کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور
سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے

نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے کو دیکھا تھا اونکی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلی سے قابل اعتبار کے نہیں ہے) عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ اَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفی پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ترجمہ انس سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے میں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے ہوئے وہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہانتک کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو اتنا ٹھیرتے کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوةً مِّنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَامٍ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلٰوةُ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنے ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکر کی نماز بھی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو اونہوں نے فجر کی نماز کو لنبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے شاید آپ بھول گئے پھر سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے

باب مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهٗ

امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ اَرَ اَحَدًا يَحْنِيْ ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے
براء بن عازب نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ
رکوع سے سر اوٹھاتے تو مین کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
پیشانی زمین پر رکھتے اوس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ مین جاتے **ف** یہ جو اس روایت مین ہے وہ
جھوٹے نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہین اون
کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہین ہو سکتا تو حدیث کی صحت مین کوئی شبہہ نہین اور ابن معین نے جو کہا ہے
کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ غلط ہے سوا اوسکے عبداللہ بن یزید بھی
صحابی ہین۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے
البتہ اگر امام کے جلدی سر اوٹھانیکا ڈر ہو تو مضائقہ نہین کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ مین جاوے پر سنت یہی ہے
کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی مختصرا) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے
نہ تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم مین سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لیے)
جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ مین جاتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا
حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے
تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ
رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے
یہانتک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتے اوس وقت ہم بھی سجدہ مین جاتے **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّوْنَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ ترجمہ براء سے روایت

ن: وَإِذَا
ن: النَّبِيِّ اللّٰهِ

تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہانتک کہ
آپ کو سجدہ میں دیکھتا **عن** عمرو بن حریث قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الفجر فسمعته یقرأ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس وکان لا یحنی رجل منا ظہرہ حتی یستتم
ساجدا **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر کی پڑھی تو میں نے سنا
آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس پڑھتے ہوئے (یعنی سورہ اذا الشمس) اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ
پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے **باب** ما یقول اذا رفع راسہ من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے
تو کیا کہے **عن** ابن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع ظہرہ من الرکوع
قال سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما
شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی
پیٹھ اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف
کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے بعد اوسکے اوس بھر **ف**
نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالی کے جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مقتدی اور امام سب کو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھذا الدعاء اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء
الارض وملء ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد **عن**
عبد اللہ بن ابی اوفی یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللہم
ربنا لک الحمد ملء السماء وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اللہم طہرنی بالثلج
والبرد وماء البارد اللہم طہرنی من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الابیض من
الوسخ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری تعریف
ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور جو چیز تو چاہے اوس بھر کر یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے
پانی سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے **ف** نووی
نے کہا یہ مبالغہ ہے مجازاً گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد

مراد ہو اور خطا سے حق اسد عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيْدَ مِنَ الدَّرَنِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ
مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ
اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ
لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھکو سراہنا
ہون آسمانون بھر اور زمین بھر اور بھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے
بہت سچی بات جو بندے نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہین) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اوسکا روکنے
والا کوئی نہین اور جو تو روکے اوسکا دینے والا کوئی نہین کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے
فائدہ نہین دیتی (بلکہ جو تو چاہے سو وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی
سب باتون مین یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اسمین تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے
بندون کی عاجزی کا اور شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ) **ف** دنیا کے کامون اور
مقصدون کے لیے لوگ کوشش کرتے ہین اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونیکے بھی قائل ہین پر بعد بہت بڑے
غور اور خوض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہین اور اون اسباب مین
سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندے کی قدرت سے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا
قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر بس کر رہنا اصلا ہے مگر جھوٹ موٹھ دنیادارون کی ملامت
سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤن ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے اور یہی طریقہ ہے علما اور فضلا
اور عرفا کا اور اسمین راحت ہے اور خلاصی ہے رنج اور غم سے اس کے خلاف مین تباہی اور بربادی اور مصیبت
ہے مین تو تدبیر کے بہت خلاف ہون اور پہلے کچھ تدبیر کا قائل تھا اب نہین اور خدا کے اوپر اعتقاد کرنے
کو بہتر سمجھتا ہون يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

دُفِي
بَابُ بَعْدَهُ
مِلْءُ الْاَرْضِ

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس روایت میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد نہیں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ابن عباس سے یہ روایت ہے جو اوپر گذری اس میں یہ دعا ملاء ما شئت من شی بعد تک ہے آگے نہیں ہے بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض موت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ صف باندھے کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اوسکو واسطے کوئی اور دیکھے اور تمکو معلوم رہے کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے رکوع یا سجدے میں رکوع میں تو تم رب کی بڑائی کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدے میں کوشش کرو دعا میں تو دعا تمہاری قبول ہو ف نووی نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدے میں تسبیح اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدے میں قرات کی سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورۃ پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جاویگی یہ جب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو کرے دونوں صورتوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے مستحب جانا ہے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار اگر ایک بار کہیگا تو بھی کافی ہے اور تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

تیرا صفحہ

فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی مرض موت میں تو فرمایا یا اللہ میں نے تیرا پیام پہونچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اوسکے لیے دیکھا جاوے بعد اوسکے ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا **ف** اس سے یہ غرض نہیں کہ تمکو رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ ممانعت عام ہے سب کے لیے پر احتیاطاً حضرت علی نے حدیث کی نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نرکھا **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا **ترجمہ** حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو میرے محبوب نے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے رکوع میں اس روایت میں سجدے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں بھی سجدے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مجھے رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس اسناد میں حضرت علی کا ذکر نہیں ہے

بَابُ مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدے میں کیا کہنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے سجدے مین بہت نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کرو سجدے مین **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اوسکی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث مین رغبت ہے سجدے مین دعا کے لیے اور دلیل ہے اوس شخص کی جو سجدے کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب مین تین قول ہین ایک یہ کہ سجدے مین بہت دیر کرنا اور سجدے اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے اسکو ترمذی اور بغوی نے ایک جماعت سے علماء سے نقل کیا اور ابن عمر بھی سجدے کے طول کو افضل جانتے ہین دوسرے یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم مین موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس مین قنوت یعنے قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرارت ہے اور سجدے کا ذکر تسبیح ہے اور قرارت افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام مین سجدے سے زیادہ طول کرتے۔ تیسرے یہ کہ دونون امر برابر ہین فضیلت مین اور امام احمد نے اس مسئلہ مین توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہین دیا اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دنکو رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو طول قیام انتہے۔

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللہم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین یہ دعا کرتے اللہم اغفرلی اخیر تک یعنے اے اللہ بخشدے میرے سب گناہون کو تہوڑے ہون یا بہت اول ہون یا آخر چہپے ہون یا کہلے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی یتاول القران ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے مین اکثر یہ فرماتے تہے سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی قرآن پر عمل کرتے تہے **ف** قرآن مین یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ اسکے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول قبل ان یموت سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک قالت قلت یا رسول اللہ ما ہذہ الکلمات التی اراک احدثتہا تقولہا قال جعلت لی علامۃ فی امتی اذا رایتہا قلتہا اذا جاء نصر اللہ والفتح الی اخر السورۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تہے سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہین جنکو آپ نے نکالا ہے آپ انہی کو کہا کرتے

یعنی ما امر بہ فی القرآن [illegible]

ہین آپنے فرمایا خدانے میرے لیے ایک نشانی مقرر کردی ہے میری امت مین جب مین اسکو دیکھتا ہون تو ان
کلمون کو کہتا ہون اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر سورۃ تک **ف** سورہ اذا جاء نصر اللہ مکہ کے فتح ہونے
کے بعد اوتری جب اسلام پھیل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے اللہ تعالے نے اس سورہ مین اپنے پیغمبر کو
خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور استغفار کر اور ضمناً اس سورت مین اشارہ ہے آپکی وفات کے
قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضو
نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہین پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹھ مین مبتلا ہووے پر افضل یہ ہے کہ یون کہے
اللهم اغفرلي **عن** عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم منذ نزل عليه
إذا جاء نصر الله والفتح يصلي صلوة إلا دعا وقال فيها سبحانك ربي وبحمدك اللهم اغفر لي
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ و
الفتح اوتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللهم اغفرلی یعنی پاک ہے تو اے
رب میرے اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخشدے مجھکو **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يكثر من قول سبحان الله وبحمده أستغفر الله وأتوب إليه قالت فقلت يا رسول
الله أراك تكثر من قول سبحان الله وبحمده أستغفر الله وأتوب إليه فقال خبرني ربي
أني سأرى علامة في أمتي فإذا رأيتها أكثرت من قول سبحان الله وبحمده أستغفر الله و
أتوب إليه فقد رأيتها إذا جاء نصر الله والفتح فتح مكة ورأيت الناس يدخلون في دين
الله أفواجا فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ آپ نے فرمایا مجھسے میرے رب نے بیان کیا
تو ایک نشانی دیکھیگا اپنی امت مین پھر جب مین اوس نشانی کو دیکھتا ہون تو تسبیح کہتا ہون یعنی یہی سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہون وہ نشانی شاید یہ ہے اذا جاء نصر اللہ اخیر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور
مکہ فتح ہوگیا اور لوگ خدا کے دین مین جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ

باب منه

اوس سے وہ بخشنے والا ہے **عن** ابن جريج قال قلت لعطاء كيف تقول أنت في الركوع قال أما
سبحانك وبحمدك لا إله إلا أنت فأخبرني ابن أبي مليكة عن عائشة قالت افتقدت
النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فظننت أنه ذهب إلى بعض نسائه فتحسست ثم رجعت

فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْسَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ
اِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنَّكَ لَفِيْ اٰخَرَ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مین نے عطا سے کہا تم رکوع مین کیا کہتے ہو انھون
نے کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجھکو خبر دی ابی ملیکہ نے روایت کیا انھون نے حضرت عائشہ سے سنا
انھون نے کہا ایک رات مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا مین سمجھی آپ شاید کسی
اور بی بی پاس گئے ہین اور مین نے ڈھونڈا پھر لوٹے تو آپ رکوع یا سجدے مین تھے اور فرما رہے تھے سبحانک
وبحمدک لا الہ الا انت مین نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون مین کس خیال مین تھی اور آپ کس کام مین
مصروف ہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ
الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ
يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا بچھونے پر مین نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپکے تلوے پر پڑا آپ سجدے مین تھے اور
دونون پاؤن کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللہم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی اے اللہ میرے مین پناہ مانگتا ہون
تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری تجھ سے
مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہین تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ف
اس حدیث مین ان لوگون کی دلیل ہے جو کہتے ہین عورت کے چھونے سے وضو نہین جاتا ابو حنیفہ رح کا یہی قول
ہے پر مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث
مین وہ تاویل کرتے ہین کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا او روہ ضرر نہین کرتا عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے
مین کہتے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یعنے پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتون کا اور
روح کا ف روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہین یا روح ایک مخلوق ہے جسکو فرشتے
نہین دیکھتے جیسے ہم فرشتون کو نہین دیکھتے (نووی) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ وَالْحَثِّ

علیہ سجدہ کی فضیلت اور اوسکی ترغیب **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ
اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ
عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ
لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا
الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے
مین ثوبان سے ملا جو موے (غلام آزاد) تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجھکو ایسا کام تبلاؤ جس
کی وجہ سے اللہ مجھکو جنت مین لے جاوے یا یون کہا مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے
یہ سنکر ثوبان چپ ہورہے پہر مین نے پوچھا پہر چپ ہورہے پھر پوچھا تیسری بار تو کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اسواسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالی تیرا ایک درجہ بلند
کریگا اور تیرا ایک گناہ معاف کریگا معدان نے کہا پہر مین ابو الدرداء سے ملا اون سے پوچھا اونہون نے بہی
ایسا ہی کہا جیسے ثوبان نے کہا تہا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اٰتِي مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ
مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ
ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے مین اتا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ
کے لیے وضو اور حاجت کا پانی لاتا ایک بار آپ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے مین نے کہا مین آپکے رفاقت
چاہتا ہون جنت مین آپ نے فرمایا کچہ اور مین نے کہا بس یہی آپنے فرمایا اچہا تو میری مدد کر بہت سجدہ کرنیسے
ف یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتھ تجھکو جنت مین ملجاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس
مین بندہ کو خدا سے نہایت قرب ہوتا ہے **بَابُ** اَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَ
الثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّاْسِ فِي الصَّلٰوةِ سجدہ کے اعضاء کا بیان اور بالون اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت
اور جوڑہ باندہ کر نماز پڑہنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ اَوْ ثِيَابَهُ هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى وَقَالَ اَبُو
الرَّبِيعِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

النبي

وَالْجَبْهَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پہ
سجدہ کرنیکا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدے کے سات اعضا ہیں اور سجدہ کرنیوالے کو وہ سب اعضا زمین
سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب
ہے اور ناک کا لگانا مستحب ہے اگر ناک لگاوے اور پیشانی نہ لگاوے تو سجدہ درست نہوگا امام مالک اور شافعی
اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور ابن حبیب
کے نزدیک دونوں کا لگانا ضرور ہے موجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کے موجب
ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدے کے اعضا آٹھ ہو جاوینگے دونوں ہاتھ اور دونوں
گھٹنے اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نووی مختصراً) **ف** اور منع کیا بال اور کپڑے کے سمیٹنے
سے **ف** بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھ کر اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے باتفاق علماء۔
ف بیہقی کی روایت ہے اور ابو الربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی
ممانعت کی سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پیشانی **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ
ثَوْبًا وَشَعْرًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنیکا
سات ہڈیوں پر اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ
وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلَى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنیکا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں
قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ
وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

ن: وَنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ — سبع
ن: إِلَى
ن: وَلَا أَكْفِتَ

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور بالون اور کپڑون کو نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضا یہ
ہین پیشانی اور ناک (یہ دونون ایک عضو کے حکم مین ہین) دونون ہاتہ دونون گھٹنے دونون قدم عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ
فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ ترجمہ عبداللہ
بن عباس نے دیکھا عبداللہ بن حارث کو وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے
جوڑے کو کھولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرے سر کیون چھوا عبداللہ بن عباس نے کہا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑھے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کھولکر نماز پڑھے ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضرور ہے اگر جوڑا
باندہ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضرور نہین بلکہ نماز مکروہ ہوگی باب الاعتدال
فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي
السُّجُوْدِ سجدہ کس طرح کرے دونون ہتھیلیان زمین سے لگادے اور دونون کہنیان پہلوؤن سے جدا رکھے
اور پیٹ کو ران سے جدا کرے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي
السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعضا کو برابر رکھو سجدہ مین اور نہ بچھاوے کوئی تم مین سے اپنی بانہون کو کتے کیطرح ف یعنی کہنیان
زمین سے نہ لگادے اور نہ پسلیون سے ملادے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیان زمین سے اوٹھی رہین اور دونون بانہین
کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلین نظر آوین عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ
جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ تَبَسُّطَ الْكَلْبِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ ترجمہ براء سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیان زمین پر رکھ اور کہنیان زمین سے
اوٹھا لے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے
بحینہ عبداللہ کی مان کا نام ہے مالک کی بی بی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونون ہاتھ

باب عقص الرأس في الصلوٰة — لرأسي

باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين على الارض ورفع المرفقين — يبسط — انبساط

کو پہلو سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی کھلائی دیتی **عن** جعفر بن ربیعة بهذا الاسناد وفی روایة عمرو
بن الحارث کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد یجنح فی سجوده حتی یری وضح ابطیه وفی روایة اللیث ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سجد فرج یدیه عن ابطیه حتی انی لأری بیاض ابطیه **ترجمہ** جعفر بن ربیعہ سے
دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو
دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے یہانتک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی کھلائی دیتی اور لیث کی روایت میں
یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہانتک کہ میں آپکی بغلوں کی سفیدی
دیکھتا **عن** میمونة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بین یدیه یمرت
ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا **ف**
یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا **عن** میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد خوّی بیدیه یعنی جنح حتی یری وضح ابطیه من ورائه واذا قعد اطمأن علی فخذه
الیسری **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے اتنا جدا
رکھتے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی پیچھے اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکا دیتے **ف** نووی نے کہا یہ پہلا قعدہ مراد ہے
لیکن اخیر قعدے میں تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ابو حمید ساعدی سے تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو
ایکطرف نکالدیوے اور سرین پر زور دیکر بیٹھے **عن** میمونة بنت الحارث قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا سجد جافی حتی یری من خلفه وضح ابطیه قال وکیع یعنی بیاضهما **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہانتک کہ پیچھے سے آپکے بغلوں کی سفیدی نظر آتی

باب ما یجمع صفة الصلوة وما یفتتح به ویختم به وصفة الرکوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه والتشهد بعد کل
رکعتین من الرباعیة وصفة الجلوس بین السجدتین وفی التشهد الاول **ترجمہ** ان چیزوں کا بیان جو نماز کی صفت کو جامع ہے
اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اور رکوع اور سجدہ اور ان سے اعتدال کی ترتیب اور چار رکعتی نماز میں ہر دو رکعت
کے بعد تشہد کا بیان اور درمیان دونوں سجدوں اور پہلے تشہد کے بیٹھنے کا بیان

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم یستفتح
الصلوة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص
رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذلک وکان اذا رفع رأسه من الرکوع لم

يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہکر اور قرارت کو الحمد للہ رب العلمین سے (تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سی کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ بیچ مین اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو سجدہ نہ کرتے یہانتک کہ سیدہے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہان تک کہ سیدہے بیٹھہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے مین) التحیات پڑہتے اور بایان پاؤن بچھا کر داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور منع کرتے تہے شیطان کی بیٹھک سے **ف** جسکو اقعا کہتے ہین وہ یہ ہی کہ دونون سرین کو زمین سی لگاوی اور پنڈلیون کو کھڑا کرے اور دونون ہاتھہ زمین پر رکہے جیسے کتا بیٹھتا ہے **ف** اور منع کرتے تہے اس بات سی کہ آدمی اپنے دونون ہاتھہ زمین پر بچھا دیوے درندے جانور کیطرح اور ختم کرتے تہے نماز کو سلام سی **ف** اس حدیث سی بہت سی مسئلے معلوم ہوئی پہلے یہ کہ قرارت الحمد للہ رب العالمین سی شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک اور اون لوگون کی جو بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ مین داخل نہین سمجھتے اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہی کہ قرآن کی سورتون مین سے پہلے یہ سورہ پڑہتے تہے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہین کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑہتے تہے اور بہت سی دلیلین اس امر پر قائم ہوئی ہین کہ بسم اللہ جزو ہے سورۂ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع مین پیٹھ کو برابر رکھنا چاہیے آگے اور پیچھے سے تیسری یہ کہ جب رکوع سی سر اٹھاوی تو سیدہا کھڑا ہو اسیطرح دونون سجدون کے بیچ مین سیدہا بیٹھے چوتھی یہ کہ ہر دو رکعت کی بعد تشہد پڑہے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کی نزدیک دونون تشہد واجب ہین اس حدیث کے رو سی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین اور امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہی اور دوسرا واجب ہی پانچوین یہ کہ بایان پاؤن بچھاوے اور داہنا پاؤن کھڑا کرے قعدے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قعدون مین اسیطرح بیٹھے اور امام مالک کی نزدیک دونون قعدون مین تورک سنت ہی اور شافعی کے نزدیک جس جلسے کے بعد سلام ہو اس مین تورک سنت ہی اور تورک کا بیان اوپر گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز مین چار جلسے ہین ایک دونون سجدون کے بیچ دوسری ہر رکعت

کے بعد دو سجدے کر کے سجدوں سے فراغت پاکر قیام سے پہلے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولیٰ کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ پانچویں
یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اسکے
نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب بھی نماز صحیح ہو جاوے گی
بلکہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جاوے گی
(نووی مختصرا) **باب** سترة المصلي و ندب الصلوة الى سترة والنهي عن المرور بين يدي المصلي وحكم المرور
ودفع المار وجواز الاعتراض بين يدي المصلي والصلوة الى الرواحل والامر بالدنو من السترة وبيان قدر
السترة وما يتعلق بذلك نمازی کے سترہ کا بیان اور سترہ کیطرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گذرنے کی ممانعت
اور گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان۔ اور سواری کیطرف نماز پڑھنا۔ اور سترے کے نزدیک ہونیکا
حکم اور سترے کے اندازہ کا بیان۔ اور جو مسائل سترے کے متعلق ہیں انکا بیان **عن** موسى بن طلحة عن ابيه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك **ترجمہ**
موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی
لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اوسکے پرے سے جاوے **ف** پالان کی پچھلی لکڑی دو تہائی ہاتھ
کے برابر ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف نشان یا لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ
لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے **عن** موسى بن طلحة عن ابيه قال كنا نصلي
والدواب تمر بين ايدينا فذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مثل مؤخرة الرحل تكون بين يدي
احدكم ثم لا يضره ما مر بين يديه وقال ابن نمير فلا يضره من مر بين يديه **ترجمہ** موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے
سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہمنے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اگر پالان
کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا **عن** عائشة انها قالت سئل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن سترة المصلي فقال مثل مؤخرة الرحل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال ہوا سترہ مصلی کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم سئل في غزوة تبوك عن سترة المصلي فقال كمؤخرة الرحل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال ہوا نمازی کے سترہ کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عن** ابن عمر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج يوم العيد امر بالحربة فتوضع بين يديه

باب سترة المصلي

ولا يبالي

باب الصلوة الى الحربة

فَيُصَلِّي اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھہ گاڑنے کا اپنے سامنے پھر نماز پڑھتے اوسکی آڑ میں اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے اسی وجہ سے امیروں نے اوسکو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھہ ساتھ رکھتے ہیں) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسکی طرف نماز پڑھتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي اِلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اوس طرف نماز پڑھتے تھے ف اونٹنی کی آڑ میں نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مکہ میں اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلال آپ کے لیے وضو کا پانی لیکر نکلے (اور آپ نے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا ف یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی بچا اوسکو لوگوں نے تبرک سمجھکر لینا

شروع کیا کسی کو تو پانی ملگیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اوسپر دو چار قطرے چہڑک دیے اور دوسری روایت مین یہ
تفسیر سے معلوم ہے کہ مین نے لوگون کو دیکہا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوے کہانے پانی کا
استعمال بطور تبرک کو جائز ہے **ت** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑا پہنے ہوے گویا مین اس
وقت آپ کی پنڈلیون کی سفیدی دیکہہ رہا ہون آپنے وضو کیا اور بلال نے اذان دی مین نے اون کے منہ
کی پیروی کی جب داہنے اور بائین طرف منہ پہیر کر کہتے تہے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے یہ امر نکلتا ہے کہ موذن کو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح مین داہنے اور بائین طرف
منہ پہیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کیطرف سے نہ پہیرے صرف سر اور گردن پہیرا دے اور اس باب
مین تین مذہب ہین ایک یہ کہ حی علی الصلوٰۃ مین دونون بار داہنی طرف منہ پہیرے اور حی علی الفلاح
مین دونون بار بائین طرف منہ پہیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بار حی علی الصلوٰۃ داہنی طرف موہنہ
پہیر اکر کہے اور ایک بار بائین طرف موہنہ پہیر اکر اسی طرح حی علی الفلاح تیسرے یہ کہ پہلے داہنی طرف موہنہ
پہیر اکر حی علی الصلوٰۃ کہے پہر قبلہ کیطرف موہنہ کر لے پہر داہنی طرف موہنہ پہیرے اور حی علی الصلوٰۃ کہے
پہر بائین طرف موہنہ پہیرے اور حی علی الفلاح کہے پہر قبلے کیطرف موہنہ کرے پہر بائین طرف منہ کر کے
اور حی علی الفلاح کہے **ت** پہر ایک بہالا گاڑا گیا آپ کے لیے اور آپ آگے بڑہے اور ظہر کی دو رکعتین
پڑہین (قصر کیا اس لیے کہ سفر مین تہے) آپ کے سامنے سے گدہے اور کتے نکل رہے تہے آپ روکتے نہ تہے (کیونکہ
بہالے کا سترہ تہا) پہر عصر کی دو رکعتین پڑہین (دونون نمازون کو جمع کیا) پہر سدا برابر دو ہی رکعتین پڑہتے
رہے (قصر سے) یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَاٰی رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءًا فَرَاَیْتُ النَّاسَ
یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ
بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَۃً فَرَکَزَھَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ
بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے اون کے باپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
چمڑے کے شامیانے مین دیکہا اور مین نے بلال کو دیکہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اوسکو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جسکو پانی ملگیا اوس نے بدن پر مل لیا اور جسکو نہ ملا اوس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کرلیا پھر میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے برچھا نکالا اور اسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اوسکو (پنڈلیوں تک) اوٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کیطرف کھڑے ہوکر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیوں کو اور جانوروں کو وہ برچھے کے سامنے سے گذر رہے تھے

عن عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَعُمَرَ بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ یَزِیْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰی بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا اسمیں کچھ کمی بیشی ہے مالک بن مغول کی روایت میں ہے جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی

عن اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ فَصَلَّی الظُّهْرَ رَكْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِیْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ وَكَانَ یَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کے طرف نکلے اور وضو کیا پھر دو رکعتیں ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتیں عصر کی اور آپ کے سامنے برچھی لگی تھی اوس کے پار عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے **ف** اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہوئے اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اوترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اوسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلی نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے

عن شُعْبَةَ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا مِثْلَهٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں گدھے کی مادیان پر سوار ہوکر آیا اون دنوں میں جوان ہونے کو تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں صف کے سامنے اوتر اور گدھے کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہوگیا پھر کسی نے مجھپر اعتراض نہ کیا **ف** کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھے کو نمازیوں کے سامنے کیوں چھوڑا گس

لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تہا اور امام کا سترہ مقتدیون کے لیے بہی کافی ہے ۔ ابن عباس کی
عمر مین اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تہی بعضون نے کہا دس برس کے بعضون
نے کہا تیرہ برس کے بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور یہی ٹہیک ہے **عن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَبَّاسٍ اَخبَرَہٗ
اَنَّہٗ اَقبَلَ یَسِیرُ عَلٰی حِمَارٍ وَّرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُّصَلِّی بِمِنًی فِی حَجَّۃِ الوَدَاعِ
یُصَلِّی بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الحِمَارُ بَینَ یَدَی بَعضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنہُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدہے پر چڑہ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے منا مین حجۃ الوداع
مین نماز پڑہا رہے تہے تو گدہا صفون کے سامنے ہوکر نکلا پہر وہ اترے اور صف مین شریک ہوئے **عن**
الزُّہرِیِّ بِہٰذَا الاِسنَادِ قَالَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِعَرَفَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ عرفات مین نماز پڑہا رہے تہے **عن** الزُّہرِیِّ بِہٰذَا الاِسنَادِ وَلَم یَذکُر
فِیہِ مِنًی وَّلَا عَرَفَۃَ وَقَالَ فِی حَجَّۃِ الوَدَاعِ اَو یَومَ الفَتحِ **ترجمہ** اس روایت مین نہ منا کا ذکر ہے نہ
عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) **عن** اَبِی سَعِیدٍ
الخُدرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُم یُصَلِّی فَلَا یَدَع اَحَدًا
یَمُرُّ بَینَ یَدَیہِ وَلیَدرَأہُ مَا استَطَاعَ فَاِن اَبٰی فَلیُقَاتِلہُ فَاِنَّمَا ہُوَ شَیطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ
نکلنے دیوے بلکہ اوسکو دفع کرے جہانتک ہوسکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** دفع
کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اوسکو واجب نہین کہا اور لڑنے سے یہ غرض
نہین کہ ہتیار چلاوے یا ایسا مارے کہ وہ مرجاوے پہر اگر وہ اچہی طور سے دفع کرنے مین مرجاوے تو اوسپر قصاص نہیں
باتفاق علما لیکن دیت (واجب) ہوگی یا نہ ہوگی اس مین دو قول ہین یہ سب اوس صورت مین ہے کہ نمازی نے اپنے
سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسی جگہ نماز پڑہتا ہو جہان سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو انتہی مختصراً **عن**
اَبِی صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ بَینَمَا اَنَا مَعَ اَبِی سَعِیدٍ یُّصَلِّی یَومَ الجُمُعَۃِ اِلٰی
شَیءٍ یَّستُرُہٗ مِنَ النَّاسِ اِذ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّن بَنِی اَبِی مُعَیطٍ اَرَادَ اَن یَّجتَازَ
بَینَ یَدَیہِ فَدَفَعَ فِی نَحرِہٖ فَنَظَرَ فَلَم یَجِد مَسَاغًا اِلَّا بَینَ یَدَی اَبِی سَعِیدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ
فِی نَحرِہٖ اَشَدَّ مِنَ الدَّفعَۃِ الاُولٰی فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِن اَبِی سَعِیدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ

باب منع المار بین یدی المصلی

عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکٰی اِلَیْہِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ مَا لَکَ وَلِابْنِ
اَخِیْکَ جَآءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی
اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ
اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابو صالح سمان سے روایت ہے میں ابو سعید کے ساتھ تہا وہ نماز
پڑھ رہے تہے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ اتنے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اوس
نے اون کے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اوسکے سینہ میں مارا اوس نے دیکہا تو اور طرف رستہ نپایا اور پہر
دوبارہ انکے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اوس دوسری ایک مار ماری وہ سیدہا کہڑا ہوگیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پہر لوگوں نے آکر اوسے
روکا پہر نکلا اور مروان (جو حاکم تہا مدینہ کا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید مروان کے پاس گئے مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بہائی کا
بیٹا شکایت کرتا ہے ابو سعید نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی تم میں
سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑہے اور کوئی شخص اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے
تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بہی بات سے
باز نہیں آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچہی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خبیث سرکش
ہے یہ سب صفات شیطان کے ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَّمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے
سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اوس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جسکو خدا قرآن میں
نقیض لہ کی آیت میں قرین فرماتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
جیسے اوپر گذرا **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُہَنِیَّ اَرْسَلَہٗ اِلٰی اَبِیْ جُہَیْمٍ یَسْاَلُہٗ
مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ جُہَیْمٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ
اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ
شَہْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد جہنی نے اونکو بہیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن

باب التغلیظ فی المرور بین یدی المصلی

حارث بن صمہ انصاری کے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گذرے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانے جو وبال و سپر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو اوس کے لیے بہتر ہو سامنے گذرنے سے ابو النضر نے کہا مین نہین جانتا بعد کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہہ نماز کو کھڑے ہوتے تھے اوس مین اور قبلہ کی دیوار مین اتنی جا تہی کہ ایک بکری نکل جاوے توآپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے اسی سنت ہے کہ نمازی حتے المقدور ستر ے کے نزدیک کھڑا ہو **عَنْ** سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيْهِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ ڈہونڈہتے تھے مصحف کی جگہہ کو یعنی جہان حضرت عثمان مصحف رکہتے تھے اونہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہہ کو ڈہونڈہتے تہے اور درمیان منبر اور قبلے کے ایک بکری کے گذرنے کی جگہہ تہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین نماز ادا کرنے کے لیے کوئی ایک جا مقرر کرنے مین قباحت نہین بشرطیکہ وہ جا دوسری اور جایون سے زیادہ فضیلت رکہتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتا کے لیے جا مقرر کرنے مین قباحت نہین **عَنْ** يَزِيْدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا **ترجمہ** یزید سے روایت ہے سلمہ ڈہونڈکر اوس ستون کے پاس نماز پڑہتے تہے جو مصحف کے نزدیک ہے مین نے ان سے کہا اے ابا مسلم مین دیکہتا ہون تم جس طرح ہوسکتا ہے اسی ستون کے پاس نماز پڑہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ڈہونڈکر اسی ستون کے پاس نماز پڑہتے تہے **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ

باب ما يقطع الصلوة

مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہنے کے لیے کہڑا ہو اور اوس کے سامنے پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی یا اس سے اونچی) کوئی شے اوس کے سامنے نہ ہو اور گدہا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جاوے تو اوس کی نماز ٹوٹ جاویگی مین نے کہا اے ابوذر یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو او نہون نے کہا اے بہتیجے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی پوچہا تہا جیسے تو نے مجہ سے پوچہا آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے **ف** یعنی شریر ہوتا ہے نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہے اس مسئلے مین بعضی کہتے ہین ان چیزون کے سامنے جانیسے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدہے مین شبہ ہے اور مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نماز نہین ٹوٹتی انہون نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوٰۃ سے مراد اسکا نقص ہے نہ ابطال اور بعضون نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث سے لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ پر یہ دعوی ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا دریافت ہونا ضرور ہے علاوہ اسکے حدیث لا یقطع الصلوۃ مرور شیء ضعیف ہے انتہے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ كَنَحْوِ حَدِيْثِهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوٹ جاتی ہے نماز عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلنے سے اور ان سب سے بچاو یون ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر ہو **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آڑی آپ کے سامنے قبلے کیطرف پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا ہوتا ہے **ف** اس حدیث سے اون علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہین عورت کے سامنے جانے سے نماز نہین ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑہنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تہی دوسرے یہ کہ اوس وقت گہرون میں چراغ نہ تہا تاریکی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی پوری نماز ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلے کی طرف آڑی پڑی ہوتی جب آپ چاہتے وتر ادا کرنا تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر اخیر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسا ہو تو وہ مستحب ہے کہ وتر کو اخیر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہجد نہیں پڑھتی تھیں جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر کو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا نہ ہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لیوے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گدھے کے حضرت عائشہ نے کہا عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑی پڑی رہتی تھی جنازے کی طرح اور آپ نماز پڑھا کرتے

عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے نکل جانے سے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کیا قسم خدا کی میں نے خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلے کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی ہے تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پاؤں کے پاس سے کھسک جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسْنِحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي **ترجمہ**

ام المومنین عائشہؓ نے کہا تم نے ہمکو کتون اور گدہون کے برابر کردیا حالانکہ مین نے خود اپنے تئین دیکھا ہے
تخت پر بیٹھی ہوئی پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ مین نماز پڑہتے مجہو آپکے سامنے
کہلنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے پایون کیطرف مین کہسک کر لحاف سے باہر آتی **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا
سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ
ترجمہ ام المومنین عائشہؓ روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پانون
آپکے سامنے قبلے کیطرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤن دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی
پہر جب آپ کہڑے ہوجاتے مین پاؤن پہیلا لیتی حضرت عائشہ نے کہا ان دنون گہرون مین چراغ
نہ تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جمہور علماء کے
نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ چہونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو
نہین ٹوٹتا **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور مین آپکے سامنے ہوتی حیض کی حالت مین کبہی ایسا
بہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهٗ
اِلٰى جَنْبِهٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آپ
کے پہلو کیطرف ہوتی حیض کی حالت مین اور ایک چادر مین اوڑہی ہوتی اوس مین سے کچہ ٹکڑا آپ پر بہی ہوتا۔
ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو مین کہڑی ہو تو نماز باطل نہ
ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہوجاویگی اور یہ بہی ثابت ہوا
کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہین مگر وہ مقام جہان خون لگا ہو یا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہ بہی
ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑہ سکتے ہین اور ایک ہی کپڑا کچہہ حائضہ پر ہو کچہ نمازی پر
تو بہی قباحت نہین **بَابُ** الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّصِفَةِ لُبْسِهٖ ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

فَقَالَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرف تہبند) نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں **ف** یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جنکے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اسکا خلاف منقول ہے پر اوسکی سند معلوم نہیں ہوتی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اوسکے کاندھے پر کچھ نہ ہو **ف** کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا اگر ہاتھ سے روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آویگا اور یہ ممانعت ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجایش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن گنہگار ہوگا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہؓ کے گھر آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کنارے اوس کے آپ کے مونڈھوں پر تھے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشح کیا تھا **ف** نووی نے کہا توشح یہ ہے کہ جو کنارہ کپڑے کا داہنے کاندھے پر ہو اوسکو بائیں ہاتھ کے تلے سے لیجاوے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے تلے سے

عاتقیہ

اپنے کو

[illegible]

لیجاوے پہر دونون کنارون کو ملاکر سینے پہ باندہ لیوے عن عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی بیت ام سلمۃ فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ ترجمہ
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ام المومنین ام سلمہ کے گھر مین نماز
پڑہتے ہوے ایک کپڑے مین اوس کے دونون کنارون مین آپ نے خلاف کیا تہا (یعنے داہنے کنارے کو بائین
طرف اور بائین کو داہنی طرف لے گئے تہے جیسا ابہی گذرا) عن عمر بن ابی سلمۃ قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا مخالفا بین طرفیہ زاد
عیسی بن حماد فی روایتہ قال علی منکبیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے دیکہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوے آپ اسکو لپیٹے تہے اور اوس کے دونون کنارون مین
مخالفت کی تہی عن جابر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد
متوشحا بہ ترجمہ جابر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ایک کپڑے مین نماز پڑہتے
ہوے توشح کیے ہوے (توشح کے معنے اوپر بیان ہو چکے) عن سفیان جمیعا بھذا الاسناد وفی
حدیث ابن نمیر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
ابی الزبیر المکی حدثہ انہ رای جابر بن عبد اللہ یصلی فی ثوب متوشحا بہ وعندہ
ثیابہ وقال جابر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک ترجمہ ابو الزبیر مکی
سے روایت ہے انہون نے جابر کو ایک کپڑے مین توشح کیے ہوے نماز پڑہتے دیکہا حالانکہ اون کے پاس کپڑے
موجود تہے (تو اونہون نے ایسا کیا کہ جواز معلوم ہوا) اور جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے
دیکہا عن ابی سعید الخدری انہ دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرایتہ
یصلی علی حصیر یسجد علیہ قال ورایتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور دیکہا آپ ایک بورئیے پہ نماز پڑہ رہے ہین اوسی پر سجدہ
کرتے تہے اور دیکہا آپ ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوے توشح کیے ہوے عن الاعمش بھذا الاسناد
وفی روایۃ ابی کریب واضعا طرفیہ علی عاتقیہ وفی روایۃ ابی بکر وسوید متوشحا بہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ کتاب نماز کی جگہ کے بیان مین

عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد

ملتحفا

رسول اللہ

الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا
أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ
فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول کون سی مسجد سب سے پہلے زمین
میں بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنے خانہ کعبہ) میں نے پوچھا پھر کون سی آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصٰے
(بیت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور
تجھکو تو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے
کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے
قبرستان یا کھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہہ ہیں یا سڑک میں یا حمام میں **عن**
إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ
الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ
الصَّلٰوةُ فَصَلِّ **ترجمہ** ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ
وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازے کے باہر جہاں بیٹھکر لوگ خرید اور فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی
کی روایت میں سکہ ہے یعنے گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے ان سے کہا باوا تم
رستے میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا سب سے پہلے کون مسجد بنی ہے زمین میں آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد
آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا پھر ساری
زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجاوے وہاں نماز پڑھ لے **ف** اور جب نماز پڑھنا درست
ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھاتا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت میں
سجدہ ہے یا نہیں اسمیں علما کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایکبار پہلی بار میں سجدہ کرلے اور بعضوں
کے نزدیک ایکبار بھی ضرور نہیں ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً

وبعثت الى كل احمر واسود واحلت لي الغنائم ولم تحل لاحد قبلي وجعلت لي الارض
طيبة طهورا ومسجدا فايما رجل ادركته الصلوة صلى حيث كان ونصرت بالرعب
بين يدي مسيرة شهر واعطيت الشفاعة ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو پانچ چیزیں ملیں جو مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص
اپنی قوم والوں کیطرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کیطرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ
ہیں اور گرم ملک کے سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے غنیمت (جہاد
کے لوٹ) کا مال حلال ہوا مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنیوالی کی گئی ف یہ دلیل
ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے
ف پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہ وہیں نماز پڑھ لیوے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک
مہینے کی راہ تک پڑتا ہے (یعنی میرے دشمن ایک مہینہ کی راہ سے ڈر جاتے ہیں) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی۔
ف یعنے شفاعت عام جو محشر والوں کی نجات کیوقت ہوگی اور جسوقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دیدینگے
ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کرینگے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان
والے کے لیے بھی فائدہ بخشیگی عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال فذكر نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الارض كلها مسجدا وجعلت تربتها
لنا طهورا اذا لم نجد الماء وذكر خصلة اخرى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے
طرح کی گئیں اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہمکو پاک کرنیوالی ہے جب پانی نہ ملے
اور ایک بات اور بیان کی ف نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں ہے کہ مجھکو سورہ
بقر کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھسے پہلے کسی کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملینگی عن حذيفة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم
ونصرت بالرعب واحلت لي المغانم وجعلت لي الارض طهورا ومسجدا وارسلت الى الخلق

كَافَّةً وَخُتِمَ بِىَ النَّبِيُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو فضیلت دی گئی اور پیغمبروں پر چھہ باتوں سے پہلے تو مجھکو وہ کلام ملا جس مین لفظ تھوڑے ہین اور معنی بہت ہین (یعنی کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور دوسرے مین مدد دیا گیا رعب سے اور تیسرے مجھے غنیمتین حلال کی گئین اور چوتھے میرے لیے ساری زمین پاک کرنیوالی اور نماز کی جگہہ کی گئی اور پانچوین تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہون یا آدمی عرب کے ہون یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور چھٹے میرے اوپر نبوت ختم کی گئی **ف** اب میرے بعد دنیا مین کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لیکر آنیوالا نہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام البتہ قیامت کے قریب آوینگے پر وہ ساری دین کی باتون مین ہمارے پیغمبر کی تابع ہون گے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِىْ يَدَىَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتین دیکر بھیجا جنمین لفظ تھوڑے ہین اور معنی بہت ہین اور مجھے مدد ملی رعب سے اور مین ایک بار سو رہا تھا اتنے مین زمین کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور میرے ہاتھہ مین رکھدی گئین ابوہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو اور ان کی سب دولتین لوٹتے ہو **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِىْ يَدَىَّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتین ملین جن مین لفظ کم ہین پر معانی بہت ہین اور مین ایک بار سو رہا تھا اتنے مین زمین کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور میرے ہاتھہ مین رکھدی گئین **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ نے ہم سے بیان کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کی کئی حدیثین اونمین ایک یہہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

بلفظ فوضعت

مروی ہے عنبسے اور مجہولہ باتین وہی گئین جنین معانی بہت ہین اور الفاظ تہوڑی ہین **عن** انس بن مالک
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فنزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو
عمرو بن عوف فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم انه ارسل الى الملأ بني النجار فجاؤا متقلدين
بسيوفهم قال فكأني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملأ
بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حيث
ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم ثم انه امر بالمسجد قال فارسل الى ملأ بني النجار
فجاؤا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله ما نطلب ثمنه الا الى الله تعالى قال
انس فكان فيه ما اقول كان فيه نخل وقبور المشركين وخرب فامر رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالنخل فقطع وبقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت قال فصفوا النخل قبلة وجعلوا
عضادتيه حجارة قال فكانوا يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم
انه لا خير الا خير الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو بلند حصّے مین شہر کے اوترے ایک محلہ مین جسکو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہین
وہان چودہ دن رہے پہر آپ نے بنو نجار کے لوگون کو بلا بہیجا وہ اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے آئے انس نے کہا گویا مین اس
وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہا ہون آپ اپنی اونٹنی پر تہے اور ابوبکر آپکے پیچہے بیٹہے تہے اور بنو نجار کے
لوگ آپ کے گرد اگرد تہے یہانتک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن مین اوترے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہان
نماز کا وقت آجاتا وہان نماز پڑہ لیتے اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بہی نماز پڑہ لیتے (کیونکہ بکریان غریب ہوتی
ہین ان سے اندیشہ نہین ہے کہ وہ ستاوین گے) بعد اسکے آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا تو بنو نجار کے لوگون کو بلا
بہیجا وہ آئے آپنے اون سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتہہ بیچ ڈالو انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لینگے
ہم خدا ہی سے اسکا بدلا چاہتے ہین (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہین ہمکو روپیہ درکار نہین) **ف** نووی نے کہا یہ
حدیث یون ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ مین لیکن محمد بن سعد نے طبقات مین واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خرید لیا اور ابوبکر نے وہ دینار ادا کیے **ف** انس نے کہا اس باغ مین جو چیزین
تہین انکو مین کہتا ہون اسمین کہجور کے درخت تہے اور مشرکون کی قبرین تہین اور کہنڈر تہے آپنے حکم کیا تو درخت
کاٹے گئے اور مشرکون کی قبرین کہود کر پہینک دی گئین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مردہ دار

الملأ اشراف القوم ورؤسائهم — بسيوفهم — قبلة له

درختون کا کاٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہی جیسے لکڑی کی حاجت ہو یا اور درختون کا اون کے بدلے لگانا منظور ہو یا اون کے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافرون کے ملک مین انکو سزا دینے کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبرون کا کہودنا اور جب وہ مٹی جس مین خون اور پیپ پڑی کی ملی ہو نکالکر پہینک دی جاوی تو اوس زمین مین نماز درست ہے اور اسکو مسجد کرسکتی ہین اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک مین رہتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہی بشرطیکہ وقف نکر چکا ہو **ف** اور کہنڈر برابر کیے گئے اور درختون کی لکڑی قبلے کیطرف رکہدی گئی اور دروازے کے دونون طرف پتہر لگا دیے گئے جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑہتے تہی **ف** یعنی شعر پڑہ کر گاتے جاتے تہے تاکہ مشقت سہل ہو جاوی علما نے کہا ہی کہ اگر کلام موزون ہو تو اوس کو شعر نہ کہین گے جبتک کہنی والے کی نیت نہ ہو شعر کہنی کی اور اسی سبب سے بعضے موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین پر وہ شعر نہین ہین کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تہا **ف** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی انکے ساتہہ تہے وہ لوگ یہ کہتے تہے یا اللہ بہتری اور بہلائی آخرت کی بہتر ہے اور بہلائی ہے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہی اس موزون کلام کا جو حدیث مین عربی زبان مین ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہا کرتے تہی **عَنْ** اَنَسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہی اوسکا پیشاب اور پاخانہ پاک ہی **بَابُ** تَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ اِلَى الْكَعْبَةِ بیت المقدس کیطرف سے قبلہ بدلکر خانہ کعبہ کیطرف ہونیکا بیان **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِيْثِ فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی سولہ مہینے تک یہانتک کہ یہ آیت اوتری جو سورہ بقر مین ہی۔ تم جہان کہین ہو موہنہہ اپنا کعبہ کیطرف کرو۔ تو یہ آیت اسوقت اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تہے ایک شخص

باب الصلوۃ فی مرابض الغنم

رسول اللہ

آپ کے ساتھیون مین سے یہ سنکر چلا راستے مین انصار کے کچھ لوگون کو پایا نماز پڑہتے ہوئے (بیت المقدس کیطرف
موافق معمول کے) اور اس نے اون سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کعبے کیطرف مونہہ کرنیکا)
یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی مین) کعبے کیطرف پہر گئے **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور
وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بہی نکلتا ہے کہ ایک شخص معتبر کی خبر اس باب مین مقبول ہے اور یہ بہی ثابت ہوتا ہے
کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑہی جاوے (جیسے قبلے کی جانب مین شبہہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے
پہر نماز ہی مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادہر پہر جاوے) بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک
ایک طرف پڑہی جاوے (اسطرح کہ نمازی کی راے ہر رکعت پر قبلے کی جانب مین بدلتی جاوے) تو نماز صحیح
ہے پہر علما نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کیطرف آپ کا نماز پڑہنا قرآن سے تہا یا حدیث سے اگر حدیث
سے ہوگا تو یہ بہی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہو سکتا ہے
اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اسکے خلاف منقول ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا
ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی
بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک پہر ہم نے مونہہ کیا کعبے کیطرف **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا
النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ
عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ
فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار قبا مین لوگ صبح کی نماز پڑہ رہے تہے اتنے
مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبے کیطرف مونہہ
کرنیکا یہ سنکر لوگ کعبے کیطرف پہر گئے اور پہلے ان کے مونہہ شام کیطرف تہے تو گہوم گئے کعبے کیطرف **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ
نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ
قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول

بیت المقدس کیطرف نماز پڑہا کرتے تہے اتنے مین یہ آیت اوتری قد نری تقلب وجہک الخ یعنی ہم دیکہتے تمہارے
موہنہ پہیرانے کو آسمان کیطرف بیشک ہم پہیر دین گے سو تمہارا اوس قبلہ کیطرف جسکو تم پسند کرتے ہو تو پہیر
اپنا موہنہ کعبہ کیطرف پہر ایک شخص بنی سلمہ مین سے جارہا تہا اوس نے دیکہا لوگون کو فجر کی نماز مین کہڑے ہین اور
ایک رکعت پڑہ چکے تہے تو پکارا سنو قبلہ بدل گیا یہ سنکر وہ لوگ اوسی حالت مین قبلہ کیطرف پہر گئے **باب**
النھی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیھا والنھی عن اتخاذ القبور مساجد قبرون پر
مسجد بنانے کی ممانعت اور وہان پر صورتین رکہنے کی ممانعت اور قبرون کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن**
عائشۃ ان ام حبیبۃ وام سلمۃ ذکرتا کنیسۃ رأینھا بالحبشۃ فیھا تصاویر لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیھم الرجل الصالح
فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ عزوجل
یوم القیمۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا
کا ذکر کیا جسکو انہون نے حبش مین دیکہا تہا اوس مین تصویرین لگی تہین آپنے فرمایا ان لوگون کا یہی حال
تہا جب اون مین کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور وہان صورتین بناتے یہ لوگ
قیامت کو دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
اوپر مسجد بنانا یا قبرستان مین نماز پڑہنا منع ہے کیونکہ اگلی پیغمبرین اور یہود اور نصاری ایسا کیا کرتے
تہے کہ پیغمبرون یا نیک لوگون کی قبرون کو عبادت گاہ بناتے تہے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بناوے لیکن مسجد
کیطرح وہان ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جہکے یا اوس طرف نماز پڑہے تو اسکا بہی یہی حکم ہے
عن عائشۃ انھم تذاکروا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فذکرت
ام سلمۃ وام حبیبۃ کنیسۃ ثم ذکر نحوہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے لوگون نے باتین کی آپ کی بیماری مین تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
کیا پہر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت ذکرن ازواج النبی صلی اللہ علیہ و
سلم کنیسۃ رأینھا بارض الحبشۃ یقال لھا ماریۃ بمثل حدیثھم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہون نے دیکہا تہا حبش کے
ملک مین جسکا نام ماریہ تہا پہر ویسا ہی روایت کیا جیسے اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی

رأتاھا

اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد قالت فلولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ
ولولا ذاک لم یذکر قالت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری
مین جسکے بعد پہر چنگے نہین ہوے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرونکو مسجد بنا لیا۔
ف اگر مسجدون کیطرح وہان روشنی کرین نذر نیاز چڑہاوین دعا مانگین عبادت کرین روزمرہ آنے جانے **ت**
حضرت عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کہلی جاگہ مین ہوتی (حجرہ
مین نہ ہوتی) مگر آپ ڈرے کہین لوگ آپکی قبر کو مسجد نہ بنا لین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیون کو اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ قال لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہون
نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشۃ وعبد اللہ بن عباس
قالا لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجہہ فاذا
اغتم کشفہا عن وجہہ فقال وہو کذلک لعنۃ اللہ علی الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد یحذرہم مثل ما صنعوا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس
نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپنے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی جب
آپ گہبراتے تو چادر کو موںہہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون
کی قبرونکو مسجد بنا لیا آپ ڈراتے تھے کہین اپنے لوگ بہی ایسا نہ کرین **عن** جندب قال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وہو یقول انی ابرأ الی اللہ ان یکون لی منکم
خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام خلیلا
ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان من کان قبلکم کانوا
یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم
عن ذلک **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وفات سے پانچ روز

ذاک ابرز ن فلک

رواہ البخاری ومسلم

رواہ البخاری ومسلم ونسائی

رواہ مسلم

پہلے آپ فرماتے تھے مین بیزار ہون اس بات سے کہ کسی کو تم مین سے اپنا دوست بناؤن سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو مین اپنی امت مین سے کسی کو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابو بکر کو دوست بناتا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبرون اور نیک لوگون کی قبرون کو مسجد بنالیتے تھے کہین تم قبرون کو مسجد نہ بنانا مین تمکو اس بات سے منع کرتا ہون **ف** دوست سے مراد یہان وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہتی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی مین خلل ڈالتی ہے۔ آپنے فرمایا اگر ایسی دوستی مین کسی سے رکھتا تو ابو بکر صدیق سے رکھتا اس حدیث سے ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی نووی نے کہا آپنے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہین لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھا دین اور گناہ مین پڑ جاوین اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاویگا جیسے اگلی امتون کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے مین مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جسمین قبرین تھین وہان تک مسجد آن پہونچی تو ان لوگون نے قبر کو چھپا دیا اور اوسکے گرد اونچی اونچی دیوارین اوٹھا دین تاکہ قبر آپ کی دکھلائی نہ دے اور عوام اسطرف نماز نہ پڑھین اور آفت مین پڑین پھر دیوارین شمالی جانب سے اوراٹھائین کہ کوئی شخص قبر کی طرف سونہہ نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے

باب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا مسجد بنانے کی فضیلت اور ہکا اجر

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگون نے اون کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑھا دیا مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناوے اور ایک روایت مین ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اوس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا ضد اور نفسانیت) تو اللہ اوس کے لیے جنت مین ایک گھر ویسا ہی بناویگا **ف** دنیا ہی گھر یعنی صرف گھر کہنا نہین کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے زیادہ گھر جنت کے گھرون پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسے مسجد دنیا کے گھرون پر فضیلت رکھتی ہے **عَنْ** مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ

فَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانیکا تو لوگون نے برا سمجھا اوسکو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دین (یعنے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی) حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بناوے تو اللہ اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا ویسا ہی

بَابُ النَّدْبِ إِلٰى وَضْعِ الْأَيْدِيْ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ رکوع مین ہاتھون کا گھٹنون پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا **ف** تطبیق اسے کہتے ہین کہ دونون ہاتھون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکھ لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع مین ایسا ہی کرے بعد اوس کے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ہاتھون کو گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علما کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے انکو نسخ کی حدیث نہین پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَأَخَذَ بِأَيْدِيْنَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا جَمِيْعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ **ترجمہ** اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونون عبد اللہ بن مسعود پاس آئے انکے گھر مین اُنہون نے پوچھا کیا اُن لوگون نے (یعنے اس زمانے کے نوابون اور امیرون نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے ہمنے کہا نہین اُنہون نے کہا اوٹھو تم نماز پڑھ لو (کیونکہ وقت نماز کا ہو گیا اور امیرون اور نوابون کی انتظار مین اپنی نماز مین دیر کرنا ضرور نہین) پھر ہمکو حکم نکیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا **ف** یہ مذہب ابن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر مین اکیلا نماز پڑھے اس بستی مین جہان اذان اور اقامت ہوتے ہے

پہلے آپ فرماتے تھے میں بیزار ہون اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤن سوا خدا کے کیون کہ اللہ نے مجھے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو مین اپنی امت مین سے کسی کو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بناتا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبرون اور نیک لوگون کی قبرون کو مسجد بنالیتے تھے کہین تم قبرون کو مسجد نہ بنانا مین تم کو اس بات سے منع کرتا ہون **ف** دوست سے مراد یہان وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی مین خلل ڈالتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی مین کسی سے رکھتا تو ابوبکر صدیق سے رکھتا اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی نووی نے کہا آپ نے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہین لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھا دین اور گناہ مین پڑ جاوین اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاویگا جیسے اگلی امتون کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے مین مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جسمین قبرین تھین وہان تک مسجد آن پہونچی تو ان لوگون نے قبر کو چھپا دیا اور اوسکے گرد اونچی اونچی دیوارین اوٹھا دین تاکہ قبر آپ کی دکھلائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھین اور آفت مین نہ پڑین پھر دو دیوارین شمالی جانب سے اور اٹھائین کہ کوئی شخص قبر کی طرف سونہہ نہ کرسکے اور اسی لیے دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے **بَابٌ** فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکا اجر **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگون نے اون کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑھا دیا مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناوے اور ایک روایت مین ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اوس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا ضد اور نفسانیت) تو اللہ اوس کے لیے جنت مین ایک گھر ویسا ہی بناوے گا **ف** ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہنا نہین کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے زیادہ گھر جنت کے گھرون پر ایسی فضیلت رکھتا ہوگا جیسے مسجد دنیا کے گھرون پر رکھتی ہے **عَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ

فَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ ترجمہ محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانیکا تو لوگون نے برا سمجھا اوسکو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دین (یعنے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی) حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بناوے تو اللہ اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا ویسا ہی

بَابُ النَّدْبِ اِلٰى وَضْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الرُّكَبِ فِى الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ رکوع مین ہاتھون کا گھٹنون پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا **ف** تطبیق اسے کہتے ہین کہ دونون ہاتھون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکھ لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع مین ایسا ہی کرے بعد اوس کے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ہاتھون کو گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے انکو نسخ کی حدیث نہین پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِىْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَّعَهُمْ سُبْحَةً وَّاِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا جَمِيْعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَاْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَاهُمْ ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونون عبد اللہ بن مسعود پاس آئے انکے گھر مین انہون نے پوچھا کیا ان لوگون نے (یعنے اس زمانے کے نوابون اور امیرون نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے ہمنے کہا نہین انہون نے کہا اوٹھو تم نماز پڑھ لو (کیونکہ وقت نماز کا ہوگیا اور امیرون اور نوابون کی انتظار مین اپنی نماز مین دیر کرنا ضرور نہین) پھر ہمکو حکم نکیا اذان دینیکا اور نہ اقامت کا **ف** یہ مذہب ابن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا کہ کوئی گھر مین اکیلا نماز پڑھے اس بستی مین جہان اذان اور اقامت ہوچکے ہے

(حاشیہ: فقال — باب التطبیق فی الرکوع — وفی — ولیجنأ)

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہین لیکن جمہور علماء سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اوس کے لیے بہی اور اذان مین اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جماعت گہر مین بہی ادا کرنا درست ہے لیکن اوس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد مین نہ پڑہی جاوے اور عبد اللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جاویگا امیرون اور نوابونکی جماعت ادا کرنے سے گروہ دیر مین پڑہین ف ہم اون کے پیچہے کہڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتہہ پکڑکر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائین طرف جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتہہ اپنے گہٹنون پر رکہے اونہون نے ہمارے ہاتہہ پر مارا اور ہتہیلیون کو جوڑکر رانون کے بیچ مین کہا جب نماز پڑہ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے اوسکی وقت سے اور تنگ کرینگے نماز کو یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کے نزدیک ہوگا (یعنے عصر کی نماز مین اتنی دیر کرینگے) جب تم انکو ایسا کرتے دیکہو تو اپنی نماز وقت پر پڑہ لو (یعنے افضل وقت پر) پہر اون کے ساتہہ دوبارہ نفل کے طور پڑہ لو ف تاکہ شر اور فساد نہ پیدا ہو اور امیرون کے تکلیف سے بچو وہ یہ جانینگے کہ تم فرض اون کے ساتہہ پڑہتے ہو اور تم اپنا فرض ادا کرچکے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ مین نہ پڑے اور جو بغیر گناہ مین پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنے پر صبر کرے۔ اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنا بہتر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبار پڑہے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے بار کی نفل یہی صحیح ہے ف اور جب تم تین آدمی ہو تو سب ملکر نماز پڑہو (یعنے برابر کہڑے ہو امام بیچ مین رہے) اور جب تین سے زیادہ ہون تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کہڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنی ہاتہون کو رانون پر رکہے اور جہکے اور دونون ہتہیلیان جوڑکر رانون مین رکہ لیوے گویا مین اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کو دیکہ رہا ہون عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون عبد اللہ بن مسعود پاس گئے پہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون

فلکأنی

عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اونہون نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑھ چکے اونہون نے کہا ہان پھر عبد اللہ ان
دونون کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور ایک کو اپنی طرف کھڑا کیا ایک کو بائین طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے
ہاتھون کو گھٹنونپر رکھا عبد اللہ نے ہمارے ہاتھہ پر مارا اور تطبیق کی (یعنے دونون تھیلیون کو ملایا) اور رانون کے
بیچ مین رکھا جب نماز پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عن** مصعب بن سعد
قال صليت الى جنب ابي قال وجعلت يدي بين ركبتي فقال لي ابي اضرب بكفيك على ركبتيك
قال ثم فعلت ذلك مرة اخرى فضرب يدي وقال انا نهينا عن هذا وامرنا ان نضرب بالاكف
على الركب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی اور اپنے ہاتھہ دو گھٹنون کے بیچ مین رکھے
اونہون نے کہا اپنے ہاتھون کو گھٹنون پر رکھہ مین نے پھر ویسا ہی کیا (یعنے ہاتھہ دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھے)
اونہون نے میرے ہاتھہ پر مارا اور کہا ہم منع کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونون تھیلیون کو گھٹنون پر
رکھنے کا (یعنے رکوع مین) اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عن** ابي يعفور بهذا
الاسناد الى قوله فنهينا عنه ولم يذكر ما بعده **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مصعب بن سعد
قال ركعت فقلت بيدي هكذا يعني طبق بهما ووضعهما بين فخذيه فقال ابي قد كنا
نفعل هذا ثم امرنا بالركب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے رکوع کیا تو دونون ہاتھون کو ملا کر
رانون کے بیچ مین رکھہ لیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمکو ہوا گھٹنون پر ہاتھہ رکھنے کا
عن مصعب بن سعد بن ابي وقاص قال صليت الى جنب ابي فلما ركعت شبكت اصابعي
وجعلتهما بين ركبتي فضرب يدي فلما صلى قال قد كنا نفعل هذا ثم امرنا ان نرفع
الى الركب **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی جب مین
رکوع مین گیا تو دونون ہاتھون کو اونگلیان ایک مین ایک ڈالکر دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھہ لیا انہون
نے میرے ہاتھہ پر مارا جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر حکم ہوا ہاتھون کو گھٹنونپر رکھنے کا **باب**
جواز الاقعاء على العقبين ایڑیون پر سرین رکھکر بیٹھنا **ف** جسکو عربی مین اقعا کہتے ہین **عن**
طاوس يقول قلنا لابن عباس في الاقعاء على القدمين فقال هي السنة فقلنا له انا لنراه
جفاء بالرجل فقال ابن عباس بل هي سنة نبيك صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** طاوس سے
روایت ہے ہم نے ابن عباس سے کہا اقعا کی بیٹھک مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو

باب وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق

باب جواز الاقعاء علی العقبین

تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پانون پر) ستم سمجھتے تھے انہون نے کہا واہ وہ تو سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** نووی نے کہا اقعا کے باب مین دو حدیثین وارد ہین ایک حدیث کی رو سے تو اقعا سنت ہے اور دوسری حدیث مین ممانعت ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے اقعا کے حکم اور اقعا کی تفسیر مین اور صحیح یہ ہے کہ اقعا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اپنے دونون سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیون کو کھڑا کرے اور ہاتھون کو زمین پر رکھے کتے کیطرح یہ مکروہ ہے اور حدیث مین اسی کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ دونون سجدون کے بیچ مین ایڑیون پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقعا دونون سجدون کے بیچ مین مسنون ہے شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہے مختصراً)

باب

تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ نماز مین بات کرنا حرام ہے اور پہلے جو بات کرنا درست تھا وہ حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّي قِبَلَ أُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ایک شخص نے چھینکا ہم لوگون مین سے مین نے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورنا شروع کیا مین نے کہا کاش میری ماں مجھ پر رو چکتی (یعنے مین مر جاتا) تم کیون مجھ کو

باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ

یحیی

نسخہ فلا تأتهم

نسخہ فلا يصدنهم

گھورتے ہو یہ سنکر وہ لوگ اپنی ہاتھہ رانوں پر مارنے لگے ف یہ چپ کرنے کے لیے تھا شاید اوسوقت تک تسبیح
کا معمول لیے تسبیح کا رواج نہ ہوگا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز مین ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست
ہے اور اس مین کراہت نہیں ہے (نووی) ف جب مین نے دیکھا وہ مجھکو چپ کرنا چاہتے مین تو مین چپ ہو
رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم میری ماں باپ کی مین نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
سے بہتر سکھانیوالا دیکھا ف اس حدیث مین بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گواہی
اللہ تعالی نے قرآن مین دی ہے اور نظیر ہے سکھانیوالوں کو کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم مین لازم ہے
ف قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھکو جھڑکا نہ مارا نہ گالی دی یون فرمایا کہ نماز مین دنیا کی باتین کرنا درست نہیں
ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا مصلحت سے ہو پھر اگر بہت ہی
ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنیوالا مرد ہے
اور جو عورت ہو تو دستک دیوے یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور ایک
جماعت علماء کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز مین بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہے اور دلیل انکی
ذوالیدین کی حدیث ہے جسکو ہم اپنے مقام مین بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص مین ہے جو جان بوجھ کر قصداً نماز
مین بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
اور احمد اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی ہماری دلیل
ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بھول کر بہت سی باتین کرے تو اس مین ہمارے اصحاب کے دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ
نماز باطل ہو جاویگی اسی طرح اگر وہ شخص باتین کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس
کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اسکی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے اونہوں نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز مین
باتین کین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھلا دیا کہ نماز مین باتین
کرنا حرام ہے ف وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا ف یعنی نماز مین اللہ کے
پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو باتین اس کے مثل ہین جیسے تشہد دعا سلام وغیرہ یہ سب اذکار
مشروع ہین پر لوگون مین جو آپس مین باتین ہوتی ہین اس قسم کی باتین نماز مین نہ کرنا چاہیے - اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھاوے مین بات نہ کرونگا پھر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اوسکی قسم نہ ٹوٹے
گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور جزء ہے نماز کا اور یہ بھی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہین اسیے چھینک کا جواب بہی دنیا کی باتون مین داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی
ہے البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کے نزدیک
پکار کر کہے (نووی) **ت** مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ابہی گذرا ہے اب اللہ تعالے
نے اسلام نصیب کیا ہم مین سے بعضے لوگ کاہنون (پنڈتون نجومیون) پاس جاتے ہین آپ نے فرمایا تو ان کے پاس
مت جا **ف** علما نے کہا ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنون پاس جانے سے کیونکہ وہ آیندہ کی بات بتلاتے
ہین اور کبہی اتفاق سے کوئی بات اونکی ٹہیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دہوکے مین پڑ جاوے اور انکا
اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنون کے پاس جانے سے اونکی
بات سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام بغوی نے کہا ہے کہ اتفاق کیا ہے
علما نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اوسکو کہانت (آیندہ کی بات بتلانے) پر
ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اوس پر اجرت لینا جائز نہین ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ محتسب
کو بار بار کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح ہر کہیل کی اُجرت سے اور سزا دینا چاہیے دینے اور لینے والی
کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسیطرح عراف کو اور کاہن
اور عراف مین یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور آیندہ کی باتین اور راز کی باتین بتلاتا ہے
اور عراف وہ ہے جو چور کا پتا لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعوی کرتا ہے یا گمی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے
کا اپنے علم کے زور سے خطابی نے یہی کہا دوسری حدیث کی شرح مین کہ عرب کے ملک مین کاہن وہ لوگ تہے
جو بہت باتون کے پہچاننے کا دعوی کرتے بعض انمین سے یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبرین بتلا دیا کرتا
ہے اور بعضے یہ کہتے کہ ہمکو سمجھ ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتین دریافت کر لیا کرتے ہین انہی لوگون مین عراف
بہی تہے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعوی کرتے
کاہن منجم کو بہی کہتے ہین بہرحال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچہنا
یا اون کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا **مترجم** کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیون
اور برکتون مین سے یہی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگون کو غلط خیالات اور جہوٹے وسوسے اور بے اصل
وہمون سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہین ہین اور نجومیون رمالون پنڈتون کے معتقد ہین ان کی جان
آئے دن ضیق مین ہے ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے مین انکو تامل ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہین لے سکتے

اخیر مین ساری دنیا مین بدنام اور بے وقوف بنتے ہین - ہمارے زمانے مین کچہ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جو اگلے
مسلمانون سے بہی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہین پر ہیر کے ہوتے اس دعوی پر شرم نہین کرتے
اور نجومیون اور رمالون سے غیب کی باتین پوچہتے ہین اور اونپر اعتقاد رکہتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ف
پہر مین نے کہا بعضے ہم مین سے برا شگون لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ اون کے دلون کی بات ہے تو کسی کام سے اونکو
نہ روکے یا تم کو نہ روکے ف یعنے بد شگون لینا نہ دیکہو سلا ہے دلکا ایک لغو وسوسہ ہے تو بد شگونی کی
خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے - یعنے بد شگونی کا خیال اگر دل مین گذرے تو قباحت نہین نہ آدمی
اوس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اوسپر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثون
سے یہ امر ثابت ہے کہ بد فالی منع ہے ف پہر مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین (یعنے کاغذ پر یا زمین
پر جیسے رمال کیا کرتے ہین) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیرین کیا کرتے تہے پہر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست
ہے ف ورنہ درست نہین اور چونکہ ہمکو وہ علم جو اوس پیغمبر کو ملا تہا صحیح طور سے نہین پہونچا اس لیے ہم
کو لکیرین کہینچ کر کچہ بات بتلانا درست نہین نووی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب مین حاصل یہ
ہے کہ ہماری شریعت مین علم رمل بالکل منع ہے ف معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تہی جو احد اور جوانیہ
(ایک مقام کا نام ہے) کیطرف بکریان چرایا کرتی تہی ایک دن مین جو وہان آنکلا تو دیکہا بہیڑیا ایک بکری
کو لے گیا ہے آخر مین بہی آدمی ہون مجہکو بہی غصہ آتا ہے جیسے اونکو غصہ آتا ہے مین نے ایک دہمکا اوسکو دیا پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گران گذرا ف یعنے اوس لونڈی کا مارنا
ہر چند غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہونچ جاوے بہول چوک غفلت
یہ سب ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پہر غلام لونڈی کو بہی اپنی طرح سمجہے اون کی بہول چوک غفلت کبہی
معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کر سکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اسکو سزا دے سکتا ہے
اس زمانے مین بہت لوگ ناسمجہی سے اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ اس دین مین غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت مین بتلایا گیا ہے وہ مثل فرزندی
کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربون کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہین
اونکو یہ معلوم نہین کہ عرب مین غلام میان کے ساتہ کہاتا ہے میان کے برابر بیٹہتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا
ہے اور ہند مین جو نوکرون کو ساتہ کہلانا یا برابر بٹہانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پہر جس امر کا تم خود

برتاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اوس امر مین کوئی برائی نہین شریعت اور اخلاق کے ساری کلام ایسے ہین جو
نہایت عمدہ ہین پر اگر انکو کوئی بری طرح استعمال کرے تو بُرے معلوم ہوتے ہین ایسے ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے
ت مین نے کہا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کو آزاد کردون آپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آ مین آپ
کے پاس لیکر گیا آپنے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے اوس نے کہا آسمان پر **ف** حدیث مین فی السماء کا
لفظ جسکے معنے علی السماء ہے کیونکہ فی علے کے معنون مین مستعمل ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فَسِیرُوا فِي الْأَرْضِ
اور فرمایا لَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ ۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اسمین دو
مذہب ہین جنکا بیان کتاب الایمان مین گذرا ۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثون پر ایمان لاوین اور
زیادہ کھوج انکے مطلب مین نہ کرین اور اسبات کا اعتقاد رکھین کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہین ہے اور
وہ مخلوقات کی نشانیون سے پاک ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کرین جسطرح سے لائق ہے اب جسنے
تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحد ہے خداے
واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہوگیا کہ وہ موحد
ہے بتون کو نہین پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہین کہ خدا آسمان مین رکا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے
کعبہ قبلہ ہے نماز کا ۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین
ان مین سے کسیکا اختلاف نہین کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالے کے آسمان کے اندر ہونے کے باب مین آئے
ہین جیسے ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ ان مین تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے
قائل ہین بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین مین سے وہ کہتے ہین فی السماء سے (جسکے ظاہری
معنے آسمان کے اندر ہین) علی السماء مراد ہے (یعنے آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین مین
سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہین وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہین (مثلاً کہتے ہین فی السماء سے مراد
یہ ہے کہ اوسکی سلطنت اور حکومت آسمان مین ہے) بہر حال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہین کہ
ذات الہی مین فکر نکرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید
مین شک نہین پیدا ہوتا اب بعضون نے اس بات سے ڈھنگ خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کردیا ہے اور تکییف
اور اثبات جہات مین فرق نہین ہے لیکن جو باتین شرع مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہین ماننا چاہیے وہ قاہر
ہے اپنے بندون کے اوپر اور وہ عرش کے اوپر ہے انکا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب مین اس جامع آیت لیس

حدیث جاریہ

گمشدہ شے پر چھپی رہنا سب بائیون سی بچاتا ہے جسکو خدا توفیق دیوی تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
کہتا ہی کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا وہی اعتقاد ہی تمام سلف اہل سنت کا جیسی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا ان سبکا اعتقاد یہی ہے کہ شرع مین جو بات خدا کے لیے وارد ہے اوسکو بولنا چاہیے اور جو نہین وارد ہی
وہ نہ بولنا چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت ہین کہ خدا عرش کے اوپر ہی اپنے بندون کے اوپر آسمان کے اوپر اور
وہ ہماری ساتھ ہی اور گردن کی رگ سی بھی زیادہ نزدیک ہی اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
خلاف نہین ہی کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتون کو جانتا ہی تو وہ ہمارے
ساتھ ہوا جہان ہم ہون اسیواسطے ایک ہی آیت مین خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہاری ساتھ
ہے اب یہ باتین کہ خدا کسی اور مکان اور جہت مین نہین ہے یا وہ ہر مکان اور جہت مین ہی اور وہ نہ جوہر ہے نہ
عرض اور وہ جسم نہین ہے پچھلی لوگون کی تراشی ہوئی باتین ہین جنکی اصل کتاب اور سنت سے بالکل پائے
نہین جاتی اور ہمنے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہا فی الاستوار مین بیان کیا ہے جسکا جی چاہی ملاحظہ
کری **ت** آپ نے فرمایا مین کون ہون وہ بولی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد
کردی یہ مومنہ ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سی نکلتا ہے کہ مسلمان بردی کا آزاد کرنا کافر بردی کے آزاد
کرنے سی بہتر ہے لیکن علمائے اتفاق کیا ہے اسپر کہ کفاری کے سوا اور مقامون مین کافر بردی کا بھی آزاد کرنا
درست ہی اور کفارہ قتل مین کافر بردی کا آزاد کرنا درست نہین ہی کیونکہ قرآن مین مومنہ کی قید ہی اور کفارہ
ظہار اور یمین اور صوم مین شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضرور ہی ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے
نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سی یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہین ہوتا جبتک خدا کی توحید اور حضرت
کی رسالت کا قائل نہ ہو اور یہ بھی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اوسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
قبلہ اور اہل جنت مین سی ہے اب یہ ضرور نہین کہ دلایل سی ان باتون کو سمجھے اور یہی صحیح ہی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ
فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سی روایت ہی ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپ نماز مین ہوتے آپ جواب دیتے جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنے آپکو سلام کیا آپ نے جواب

نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے پوچھا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تو جواب دیتے تھے (لیکن آج آپ نے جواب نہین دیا اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا (نماز مین سلام کرنے سے) دل پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع مین فرق آتا ہے) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم نماز مین باتین کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے مین بات کرتا یہان تک کہ یہ آیت اتری وقوموا للہ قانتین یعنے اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جب سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّيْ وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا کام کے لیے پھر مین لوٹ کر آپ تک پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) قتیبہ کی روایت مین ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) مین نے سلام کیا آپ نے اشارے سے جواب دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھکو سلام کیا تھا اور مین نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کیطرف تھا اور قبلہ پورب کیطرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلے کی طرف منہ ہونا ضرور نہین) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ زُهَيْرٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلٰى غَيْرِ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کیطرف جا رہے تھے راہ مین مجھے ایک کام کو بھیجا پھر مین لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے مین نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس

٦٠ باب تحریم الکلام فی الصلاۃ

طرح اشارہ کیا زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
اشارہ کیا زہیر نے اوسکو بھی بتلایا زمین کیطرف اشارہ کرکے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور
سے اشارہ کرتے تھے (رکوع اور سجدے کے لیے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اوس کام میں
جس کے لیے میں نے تجھکو بھیجا تھا اور میں تجھ سے بات نہ کرسکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلہ
کیطرف مونہہ کیے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث بیان کی) اونھوں نے بنی مصطلق کیطرف اشارہ کیا تو وہ کعبے کیطرف
نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نفل سوا کعبے کی طرف بھی سواری پر پڑھتے تھے) **عن**
جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فبعثني في حاجة فرجعت وهو يصلي
على راحلته ووجهه على غير القبلة فسلمت عليه فلم يرد علي فلما انصرف قال إنه
لم يمنعني أن أرد عليك إلا أني كنت أصلي ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو آپ نے مجھکو کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ
رہے تھے اور منہ آپ کا قبلہ کیطرف نہ تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا **عن** جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه
وسلم في حاجة بمعنى حديث حماد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں
میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ
سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارہ سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
ہے اور ایک جماعت علماء جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور حسنؒ اور سعید بن المسیبؒ اور قتادہ اور اسحاق نے یہ
کہا ہے کہ زبان سے جواب دیوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دل میں جواب دیوے اور عطا اور نخعی اور ثوری نے کہا
ہے کہ نماز پڑھ کے بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ رح نے کہا کہ جواب نہ دیوے نہ زبان سے نہ اشارہ سے اب نمازی کو
سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس میں اختلاف ہے شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکر جواب دیگا) علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نمازی
قصداً جان بوجھ کر کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاویگی لیکن اگر
ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی اور اوزاعی اور
بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

یعنی في سفر
الى [illegible] قال انما

نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہوجاویگی فقیر کہتا ہے
یہ کہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی جو تھی یہ کہ اگر کسی
عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دیوے تا کہ اوسکے دل کو رنج نہ ہو۔

باب جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيْلِ فِي الصَّلٰوةِ شیطان پر لعنت کرنا اور اوس سے پناہ مانگنا نماز میں اور عمل قلیل کرنا نماز کے اندر درست ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمْكَنَنِيْ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا تَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ أَجْمَعُوْنَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا

فتنظروا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک خبیث شریر جن پچھلی رات کو مجھ پر کودنے لگا میری نماز توڑ دینے کے لیے لیکن اللہ تعالے نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا میں نے اوسکا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تہا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہ دون تا کہ صبح کو تم سب اوسکو دیکہو لیکن مجھے اپنے بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہون نے یہ دعا کی تہی اے پروردگار میرے مجہکو بخشدے اور ایسی سلطنت دے جو بعد میرے پہر کسی کو نہ ملے (تو اللہ تعالی نے انکو ویسی ہی سلطنت دی شیطان اونکے تابع تہے جن مسخر تہے ہوا اور پرند اونکی اطاعت مین تہے) پہر اللہ تعالی نے اوسکو بہگا دیا ذلت کے ساتہ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعضے آدمیون کو دکہائی دیتے ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبے والے تمکو دیکہتے ہیں اس طرح سے کہ تم انکو نہیں دیکہتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنون کا دیکہنا محال ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کیونکر دیکہتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اوسکی باندہ دینے کا تہا تا کہ سب لوگ اوس کو دیکہیں بلکہ مدینے کے بچے اوس سے کہیلیں قاضی عیاض نے کہا بعضون نے یہ کہا ہے کہ اونکا دیکہنا اونکی اصلی صورتون مین محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر پیغمبرون کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکہتے ہین وہ دوسری صورتون مین دیکہتے ہین کہد ہی سے نے کہا یہ نرا دعوی ہے اگر اوسکی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جن اجسام لطیفہ ہین روحانیہ تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑلین جسکی وجہ سے انکو باندہ سکین

پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جاسکیں تاکہ بچے لڑکے انسے کھیل سکیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں
پھر فرمایا کہ مجھکو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالے نے انکی دعا قبول فرمائی تھی اور
ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہو انہیں کے واسطے خاص تھے اسلیے مینے اس سلطنت میں انکا شریک
ہونا مناسب جانا مجھسے ہو سکا **عَنْ** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ
وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فَقَالَ فِیْ رِوَایَتِهِ فَدَعَتُّهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ
بَسَطَ یَدَهُ كَاَنَّهُ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا
لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَهُ
فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ **ترجمہ** ابو الدرداء
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہمنے سُنا آپ کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں
میں اللہ کی تجھسے پھر فرمایا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھپر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا
جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپکو نماز میں وہ
باتیں کرتے سُنا جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھیں۔ اور یہ بھی ہمنے دیکھا آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس انگار کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا مُنہ جلانے کو مینے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھسے پھر مینے کہا تجھپر
لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھپر پوری لعنت وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر مینے چاہا
اسکو پکڑ لوں قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور
مدینے کے بچے اوس سے کھیلتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیے کے بھی
قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے **باب**
جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْیَانِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَنَّ ثِیَابَهُمْ مَحْمُوْلَةٌ عَلَی الطَّهَارَةِ حَتّٰی یَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَاَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِیْلَ لَا
یُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَكَذَا اِذَا فَرَّقَ الْاَفْعَالَ نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے اور انکے کپڑے
محمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اسیطرح متفرق
عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ

بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ اٹھائے ہوئے تھے امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابو العاص کی بیٹی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تو اسکو اٹھا لیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اسکو زمین پر بٹھا دیتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا پاک سمجھا جاوےگا جب تک انکی نجاست پر یقین نہ ہو اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی جانور پاک کا اوٹھانا فرض یا نفل نماز میں درست ہے اور امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اسکا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا یہ حضرت سے خاص ہے بعضوں نے کہا ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جب تک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو (انتہے مختصراً)

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امامت کرتے ہوئے اور امامہ بنت عاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو انکو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر انکو کاندھے پر بٹھا لیتے

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهِ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھاتے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر تھیں آپ جب سجدہ کرتے تو انکو بٹھلا دیتے

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کر رہے تھے

باب جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيْمِهِمُ الصَّلٰوةَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ نماز میں ایک قدم یا دو قدم چلنا ضرورت سے درست ہے اور یہ مکروہ نہیں ہے جب کسی ضرورت کیلیے ہو اور امام کا بلند جگہ ہونا مقتدیوں سے کسی ضرورت کیلیے جیسے تعلیم نماز اور اسکے

ضرورت سے درست ہے **عَنْ** اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ نَفَرًا جَاءُوْا اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِنْ
اَیِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
اَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِلَی امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَیُسَمِّیْهَا یَوْمَئِذٍ انْظُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا
اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِیَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ عَلَیْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی
حَتّٰی سَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ **ترجمہ** ابوحازم سے روایت ہے
کچھ لوگ سہل بن سعد پاس آئے اور منبر کی باب مین جھگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہون نے کہا مین جانتا
ہون وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اوسکو بنایا اور مین نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر
بیٹھے مین نے کہا اے ابو عباس ہمسے بیان کرو ہم سے یہ سب حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک عورت کو کہلا بھیجا ۔ ابوحازم نے کہا سہل بن سعد اوسدن اوس عورت کا نام لیتے تھے ۔ تو اپنے غلام کو
جو بڑھئی ہے یہ باتین فرصت دی کہ میرے لیے چند لکڑیان بنادے مین اون لکڑیون پر لوگون سے بات کرون گا (یعنی
وعظ و نصیحت کرون گا) پھر اوس غلام نے تین سیڑھیون کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
وہ مسجد میں اس مقام مین رکھا گیا اور اس کی لکڑی غابہ کی جھاو کی تھی (غابہ ایک مقام ہے مدینہ کی بلندی
مین) اور مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے بھی آپ کے
پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا اور اولٹے پاؤن پیچھے اترے یہان تک کہ سجدہ کیا
منبر کے نیچے پھر لوٹے یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے بعد اوسکے متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا اے لوگو مین
نے یہ اسلیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو **ف** یعنے مین اونچی جگہ سے اسلیے کھڑا ہوا کہ
تم سب کو دکھلائی دون ورنہ بعضے لوگ مجھکو نہ دیکھ سکتے ۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں
ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا داہنے یا بائین ہٹنا درست ہے اور اس نماز مین کچھ کراہت نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ بلند جگہہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہہ مین کسی ضرورت سے تو کچھ قباحت نہین ہے ۔ علما نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چلکر نیچے اوترے اور منبر کے
بازو سجدہ کیا تب منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا یا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل سے نماز فاسد
نہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے ۔ اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی پر بلا ضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر اگر
بدفعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرتؐ کئی بار منبر پر چڑھے اور اوترے ہونگے **عَنْ** اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ
اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْهُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ مِنْبَرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ
بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں
کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّصَلِّیَ
الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصرا کا لفظ
ہے جسکے معنے اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھکر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لیکر اوسپر ٹیکا دیکر
اور بعضوں نے کہا مختصرا کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے
کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدے میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اوتنا نہ ٹھہرے اور
صحیح وہی معنے ہیں جو پہلے مذکور ہوا اور اوسکے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا
کہ یہ فعل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اوترا تھا یعنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے بعضوں نے کہا مغرور
لوگ ایسا کیا کرتے ہیں ۔ **بَابُ** كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰی وَتَسْوِیَةِ التُّرَابِ فِی الصَّلٰوةِ کنکریاں پونچھنے
اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت نماز میں **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِی الْمَسْجِدِ یَعْنِی
الْحَصٰی قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا کنکریاں پونچھنے
کا آپ نے فرمایا اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچھ لیوے (اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف ہے ادب اور
تواضع کے) **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ
وَاحِدَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْهِ حَدَّثَنِیْ مُعَیْقِیْبٌ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ
حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سجدہ کی جاگہ میں مٹی برابر کرنے کے لیے اگر ایسی ضرورت پڑے تو ایک بار کرے **بَابُ** النَّهْیِ عَنِ الْبُصَاقِ فِی

باب النهی عن البصاق فی الصلٰوة

فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّلٰوۃِ وَغَیْرِھَا مسجد مین تھوکنے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَکَّہٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ
اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ اِذَا صَلّٰی ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار مین تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنے گاڑھا بلغم) آپنے
اُسکو کھرچ ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے
کیونکہ اللہ اُس کے مونہہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے ف یعنی جب اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوا تو ادہر
تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے ۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہان مراد یہ ہے کہ وہ جہت
سامنے ہے جسکو اوس نے بڑا کیا (یعنے قبلہ) اور بعضون نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور
بعضون نے کہا ثواب اسکا عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی نُخَامَةً
فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاکَ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ نُخَامَةً فِی الْقِبْلَةِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِکٍ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسمین بصاق یعنے تھوک کے بدلے نخامہ ہے (نخامہ کہتے
ہین غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَھٰی اَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ
اَوْ اَمَامَہٗ وَلٰکِنْ یَّبْزُقُ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کیجانب مین بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری سے اوسکو کھرچ
ڈالا پھر منع کیا داہنے یا سامنے کیطرف تھوکنے کو اور فرمایا بائین طرف تھوکو یا قدم کے نیچے ف اس حدیث
سے رد ہو گیا جہمیہ کا جو قائل ہین کہ خدا ہر ایک جگہہ اور ہر مکان مین ہے اور دلیل لاتے ہین ابن عمر کی حدیث
سے جو ابھی گذری کہ اللہ نمازی کے مونہہ کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہہ اور مکان مین ہوتا تو بائین طرف اور
قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہوگا پھر ادہر تھوکنا کیونکر جائز ہوا ۔ اہلسنت اور جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ
تعالی عرش کے اوپر ہے اور اسکا علم اور قدرت سب جگہہ ہے یعنے وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور
سب پر اختیار رکھتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب مثل

رَاٰی نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ ترجمہ ابوہریرہ اور ابو سعید سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر
گذری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ مُخَاطًا

اذ تنخامہ حکہا۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک
یا رینٹ دیکھا آپ نے اسکو کھرچ ڈالا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فاقبل علی الناس فقال ما بال احدکم یقوم مستقبل ربہ
فیتنخع امامہ ایحب احدکم ان یستقبل فیتنخع فی وجہہ فاذا تنخع احدکم
فلیتنخع عن یسارہ تحت قدمہ فان لم یجد فلیقل ھکذا ووصف القاسم فتفل
فی ثوبہ ثم مسح بعضہ علی بعض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد میں قبلہ کیطرف تھوک دیکھا تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم میں سے کوئی
اپنے پروردگار کیطرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ کوئی اوس کیطرف مونہ کرے پھر اوس کے مونھ پر تھوک دیوے جب تم میں سے کسی کو تھوک آوے تو بائیں
طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہہ نہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا یوں بیان کیا کہ اپنے
کپڑے میں تھوکا پھر مل ڈالا اوسی کپڑے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی
نے نقل کیا ابراہیم نخعی سے کہ تھوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (نووی)
عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابن علیۃ وزاد فی حدیث
ھشیم قال ابو ھریرۃ کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد ثوبہ بعضہ
علی بعض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا گویا میں اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے کو اولٹ پلٹ کرتے تھے عن انس بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی الصلوۃ فانہ یناجی ربہ
فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن شمالہ تحت قدمہ ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے
کان میں بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) اسلیے اپنے سامنے
اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف قدم کے نیچے عن انس بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا ترجمہ انس بن مالک

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ یہ ہے (اگر تہوکے) تو مٹی
مین دبا دیوے (یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین گچ کی ہو تو تہوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیون کو تکلیف
نہ ہو) عن شعبة قال سألت قتادة عن التفل في المسجد فقال سمعت أنس بن مالك
يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التفل في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها ترجمہ شعبہ سے روایت
ہے مین نے قتادہ سے پوچہا مسجد مین تہوکنا کیسا ہے انہون نے کہا مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے
تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے
کہ اسکو مٹی مین داب دیوے ف نووی نے کہا مسجد مین تہوکنا بالکل گناہ ہے اگرچہ تہوکنے کی ضرورت
پڑے تو اپنی کپڑے مین تہوکے اگر مسجد مین تہوکا تو گنہگار ہوا اب اسکا کفارہ یہ ہے کہ مٹی مین دبا دے
اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تہوکنا اوسی کے لیے گناہ ہے جو اوسکو مٹی مین نہ دبا دے تو اوس نے غلطی کی
عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرضت علي أعمال أمتي حسنها
وسيئها فوجدت في محاسن أعمالها الأذى يماط عن الطريق ووجدت في مساوي أعمالها
النخاعة تكون في المسجد لا تدفن ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے سامنے لائے گئے اعمال میری امت کے اچہے اور برے سب تو مین نے اون کے نیک عملون مین
یہی دیکہا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتہر نجاست) ہٹانا اور اون کے برے اعمال مین مین نے دیکہا بلغم
جو مسجد مین ہو اور دفن نہ کیا جاوے ف یعنے پونچہا نہ جاوے یا مٹی مین دبایا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ
صرف تہوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد مین تہوک دیکہے اور اُسکو دفن کرے وہ بہی گنہگار ہوگا۔
عن عبد الله بن الشخير قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته تنخع
فدلكها بنعله ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی
آپ نے تہوکا پہر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تہی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تہا اگر مسجد پکی
ہو تو پونچہنا ضرور ہے) عن عبد الله بن الشخير أنه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم قال فتنخع
فدلكها بنعله اليسرى ترجمہ اس روایت مین یہ ہے کہ آپ نے اپنی بائین جوتی سے اوسکو مل دیا

باب جواز الصلاة في النعلين جوتیان پہن کر نماز پڑہنے کا بیان

عن أبي مسلمة سعيد بن يزيد
قال قلت لأنس بن مالك أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في النعلين قال نعم

ترجمہ ابو سلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک انکی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جاوے تو صرف اسکا رگڑنا زمین پر نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ جس کپڑے میں بیل بوٹے بنے ہوں اوس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر بیل نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اوس کی کملی لا دو **ف** ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل وسکے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اوسکو واپس کر دیا اور اوسکے بدلے سادہ کملی ابو جہم سے منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔ سبحان اللہ پیغمبروں کی نماز کیسی خلوص سے ہوتی تھی کہ ذرا بھی جس چیز کا خیال نماز میں آجاتا اوس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اوسکو دور کرنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اوس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کیطرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجاوے تو نماز ہو جاتی ہے اور اوس پر اجماع ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جاے کو دیکھنا چاہیے اور اور طرف نگاہ نہ ڈالنا چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو اسوقت مختصراً **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلٰى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلٰوتِي ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے جس پر نقش

باب کراہۃ الصلوٰۃ فی ثوب لہ اعلام

ونگار تھے آپ اُس کے نشانون کیطرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ پاس لیجاؤ
اور انکا کملی مجھکو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی غافل کر دیا نماز مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا
اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس مین بیل بوٹے تھے آپ نماز مین اوس کے بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے
آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور اُن سے کملی لے لیا سادہ (جس مین نقش ونگار نتھا) **بَابُ**
كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ اَكْلَهُ فِي الْحَالِ جب کھانا سامنے آجاوے
اور اسکے کھانے کا قصد ہو تو بن کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجاوے اور ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے
کھانا کھا لو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ
وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز نزدیک آوے اور کھانا بھی
سامنے آجاوے تو کھانا کھا لو مغرب کی نماز سے پہلے اور مت جلدی کرو نماز کیطرف کھانا چھوڑ کر (اس لیے کہ کھانے
کیطرف دل لگا رہیگا) **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے انس کی پہلی
روایت اوپر گذری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ
عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا
جاوے اور ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لیوے اور جلدی نہ کرے نماز کے لیے جب تک کھانے سے فرصت
نہ ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنِ** ابْنِ اَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ
عَائِشَةَ حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ

كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ **ترجمہ** ابن ابی عتیق سے روایت ہے میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنے وہ کنیز زادی تھی) حضرت عائشہ نے اون سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے کی طرح (یعنے ابن ابی عتیق کے طرح) باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اسکو اسکی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھکو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے) یہ سنکر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر طیش کیا جب انہوں دیکھا کہ حضرت عائشہ کے لیے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اوٹھے حضرت عائشہ نے پوچھا کہاں جاتا ہے قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا بیٹھ اونہوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا ارے بیوفا بیٹھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے جب کھانا سامنے آوے یا پائخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو

ف حضرت عائشہ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی بھی تھیں اور ان کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے انکو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اوسکی بات کا برا ماننا خصوصاً جبکہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری پر اس میں قاسم کے قصے کا ذکر نہیں ہے **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا سامنے آجاوے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اُس شخص کے لیے جو کھانیکا ارادہ رکھتا ہو کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانیکا خیال رہے اور دل نہ لگے ایسے ہی جس وقت پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہووے اور یہ کراہت اوس وقت ہے جب وقت میں گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھاوے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لیوے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجا سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جاوے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا

ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجایش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیوے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست ہوجاویگی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی)

باب نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَذْهَبَ ذَلِكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ جو شخص لہسن یا پیاز یا ال کوئی بدبودار چیز کہاوے تو وہ مسجد میں نہ آوے جب تک بو اس کے منہ سے نہ جاوے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کہاوے (یعنی لہسن کے درخت کو) تو وہ نہ آوے مسجدوں میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کہانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کہانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز اور لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کہاوے یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پہٹکے جب تک اوسکی بو دور نہ ہو

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا **ترجمہ** عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انس سے پوچہا لہسن کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کہاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کہاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پہٹکے اور ہم کو نہ ستاوے لہسن کی بو سے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

لِلْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے پھر ہمکو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے **ف** یعنی نہ صرف بدبودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بھی بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تنباکو کی استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاوے شاید وہاں فرشتے موجود ہوں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْ رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَاِنَّهٗ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهٗ رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھاوے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے ایک بار آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو فلان صحابی پاس لے جاؤ اس نے جب دیکھا تو اسکا کھانا برا سمجھا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھاوے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور نجاست سے) **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَنَا فِيْ مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نَعْدُ

قال الخ ... (margin note, partly illegible)

اَنْ فُتِحَتْ خَیْبَرُ فَوَقَعْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْکَ الْبَقْلَۃِ الثُّوْمِ وَالنَّاسُ

جِیَاعٌ فَاَکَلْنَا مِنْھَا اَکْلًا شَدِیْدًا ثُمَّ رُحْنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

الرِّیْحَ فَقَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْخَبِیْثَۃِ شَیْئًا فَلَا یَقْرَبْنَا فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ

حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ

مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لِیْ وَلٰکِنَّھَا شَجَرَۃٌ اَکْرَہُ رِیْحَھَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا

قلعہ فتح ہو گیا اوس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا

پھر مسجد مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک درخت مین سے

کھاوے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہو گیا حرام ہو گیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے لوگو مین وہ چیز حرام نہین کرتا جسکو اللہ تعالے نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن اسکی

کی بو مجھکو بری معلوم ہوتی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہین

ہے اور اس پر اجماع ہے علما کا اب اسمین اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا کھانا درست تھا

یا نہین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو اسکی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے **عَنْ**

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی زَرَّاعَۃِ بَصَلٍ ھُوَ وَاَصْحَابُہٗ

فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْھُمْ فَاَکَلُوْا مِنْہُ وَلَمْ یَاْکُلْ اٰخَرُوْنَ فَرُحْنَا اِلَیْہِ فَدَعَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْکُلُوا

الْبَصَلَ وَاَخَّرَ الْاٰخَرِیْنَ حَتّٰی ذَھَبَ رِیْحُھَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم پیاز کے کھیت پر گذرے اپنے اصحاب کے ساتھ تو بعضے لوگ اوترے اور انہون نے پیاز کھائی اور بعضون نے

نکھائی پھر ہم آپ پاس گئے تو جن لوگون نے نہ کھائی تھی انکو تو آپ نے پاس بلایا اور جنہون نے کھائی تھی اونکے

کے بلانے مین دیر کی یہانتک کہ اوسکی بو جاتی رہے **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

خَطَبَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَذَکَرَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ اَبَا بَکْرٍ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ کَاَنَّ

دِیْکًا نَقَرَنِیْ ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَاِنِّیْ لَا اُرَاہُ اِلَّا حُضُوْرَ اَجَلِیْ وَاِنَّ اَقْوَامًا یَاْمُرُوْنَنِیْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ وَ

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَکُنْ لِیُضَیِّعَ دِیْنَہٗ وَلَا خِلَافَتَہٗ وَلَا الَّذِیْ بَعَثَ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ

عَجِلَ بِیْ اَمْرٌ فَالْخِلَافَۃُ شُوْرٰی بَیْنَ ھٰؤُلَاءِ السِّتَّۃِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَھُوَ عَنْھُمْ رَاضٍ وَاِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَقْوَامًا یَطْعَنُوْنَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ اَنَا ضَرَبْتُھُمْ بِیَدِیْ ھٰذِہٖ

یغشنا

لی من تحریم

ثم انکم ایھا الناس تاکلون شجرتین لا اراھما الا خبیثتین ھذا البصل والثوم

الحضور

لم أدع

عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا
أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ
فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ
الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ
لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ
لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا
إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا
إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ
رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ

معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور ابو بکر صدیق کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں سمجھتا ہوں
اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی
کو کر دو لیکن اللہ تعالے نہ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر بھیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اوپر چھ آدمیوں کے اندر رہیگی
ف یعنے لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جسکو چاہیں خلیفہ کر لیں وہ چھ آدمی یہ تھے عثمان اور علی
اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید بھی اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن
حضرت عمر نے اپنی قرابت کی وجہ سے انکا نام نہیں لیا جیسا اپنے بیٹے عبد اللہ کا نام نہیں لیا **ت** جن سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعضے لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں
جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنے اس طعن کو درست
سمجھا) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ **ف**
کلالہ وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ماں باپ **ت** میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات
کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی اتنی سختی مجھ پر کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں
کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تجھکو وہ آیت بس نہیں جو گرمی

کے موسم مین اوتری سورہ نساء کے اخیر مین (وَيَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اخیر تک) اور مین اگر جیون تو کلالہ مین ایسا فیصلہ
کرون گا جسکے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑہا ہو یا نہ پڑہا ہو پہر حضرت عمر نے کہا یا اللہ مین تجہکو گواہ کرتا ہون
اون لوگون پر جنکو مین نے حکومت دی ہے ملکون کی (یعنے نائبون اور صوبہ دارون اور حاکمون پر) مین نے انکو
اسی لیے بہیجا کہ وہ انصاف کرین اور لوگون کو دین کی باتین بتلا دین اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکہا دین اور اون کا غنیمت
کا مال جو لڑائی مین ملتا ہے آدہی بانٹ دین اور جس بات مین انکو مشکل پیش آوے اوسکو مجہسے دریافت کرین۔ پہر اے
لوگو مین دیکہتا ہون تم دو درختون کو کہاتے ہو اور مین انکو ناپاک سمجہتا ہون وہ کون پیاز اور لہسن اور مین نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونون کی بو کسی شخص مین سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کے طرف
اب اگر کوئی انکو کہاوے تو پکا کر کہا دے (تاکہ منہ مین اون کی بو نہ رہے) **ف** اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی اباحت
نکلتی ہے مگر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت بہی نکلتی ہے کیونکہ کچے مین بو بہت ہوتی ہے پہر جب بہ پیاز اور لہسن کا
یہ حال ہے تو تنباکو کہا کر یا حقہ یا چرٹ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کرکے مسجد مین آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر خوب
منہ صاف اور پاک کرکے آوے تو قباحت نہین ہے **عَنْ** قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** قتادہ
سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **بَاب** النَّهْيِ اَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ
سَمِعَ النَّاشِدَ گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہنے کی ممانعت اور جو کوئی ڈہونڈہے اسکو کیا کہنا چاہیے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ
لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص کسیکو کوئی گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتے سنے (یعنے وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے
لوگون کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدین اسواسطے نہین بنائی گئین **ف** کہ لوگ اُسمین
مین اپنی گمی ہوئی چیزین ڈہونڈہین یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کرین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی
ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ **ترجمہ** بریدہ سے
روایت ہے ایک شخص نے مسجد مین پکارا اور کہا کسنے پکارا سرخ اونٹ کیطرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کرے تجہے نہ ملے مسجدین تو جن کامون کے لیے بنی ہین اونہی کے لیے بنی ہین **ف** اس مین اشکال

نہیں کرتا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہ نے علم اور خصومت کے لیے جائز کہا ہے اور مسجدیں جن کاموں کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الہی اور نماز اور علم دین اور مذاکرہ خیر قاضی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں وہ کام دنیا کے منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہیں (نووی)

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئیں ہیں اونہی کے لیے بنائی گئیں ہیں

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَاَدْخَلَ رَاْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک گنوار آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازے سے اندر کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا

باب السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُوْدِ لَهُ نماز میں بھول جانے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اسکو بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ اوسکو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **ف** امام ابو عبداللہ مازری نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئیں ہیں ایک تو یہی حدیث ابوہریرہ کی اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اوس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے ایک حدیث ذوالیدین کی ہے جسمیں دو رکعت کے بعد بھول سے سلام کرنا اور باتیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے ایک حدیث ابن بحینہ

کی ہے اس مین بعد رکعتین پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہو آب علما نے اختلاف
کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے مین داود ظاہری نے کہا اونپر قیاس درست نہین ہے اور ہر ایک حدیث
جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داود کے ساتھ ہین اون خاص نمازون مین جنکا ذکر ان
حدیثون مین ہے اور باقی نمازون مین ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے پھر جن لوگون نے قیاس پر
عمل کیا ہے اون مین سے بعض یہ کہتے ہین کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے
اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو کچھ نماز مین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام
سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہون
ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف افضل مین ہے نہ جواز مین اور دو یا
تین یا زیادہ سہون کے لیے دو ہی سجدہ کافی ہین اور اسپر اتفاق ہے علما کا نووی مختصراً عن

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ
ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ
أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى
يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے شیطان پیٹھ
موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر
بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل مین وسوسہ ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات
یاد کر اون اون باتون کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا تھا یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتین پڑھین پھر جب تم
مین سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتین پڑھین تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدہ کر لیوے **ف** نووی نے کہا علما نے
اختلاف کیا ہے اسکے مطلب مین امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے جب
نمازی کو شک ہو رکعتون کی گنتی یاد نہ رہے تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لیوے اور شعبی اور اوزاعی اور ایک جماعت
سلف نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہانتک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر سرے سے پڑھے چار بار تک اگر
چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتین

پڑہین یا چار تو ایک رکعت اور پڑہی اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جاوے انتہی مختصرا **عن** ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان اذا ثوب بالصلوۃ ولی ولہ ضراط فذکر نحوہ و
زاد فھناہ ومناہ وذکرہ من حاجاتہ مالم یکن یذکر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوتی ہے نماز کی تو پادتا ہوا پیٹہ موڑ کر چلا جاتا ہے پہر اسکو اگر غبتین دلاتا ہے
اور آرزو مین ولاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اسکو کبھی یاد نہ آتے **عن** عبد اللہ بن بحینۃ قال
صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین من بعض الصلوات ثم قام فلم یجلس فقام
الناس معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم
ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین دو رکعتین پڑہ کر کہڑے
ہو گئے اور بیٹہنا بہول گئے لوگ بھی آپکے ساتہہ کہڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑہ چکے اور ہم انتظار مین تہے کہ آپ
سلام پہیرینگے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا **عن** عبد اللہ
بن بحینۃ الاسدی حلیف بنی عبد المطلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی صلوۃ
الظھر وعلیہ جلوس فلما اتم صلوتہ سجد سجدتین یکبر فی کل سجدۃ وھو جالس قبل
ان یسلم وسجدھما الناس معہ مکان مانسی من الجلوس **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے روایت
ہے جو حلیف تہے بنی عبد المطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز مین بیچ کا قعدہ بہول گئے اور اوٹہہ کہڑے
ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر سجدے کے لیے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹہے بیٹہے اور
لوگون نے بھی آپ کے ساتہہ دو سجدے کیے یہ عوض تہا اوس قعدے کا جسکو بہول گئے تہے **عن** عبد اللہ
بن مالک ابن بحینۃ الازدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الشفع الذی یرید
ان یجلس فی صلوتہ فمضی فی صلوتہ فلما کان فی آخر الصلوۃ سجد قبل ان یسلم ثم سلم
ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑہ کر کہڑے ہو گئے
جسکے بعد بیٹہنے کا قصد تہا پہر آپ نماز پڑہتے چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم
فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلاثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد
سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع

كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی شک کرے اپنی نماز مین (کتنی رکعتین پڑہین ہین) اور معلوم نہو سکے کہ تین پڑہین یا چار تو شک کو دور کرے اور جسقدر کا یقین ہو اسکو قائم کرے پہر سلام سے پہلے دو سجدے کر لیوے اب اگر اوس نے پانچ رکعتین پڑہین ہین تو یہ دو سجدے ملکر چہہ رکعتین ہو جاوینگی اور اگر پوری چار پڑہی ہین تو اُن دونون سجدون سے شیطان کے منہ مین خاک پڑے گی **ف** یعنی وہ ذلیل اور خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ تہا کہ نماز مین خلل آوے اور یہان کچہ خلل نہین ہوا بلکہ اور دو سجدون کا ثواب زیادہ حاصل ہوا۔ الحمد للہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور نماز مین کچہ کمی یا بیشی ہوئی جب آپنے سلام پہیرا تو لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا لوگون نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا یہ سنکر آپ نے اپنی دونون پانون کو جہکایا اور قبلے کیطرف منہ کیا اور دو سجدے کیے پہر سلام پہیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے باب مین کوئی نیا حکم ہوتا تو مین تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ مین بہی آدمی ہون جیسے اور آدمی بہولتے ہین مین بہی بہولتا ہون جب مین بہول جاؤن تو مجہے یاد دلا دو اور جب تم مین سے کوئی نماز مین شک کرے تو سوچ کر جو ٹہیک معلوم ہو اوسپر نماز پوری کرے پہر دو سجدے کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی باتون مین بہول چوک ہوتی اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور یہی ظاہر ہے قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالی آپ کو جتا دیتا اور بہول چوک پر آپ قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بہول کے ساتہ ہی ہوتا یا دیر بعد اس مین علما کا اختلاف ہے امام الحرمین نے اسمین دیر جائز رکہی ہے آپکی حیات تک اور ایک طائفہ علماء نے عبادات اور تبلیغات مین سہو کو جائز نہین رکہا ہے جیسے اقوال تبلیغی مین بالاتفاق سہو جائز نہین ہے

مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے انتہے مختصراً عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِیْ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهُ الصَّوَابُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیا انہوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت ۔۔ زیادہ پڑھ لیوے بھولے سے اوسکی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہی اسکا علم ہوا جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام کے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً اٹھ بیٹھے جاوے اور تشہد پڑھے اگر قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اسمیں اختلاف ہے جیسے اوپر گذرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنے نفل ہو گئی) اب ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور چھیوں رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور فرض پھر سے پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لیوے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل۔ یہ حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے نہ پانچویں کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیرہ کیا اس لیے کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ سجدہ سہو کر لیتا ایسی صورت میں مستحب ہے واجب نہیں ہے (نووی مختصراً) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ یَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰی قَالَ وَکُنْتُ فِیْ نَاحِیَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰی قَدْ صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ لِیْ وَاَنْتَ اَیْضًا یَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ
قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** ابراہیم
بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے
ابو شبل (کنیت ہے علقمہ کی) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں
پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا بچہ کم سن تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا
او کانے تو بھی یہی کہتا ہے **ف** ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے ناتے والے
کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برا نہ مانے یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ
کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاذ ہیں وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہیں **ت** میں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ مڑے
اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ
پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھسر پھسر شروع کی آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھیں یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول
جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا
ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں
پڑھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں
آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر دو سجدے
کیے سہو کے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ
فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ نے

زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پھر آپ نے دو سجدے کئے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے

عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتی السہو بعد السلام والکلام **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کے سلام اور کلام کے پیچھے کئے

عن عبد اللہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزاد او نقص قال ابراہیم وایم اللہ ما جاء ذاک الا من قبلی قال فقلنا یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء فقال لا قال فقلنا له الذی صنع فقال اذا زاد الرجل او نقص فلیسجد سجدتین قال ثم سجد سجدتین **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ہم نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی یہ (وہم) میری ہی طرف سے ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم پیدا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنے زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیے کہ سہو کے دو سجدے کرے کہا (راوی نے) پھر آپ نے دو سجدے سہو کے کئے

عن ابی ہریرۃ یقول صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی اما الظہر واما العصر فسلم فی رکعتین ثم اتی جذعا فی قبلۃ المسجد فاستند الیہا مغضبا وفی القوم ابو بکر وعمر فہابا ان یتکلما وخرج سرعان الناس یقولون قصرت الصلوۃ فقام ذو الیدین فقال یا رسول اللہ اقصرت الصلوۃ ام نسیت فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمینا وشمالا فقال ما یقول ذو الیدین قالوا صدق لم تصل الا رکعتین فصلی رکعتین وسلم ثم کبر ثم سجد ثم کبر فرفع ثم کبر وسجد ثم کبر ورفع قال واخبرت عن عمران بن حصین انه قال وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی تھی اور اوس پر ٹیکا لگا کر غصے میں کھڑے ہو گئے اوس وقت جماعت میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے وہ دونوں ڈر گئے بات کرنے سے اور لوگ جلدی جلدی نکلے یہ کہتے ہوئے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جسکو ذو الیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اسکے ہاتھ لمبے تھے تو اسلئے یہ نام ہو گیا) کہتے ہیں کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر داہنے اور بائیں دیکھا اور کہا ذو الیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا وہ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سنکر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا اور سلام پھیرا

عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوۃ العشی بمعنی حدیث سفیان **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا

عن ابی ہریرۃ یقول صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر فسلم فی رکعتین فقام ذو الیدین فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا

رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بَعْدَ
التَّسْلِیْمِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتین پڑھ کر سلام
پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہ مین بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یارسول اللہ آپ نے لوگون کیطرف
رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بولے ہان سچ کہتا ہے یارسول اللہ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تہی وہ
پوری کی پھر دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقُصِرَتِ
الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
رکعتین پڑہین ظہر کی پھر سلام پھیرا تو ایک شخص آیا بنی سلیم سے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ
بھول گئے اور بیان کیا حدیث کو جیسا اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے مین نماز پڑہ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی آپ نے دو رکعت پڑہ کر سلام پھیر دیا تو ایک شخص اٹھا بنی سلیم مین سے پھر وہی قصہ بیان
کیا جو اوپر گذرا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ فَسَلَّمَ
فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدِہٖ طُوْلٌ فَقَالَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ وَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ
ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتین پڑہ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپکے
پاس ایک شخص گیا جسکو خرباق کہتے تھے اور اسکے ہاتھہ ذرا لمبے تھے وہ بولا آپ سے جو آپ نے کیا تہا (یعنے تین رکعتیں
پڑہنے کا حال بیان کیا) آپ غصے مین نکلے چادر کھینچتے ہوئے (کیونکہ نماز کا آپکو بہت خیال تہا اسی وجہ سے جلدی
کی اور چادر اوڑہنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہان تک کہ لوگون پاس پہونچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے
لوگون نے کہا ہان پھر آپ نے ایک رکعت پڑہی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا **عَنْ**

ف: مین بنی

ف: یدیہ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھے اور حجرے میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ یہ سن کر غصے میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اوس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے سہو کے پھر سلام پھیرا

باب سُجُودِ التِّلَاوَةِ باب سجدہ تلاوت کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورۃ پڑھتے جسمین سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہان تک ہم مین سے بعضون کو اپنی پیشانی رکھنے کے جگہہ نہ ملتی **ف** نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اور اسکو واجب کہتے ہین اور سجدہ تلاوت سنت ہے پڑھنے والے پر اور سننے والے پر اور مستحب ہے اوس سامع پر جو نہین سنتا اب اگر سننے والا نماز مین پڑھنے والے کے پیچھے نہین ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لمبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے جب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے انتہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے اور سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہان تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم مین سے کسی کو سجدے کی جگہہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اور اسمین سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ بیٹھے تھے اون سب نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ مین لیکر پیشانی سے

٦. باب سجود القرآن

٦. باب [illegible]

لگا یا اور کہا یہی کافی ہے مجھکو۔ عبد اللہ نے کہا مین نے دیکھا اوسکو وہ بوڑھا کفر کی حالت مین مارا گیا **ف** مہر کی لڑائی مین یہ صلہ تہا اوسکی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالی نے اُسکو ایمان نہین دیا جسوقت سورہ والنجم اُتری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگون نے یہانتک کہ مشرکون اور جنون نے بہی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ مکے والے مسلمان ہوگئے قاضی عیاض نے کہا سبب اون سب کے سجدہ کرنیکا یہ تہا کہ یہ سجدہ سب سجدون کے پہلے اوترا عبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سورت مین ایک آیتہ پڑہ دی تہی جسمین مشرکون کے اوثار کی تعریف نکلتی تہی یہ بالکل جہوٹ اور بے اصل ہے اسواسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپکی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہین کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا دے (نووی)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے اونہون نے پوچہا زید بن ثابت سے امام کے پیچہے پڑہنے کو اونہون نے کہا امام کے پیچہے کچہ نہ پڑہنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑہی پہر آپ نے سجدہ نہین کیا **ف** امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچہے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ خواہ سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچہے پڑہنا چاہیے سری اور جہری نمازون مین اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑہے اوس کی نماز نہین ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچہے نماز پڑہو تو کوئی سورۃ نہ پڑہو سوا سورہ فاتحہ کے اور حدیثین بہی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہین دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑہی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہووے اور یہ جو زید نے کہا کہ اونہون نے سورہ والنجم پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے سجدہ نہ کیا یہ ظاہر دلیل ہے امام مالک کی جو کہتے ہین مفصل مین کوئی سجدہ نہین ہے اور سورہ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرء باسم ربک کے سجدہ منسوخ ہین اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہین کیا مفصل مین جب سے مدینہ مین آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

ابوہریرہ کی روایت مین ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین اور اجماع کیا ہے علما نے اس امر پر کہ ابوہریرہ ۷ھ ہجری مین مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہین اور زید کی حدیث سے سجدے کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ ساری قرآن مین کتنے سجدے تلاوت کے ہین تو امام شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ قرآن مین سب چودہ سجدے ہین دو سورہ حج مین اور تین مفصل مین اور صاد مین سجدہ تلاوت نہین ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علما کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہین اون کے نزدیک مفصل کے تینون سجدے ساقط ہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہین لیکن سورہ حج مین ایک ہی سجدہ ہے اور صاد مین ایک سجدہ ہے اور احمد اور ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہین انہون نے حج کے دونون سجدون کو اور صاد کے سجدے کو بھی قائم رکھا اور مقامات سجدون کے مشہور ہین صرف حم کے سجدے کے مقام مین اختلاف ہے امام مالک اور ایک جماعت سلف کے نزدیک یہ سجدہ اِن کُنتُم اِیَّاہُ تَعبُدُونَ پر ہے اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لا یسامون پر (نووی) عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَرَاَ لَھُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْھَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْھَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت مین سجدہ کیا تہا عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت و اقرا باسم ربک مین عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِی ھُرَیْرَۃَ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْھَا فَقُلْتُ مَا ھٰذِہِ السَّجْدَۃُ قَالَ سَجَدْتُ بِھَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِھَا حَتّٰی اَلْقَاہُ وَقَالَ ابْنُ

[margin notes: ۶ | مِثْلَہٗ | فَقُلْتُ لَہٗ]

عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُهَا **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو ہریرہ کے ساتھ عشا کی انہوں نے سورہ پڑھا اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اس میں میں نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیسا کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اسکو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبدالاعلی کی روایت میں یوں ہی کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا **عَنْ** التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَيْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اذا السماء انشقت میں میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں میں نے اپنے چہیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے اس صورت میں تو میں بھی ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کیا کروں گا یہانتک کہ آپ سے مل جاؤں (عالم آخرت میں)

باب

صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ نماز میں کیونکر بیٹھنا چاہیے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر کیونکر رکھنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهٖ وَسَاقِهٖ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے دعا کرنے کو تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

يسجد

فخذه

كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِيْ الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو دونون ہاتھ گھٹنون پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمے کے انگلی کو اٹھاتے اور اوس سے دعا کرتے اور بایان ہاتھ بائین گھٹنے پر بچھا دیتے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری و وضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثا وخمسین واشار بالسبابۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد مین بیٹھتے تو بایان ہاتھ بائین گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے **ف** نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیر کی حدیث مین بیٹھنے کی شکل آئی ہے اوسکو تورک کہتے ہین اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت مین جو داہنے قدم کے بچھانیکا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک مین باتفاق علما داہنا پاؤن کھڑا رکھنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائین قدم کو لیکن بائین قدم کا تو ذکر خود روایت مین موجود ہے کہ اوسکو ران اور پنڈلی کے بیچ مین کر لیتے اور اور شاید فرش کی جگہہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنے کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیون کی پورون پر کھڑا کرنا پاؤن کا مستحب ہے اور علما کا اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونون جلسون مین امام مالک کے نزدیک تورک افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مین افتراش افضل ہے یعنے بایان پاؤن بچھا کر اوس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤن کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسے مین افتراش اور دوسرے مین تورک افضل ہے - اب یہ جو ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان مین تطبیق یون ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت مین بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکے نیچے کے قریب رکھا اس صورت مین ۵۳ کی شکل بن جاوے گی - اور اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے مستحب ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت

اپنی نگاہ بھی ادہر ہی رکھی (انتہے مختصرا) مترجم کہتا ہو کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے یعنے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیے ہوے اب خاص الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اسپر ہے کہ وہ شروع تعدہ سے اخیر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کیے رہتے ہین اور یہی صحیح ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ اَنَّهُ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہو مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا نماز مین کنکریون سے کھیلتے ہوے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو مجھکو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے مین نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انھون نے کہا آپ جب نماز مین بیٹھتے تو داہنی تھیلی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگھوٹے کے پاس ہے (یعنے کلمے کی انگلی سے) اور بائین تھیلی بائین ران پر رکھتے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر بیان ہوا

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ نماز ختم کرتے وقت سلام پھیرنا کیونکر

عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت ہو کہ مکہ میں ایک امیر تہا وہ دو سلام پہیرا کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھی حکم کی روایت مین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عَنْ** اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا یعنے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پہیرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھے **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى اَرٰى

ب: الحصباء
فقلت

(۰) باب التسلیم فی الصلوٰۃ

بَيَاضَ خَدِّهٖ ترجمہ سعد سے روایت ہے میں دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف
سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھکو دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس میں دلیل
ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کے مذہب کی جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام
مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر اونکی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث
صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بغرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے اب
اس پر اجماع ہے علما کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلہ کی طرف رکھے اور جو دو
سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اس
طرف سے ایک گال دکھلائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیویں اور
سلام نماز کا ایک رکن ہے جسکے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین اور علما کا
اور ابوحنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے
سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام انتہی **باب** الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد کیا پڑھنا
چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالتَّكْبِيْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
ختم جب آپ تکبیر کہتے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو
وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا عمرو
نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے
یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس
حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت حجت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہا اور اہل
حدیث کے مذہب کے موافق **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ
مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

٦٠ باب الذکر بعد الصلوٰۃ

النَّبِيِّ

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا بلند آواز سے ذکر کرنا فرض
نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا اور مین جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ
نماز سے فارغ ہوئے **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماے سلف کی جو کہتے ہین فرض نماز کے بعد
بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین مین سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن
بطال اور اور علما نے یہ نقل کیا ہے کہ ساری مذہب والے ذکر جہری کو مستحب نہین جانتے اور امام شافعی نے
یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر کبہی کبہی کیا ہو لوگون کو سکہلانے کے لیے نہ اس لیے کہ جہر
کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تہے اور امام یا مقتدی دونون کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کرین تو
آہستہ سے کرین مگر جب امام لوگون کو تعلیم کرنا چاہے تو تہوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے انتہے **باب**
اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ درمیان تشہد اور سلام کے عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ
و قرض سے پناہ مانگنا مستحب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَأَةٌ مِّنَ
الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا
تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهُ اُوْحِيَ
اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاے
اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹہی تہی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے قبر مین تم آزمائے جاؤگے (یعنی
تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان مین پوری نہ اُترے تو عذاب ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ
گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پہر چند راتین ہم ٹہرے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو معلوم ہے میری اوپر وحی اتری کہ قبر مین تمہاری آزمایش ہوگی۔ حضرت عائشہ
نے کہا مین نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تہے قبر کے عذاب سے **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بعد اسکے پناہ مانگتے
تہے قبر کے عذاب سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا
اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا

وَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ
یَهُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا عَلَیَّ فَزَعَمَتَا اَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ
یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَاَیْتُهٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوۃٍ اِلَّا یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ پاس دو بڑھیاں یہودی مدینہ والوں میں سے آئیں اور
کہنے لگیں قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں سو میں نے انکو جھٹلایا اور مجھے اچنبا نہ لگا انکو سچا کہنا پھر وہ
دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے
کہا تھا آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسکو جانور تک سنتے ہیں حضرت
عائشہ نے کہا اسکے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے عَنْ
عَائِشَۃَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْہِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰی صَلٰوۃً بَعْدَ ذٰلِکَ اِلَّا سَمِعْتُہٗ یَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے جو اوپر گذرا اس روایت میں یہ ہے کہ اسکے
بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَعِیْذُ فِیْ صَلٰوتِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پناہ مانگتے تھے نماز میں
دجال کے فتنے سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ
اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے
تو چار چیزوں سے پناہ مانگے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی
اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہون مین تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بولا یا رسول آپ اکثر قرضداری سے
کیون پناہ مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف کرتا ہے
ف تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہین ہے پر اوسکی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہین اسواسطے قرضداری
سے پناہ مانگے حقیقت مین قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اوس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہین جس کے لیے
قرض کے بلا مین پڑے اور شادی یا موت کی رسمین تو محض لغو ہین ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا
ضرور نہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ
مِنَ التَّشَھُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اخیر تشہد پڑھ چکے تو چار چیزون سے پناہ مانگے جہنم کے
عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنِ**
الْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَھُّدِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰخِرَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا پر اسمین صرف تشہد کا لفظ ہے اخیر کا لفظ نہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
یَقُوْلُ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور
زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ
فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا
کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر لکہا گیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ
يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تہی عذاب سے قبر کے اور عذاب سے دوزخ کے اور فتنہ سے دجال کے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِيْ اَنَّ طَاوُسًا
قَالَ لِابْنِهٖ دَعَوْتَ بِهَا فِيْ صَلٰوتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ لِاَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ
اَوْ اَرْبَعَةٍ اَوْ كَمَا قَالَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی تحقیق کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے
انکو یہ دعا جسطرح سکہاتے اوسکو سورہ قرآن سے فرماتے کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تجہسے عذاب سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے اور
پناہ مانگتے ہین تجہ سے دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہین تجہ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے کہا مسلم بن الحجاج
نے پہونچی مجہکو کہ کہا طاوس نے اپنے بیٹے سے تو نے یہ دعا مانگی نماز مین کہا نہین کہا پہر پڑہ اپنی نماز تحقیق کہ
طاوس نے روایت کیا اس حدیث کو تین یا چار راویون سے یا جیسا کہ کہا ف امام نووی نے کہا طاوس
کے اس قول سے اس دعا کے پڑہنے کی بہت تاکید ثابت ہوتی ہے اور ظاہرا یہ بات نکلتی ہے کہ اس دعا کا
پڑہنا واجب ہی جب تو انہون نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہین بلکہ مستحب
ہے اور شاید طاوس کی غرض تاکید تہی نہ وجوب انتہے بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَبَيَانِ
صِفَتِهٖ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ترجمہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے
اور کہتے اللہم سے اخیر تک کہا ولید نے مین نے اوزاعی سے پوچہا استغفار کیونکر ہے کہا استغفر اللہ کہتے یعنے مغفرت
مانگتا ہون مین اللہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ
اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

ابن نمیر یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنے تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے اور ابن نمیر کی روایت میں یا ذا الجلال ہے عن عاصم بهذا الاسناد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بمثله غير انه كان يقول يا ذا الجلال والاكرام ترجمہ جو اوپر گذرا اور اس روایت میں بھی یا ذا الجلال والاکرام ہے عن وراد مولى المغيرة بن شعبة قال كتب المغيرة بن شعبة الى معاوية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فرغ من الصلوة وسلم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد ترجمہ وراد سے جو مولی ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک یعنے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دے اوسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اوسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی عن وراد مولى المغيرة بن شعبة عن المغيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله قال ابو بكر وابو كريب في روايتهما قال فاملاها على المغيرة فكتبت بها الى معاوية ترجمہ وراد سے جو غلام آزاد ہیں مغیرہ بن شعبہ کے روایت ہے اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابوبکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراد نے کہا مغیرہ نے مجھ سے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا عن ابي لبابة ان ورادا مولى المغيرة بن شعبة قال كتب المغيرة بن شعبة الى معاوية كتب ذلك الكتاب له وراد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين سلم بمثل حديثهما الا قوله وهو على كل شيء قدير فانه لم يذكر ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرے نماز کا مثل ابوبکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں وھو علی کل شئ قدیر کو ذکر نہیں کیا عن وراد كاتب المغيرة بن شعبة قال كتب معاوية الى المغيرة بمثل حديث منصور والاعمش ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ

معاویہ نے مغیرہ کو لکھہ بھیجا مثل روایت منصور اور عمر کے عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ
عُمَیْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا کَاتِبَ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یَقُوْلُ کَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمُغِیْرَةِ اُکْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ
سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَتَبَ اِلَیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا قَضَی الصَّلٰوةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ترجمہ عبدہ اور عبد الملک دونون نے وراد سے سنا جو منشی تھے مغیرہ کے کہ لکھہ بھیجا معاویہ
نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھہ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہوں نے لکھہ
بھیجا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور
ترجمہ اس دعا کا اوپر گذرا عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ حِیْنَ یُسَلِّمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهَلِّلُ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے
بعد سلام پھیرتے کہتے لا الہ الا اللہ سے کافرون تک جسکا ترجمہ یہ ہے کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں کوئی شریک
ہے اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کی لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کے
طاقت نہ عبادت کرنیکی قوت ہے مگر ساتھہ اللہ کے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر
اوسی کو اسیکا ہے سب احسان اور اسیکو ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی نہیں ہے کوئی معبود
لائق عبادت کے مگر اللہ ہم نری اوسی کی عبادت کرنیوالے ہین اگرچہ برا مانین کافر اور کہا راوی نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ مَوْلٰی لَهُمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ الزُّبَیْرِ کَانَ یُهَلِّلُ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَیْرِ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابی الزبیر سے جو مولی ہین
اون کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھہ ہمیشہ اور یہ مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے
تھے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اسکے آخر مین یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

آواز بلند سے پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد۔ ف ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گذری عن
ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر یخطب علی ھذا المنبر وھو یقول کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم فی دبر الصلوۃ او الصلوات فذکر بمثل حدیث ھشام بن عروۃ
ترجمہ ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ
کے ف ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے عن موسی
بن عقبۃ ان ابا الزبیر المکی حدثہ انہ سمع عبد اللہ بن الزبیر وھو یقول فی اثر الصلوۃ اذا
سلم بمثل حدیثھما وقال فی آخرہ وکان یذکر ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ موسی بن عقبہ سے ابو الزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز
کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابی الزبیر سے اور اسکے آخر میں کہا
کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن ابی ھریرۃ ان فقراء المھاجرین
اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد ذھب اھل الدثور بالدرجات العلی والنعیم
المقیم فقال وما ذاک قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون ولا نتصدق
ویعتقون ولا نعتق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا اعلمکم شیئا تدرکون
بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما
صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون فی دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین
مرۃ قال ابو صالح فرجع فقراء المھاجرین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سمع اخواننا
اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء وزاد غیر قتیبۃ فی ھذا الحدیث عن اللیث عن ابن عجلان قال سمی فحدثت
بعض اھلی ھذا الحدیث فقال وھمت انما قال تسبح اللہ ثلثا وثلاثین وتحمد اللہ ثلثا
وثلاثین وتکبر اللہ ثلثا وثلاثین فرجعت الی ابی صالح فقلت لہ ذلک فاخذ بیدی فقال
اللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ حتی تبلغ من
جمیعھن ثلاثۃ وثلاثین قال ابن عجلان فحدثت بھذا الحدیث رجاء بن حیوۃ فحدثنی

بِمِثْلِهٖ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی ہریرہؓ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین حضرت کی خدمت آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لوٹ لین آپنے فرمایا کیون انہون نے عرض کی کہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور وہ صدقہ دیتے ہین اور ہم نہین دے سکتے اور غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا مین تمہین ایسی چیز سکہادون کہ جو تم سے آگے ہون انکو تم پالو اور اپنے سے پیچھے والون کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تمسے درجہ مین بڑہ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کی کہ ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا تسبیح و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ ابو صالح نے کہا پہر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کی کہ ہمارے بہائیون نے سن پایا جو اہل مال ہین ہمارے اس وظیفہ کو اور وہ بہی پڑہنے لگے جیسے ہم پڑہتے ہین تب آپنے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے (یعنی اس مین میرا کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت مین یہ بڑہایا کہ لیث بن عجلان سے راوی ہین کہ سمی نے کہا مین نے یہ حدیث اپنی کسی گہروالون سے بیان کی تو انہون نے کہا کہ تم بہول گئے اس روایت مین یون ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر کہے اللہ کی تینتیس بار پہر مین ابی صالح کے پاس گیا اور مین نے ان سے اسکا ذکر کیا تو انہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک تینتیس بار کہے یعنے اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے ابن عجلان نے کہا مین نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی تو انہون نے اسی کی مثل مجہ سے روایت کی ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهٗ اَدْرَجَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَوْلَ اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ سُهَيْلٌ اِحْدٰى عَشْرَةَ اِحْدٰى عَشْرَةَ فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ ترجمہ ابی ہریرہؓ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین نے عرض کی کہ یارسول اللہ مالدار بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لے گئے غرض روایت کی انہون نے مثل حدیث قتیبہ کی جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انہون نے مدرج کی (ادراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت مین ملادے) ابی ہریرہ کی روایت مین ابی صالح کے قول سے کہ پہر لوٹ کر آئے فقرا مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث مین کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہو کہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین) ف سہیل کی روایت مین

گیارہ بار ہر کلمہ آیا ہی یہ اور روایتون کے منافی نہین ہے جنمین تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتون مین تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویون کی زیادت ہی اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویون نے پوری سو سو بار پڑہنیکو روایت کیا ہی اور وہ زیادت بہی قابل قبول ہی اور ایک روایت مین تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بہی قابل قبول ہی اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑہ لیوے کہ سب روایتون پر عمل ہو جاوے یہ مضمون نووی کا ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً ترجمہ کعب بن عجرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے پیچہے کچہ ایسی دعائین پڑہنے کی ہین کہ انکا پڑہنے والا یا ان کا بجا لانیوالا ہر نماز فرض کے بعد کبہی محروم نہین ہوتا ہے (یعنے ثواب سے یا بلند درجون سے) تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ اوپر گذرا **عَنِ** الْحَاكِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ حاکم سے بہی اسی اسناد سے اسی کی مثل مروی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ترجمہ ابو ہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار تو یہ ننانوے کلمہ ہون گے اور پورا سیکڑا یون کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدیر تک پڑہے (یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اسکا اوسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ دریا کی پہین کے برابر (یعنی بے حد) ہون

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل روایت پہلی کے

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

ثلاث وثلاثون
اربع وثلاثون

ھُنَیْھَۃً

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلٰوۃِ سَکَتَ ھُنَیَّۃً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَأَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ اَرَأَیْتَ سُکُوْتَکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ
الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابی ہریرہؓ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے
رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ دور کر دے مجھ سے میرے گناہوں کو جیسے دور کیا
تو نے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسے صاف ہوتا ہے کپڑا سفید میل سے یا اللہ
دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے ف کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام
شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعائے افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت
احادیث وارد ہوئی ہیں اسی میں سے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کے جس میں انی وجھت وجھی کی دعا مذکور
ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اسکے بعد ابواب صلوۃ اللیل وغیرہ میں اور اسکے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے انکو
تخریج مہذب میں جمع کیا ہے عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَھَضَ مِنَ
الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کو اٹھ کر کھڑے ہوتے قرأت شروع کرتے الحمد سے اور چپ نہ رہتے یعنی
دعائے استفتاح نہ پڑھتے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَہُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ
قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِھَا فَاِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ
رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُھَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَھَا
اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اسکی سانس چڑھ
گئی تھی تو اس نے کہا الحمد للہ سے مبارکا فیہ تک یعنی سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک

فی الصف

اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا یہ کہنے والا کون تھا جسنے یہ کلمات
کہے سو قوم کے لوگ چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس نے کوئی بری بات نہین کہی سو
ایک شخص نے عرض کی کہ مین آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو مین نے ان کلمات کو کہا تو آپ نے فرمایا مین نے
بارہ فرشتون کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے کہ کون اونمین کا اسکو اوپر لے جاوے (یعنی خداوند تعالی کے پاس)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ

(حاشیہ: من — من رسول الله)

ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک
شخص نے حاضرین مین سے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اوس کے واسطے ہے اور بہت
تعریف ہے اوسکو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے
کہے یہ کلمے تو ایک شخص نے عرض کی قوم مین سے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا عجب
کھل گئے اسکے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے یہ
بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا

وقار اور تسکین سے نماز مین آنیکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے
تسکین سے اور جو ملے امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نمازون
کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وہان بھی سعی سے
مراد آہستہ چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز مین داخل ہو گیا
پس ضرور ہے کہ اوس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لیے ایک روایت مین یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے
نماز کا قصد کیا نماز مین ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اوسے پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کی فوت

ہونیکا خوف ہو جب بہی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کودنا پہاندنا ضرور نہین اور اکثر عوام بلکہ خواص بہی اس سے غافل ہین اور امام شافعی اور جمہور علما کا قول ہے سلف و خلف سے کہ جو امام کے ساتہہ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کریگا وہ آخر حصہ ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب اسکے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہین اسیلیے آخر کی رکعتون کو بہری پڑہتے ہین اور قوی وہی مذہب اول ہے اور جو روایت مین آیا ہے وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ یہان قضا بمعنی ادا ہے یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے کہ وہ نماز کو قضا جو اول ہے چنانچہ عرب کہتا ہے قَضَيْتُ حَقَّ فُلَانٍ یعنی ادا کیا مین نے حق فلانیکا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر کہی جاوے نماز فرض کی تو دوڑتے ہوے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ جو ملے پڑہ لو اور جو فوت ہو اسے پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم مین سے نماز کا ارادہ کرلیتا ہے تو وہ نماز مین ہو جاتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی تم مین سے دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے اور وقار سے اور پڑہ جو ملے اور ادا کر جو تجہہ سے آگے امام نے پڑہ لی ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا ترجمہ ابو قتادہ نے کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کہ آپ نے لوگون کے کہڑبڑ سنی تو فرمایا یعنی بعد نماز کے کہ کیا حال ہے تمہارا انہون نے عرض کی کہ ہمنے جلدی کی نماز کے لیے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم آؤ نماز کو تو آرام سے آؤ پہر جو ملے پڑہ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اوسے پورا کر لو عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب مَتٰى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ نمازی کب کہڑے ہوں نماز کیواسطے

للصلوۃ

وما

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ

إِذَا أُقِيْمَتْ أَوْ نُوْدِيَ **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے

نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو ابن حاتم نے شک کیا کہ اُقیمت الصلوٰۃ ہے یا نودی **ف** یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے

نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو سبحان اللہ کیا شفقت ہے نبی امی کی اپنی امت پر اس سے معلوم ہو گیا

کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جاوے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک

کوئی کھڑا نہ ہو اور عامہ علما کا مذہب ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جاویں اور انس رضی اللہ عنہ

کی عادت تھی کہ جب امام قد قامت الصلوٰۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ

حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علما کا سلف

سے خلف تک یہ قول ہے کہ مؤذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جاوے نووی نے ایسا ہی

لکھا ہے **عَنْ** أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهِ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ

حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوْفَ

قَبْلَ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِيْ

مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا

وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی

اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرت کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ

پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی تھی کہ آپ کو یاد آ گیا اور گھر میں لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ تم

اپنی جگہ کھڑے رہو ہم سب کھڑے آپ کے منتظر تھے کہ آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی اور

ہمارے ساتھ نماز پڑھی **ف** شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے

نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی غرض ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم

ہوا کہ عبادات میں انبیا سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ

بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطِفُ الْمَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا

ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے

پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا

اقیمت الصلا

پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہہ لیتے تہے قبل اس کے کہ حضرت کھڑے ہوں اپنی جگہہ مین **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے رہتے ہوں گے حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہونگے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہیں انہوں نے تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھے کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہہ پر برابر ہو گئے پھر جب صفوف برابر ہو چکی اپنی جگہہ پہ تشریف لاکر نماز شروع کر دی اور اسکے خلاف جہاں مروی ہے وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا بیان جواز کے واسطے ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ **ترجمہ** جابر نے کہا بلال جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہانتک کہ حضرت تشریف لاویں جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھہ لیتے تب تکبیر کہتے **ف** جیسا ہم ابہی اوپر کہہ آئے

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **اول** یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اوسوقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اوسپر فرض ہوگئی **دوسری** یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پاچکا اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اوس سے ساقط ہوگئی **تیسرے** یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کر لی اور بعد اسکے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اسکو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز اوسکی ادا اور قضا نہ ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اوسکو نماز مل گئی یعنے جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ یَحْیٰی عَنْ مَّالِكٍ وَّلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَفِیْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدْ اَدْرَكَ

دحضت الشمس

الصَّلٰوۃَ کُلَّھَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر ان لوگون کی روایت مین مع الامام کا لفظ نہین ہی اور عبید اللہ نے کُلَّھَا کا لفظ زیادہ کیا ف جس نے ایک رکعت پالی اوس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت مین ہی اسکا یہ مطلب نہین ہی کہ اب باقی رکعتین ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہی جو ہم اوپر بیان کر آئے کہ اوسکو ثواب جماعت کا ملگیا یا وہ نماز اوسپر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی رکعتین ضرور ادا کرے کذا قال النووی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جسکو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اوسکو صبح کی نماز مل چکی جسکو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اوسکو عصر کی نماز مل چکی ف مطلب اسکا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہی کہ مثلا کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اوس کی صحیح ہوئی اور باطل نہین ہوئی یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمای سلف و خلف کا اور خلاف حنفیہ کا اسمین باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اسکا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت مین سب کا اتفاق ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَۃً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ اَدْرَکَھَا وَالسَّجْدَۃُ اِنَّمَا ھِیَ الرَّکْعَۃُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اوس نے وہ نماز پالی اور سجدہ سے مراد رکعت ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْعَصْرِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن معمر بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب اَوْقَاتِ الصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ پنجگانہ نمازون کے وقتون کے بیان مین عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ عُرْوَۃُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّنِیْ

باب مِنْہُ

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر مین کچھ دیر کی تو عروہ نے اون سے کہا کہ
بیشک جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑھی اُنہون نے امام ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو عمر و بن
عبد العزیز نے کہا سمجھکر کہو کیا کہتے ہو تم اے عروہ انہون نے کہا مین نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے
مین نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبرئیل اُوترے اور رسے امام
ہوئے اور مین نے اون کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ
حساب کرتے تھے اپنی انگلیون پر پانچ نمازون کا **ف** نووی نے کہا اگرچہ اس روایت مین اوقات نماز مذکور نہین
ہین مگر جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایتون مین اوقات مذکور ہین جنکو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا
ہے اور شاید یہان راوی نے اوس روایت کیطرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد رکھے یا ق
یہی تاخیر نماز مین جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک جائز ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے **عن**

ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ
اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْكُوْفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتَ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ اَوَاِنَّ
جِبْرَئِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ
كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ
حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ الْفَيْئُ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک
دن نماز عصر مین دیر کی سو انکے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز مین دیر کی تھی
کوفہ مین تو اون کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا اے مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہین جانتے کہ جبرئیل
علیہ السلام اوترے اور نماز پڑھی اور حضرت نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز

پڑہی پہر نماز پڑہی انہون نے اور حضرت نے بھی پڑہی پہر پڑہی انہون نے اور حضرت نے بھی پڑہی پہر پڑہی اور حضرت نے بھی پڑہی پہر فرمایا جبرئیل نے کہ آپ
کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنے باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بانزال جبرئیل اوقات نماز تعلیم فرمائی پہر تم انمین تاخیر
کیون کرتے ہو سو تب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ تم کیا کہتے ہو کیا جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز
تعلیم فرمائی عروہ نے کہا ہان ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے پہر عروہ نے کہا اور روایت کی مجھسے حضرت ام المؤمنین عائشہ
بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑہتے تھے کہ دہوپ انکے آنگن مین ہوتی
تھی دیوار پر چڑہنے نہ پاتی تھی **ف** اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر صلوٰۃ سے جو خلیفہ وقت اور امیر المؤمنین سے
واقع ہوئی تھی فوراً اوسپر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بد انجام مین کہ ہزارون بلکہ لاکہون اہل اسلام ایسے بھی نہین کہ نماز کیا
چیز ہے اور تو کبہی بہولے سے قبلہ رخ نہین گرے اور اس روایت مین ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت مین حضرت جبرئیل نے
ایک دن اول وقت سب نمازین ادا کین اور ایک دن آخر وقت مستحب مین پہر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب
تاخیر کا جواز ثابت ہوا تو استدلال عروہ کا کیونکر درست ہوگا مگر اسکا جواب بعضون نے یہ دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی
استدلال انکا صحیح ہو گیا کہ اسقدر تاخیر جائز نہین **عَنْ** عَائِشَةَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ
فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور سورج میرے حجرہ مین چمکتا تہا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ترجمہ
ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ خبر دی انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور دہوپ انکے
آنگن سے اوپر نہ چڑہتی تھی **ف** معلوم ہوا کہ آنگن آپکا چہوٹا تہا اور دیوارین اسکے بھی زیادہ چہوٹی تہین کہ جب سایہ دیوار
ایک مثل ہو جاتا تہا دہوپ آنگن ہی مین رہتی تہی بعد اسکے اوپر چڑہ جاتی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ مین ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (النبی)
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ
فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ
فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑہ چکو تو وقت اسکا باقی ہے جبتک
اوپر کا کنارہ سورج کا نہ نکلے پہر جب تم ظہر پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے جبتک کہ عصر کا وقت آوے پہر جب عصر پڑہ چکے تو اسکا وقت باقی

ہے جب تک آفتاب زرد نہو پھر جب مغرب پڑھ چکی تو اُسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشا
پڑھ چکی تو اسکا وقت باقی ہے آدھی رات تک **ف** یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکے نزدیک اسی وقت
تک باقی رہتی ہیں مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث میں آیا ہے اور وقت جواز اسکا صبح
تک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اوس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جاوے یا سو جاوے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ
وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت
ظہر کا باقی ہے جبتک کہ عصر کا آوے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جاوے) اور وقت مستحب عصر کا باقی ہے جب تک
کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے
جب تک کہ آدھی رات نہ ہووے اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ
مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَ
وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہوتا ہے کہ سورج ڈھل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جاوے سایہ ہر آدمی
کا اوسکی لنبان کے برابر جب تک عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہو اور وقت
مغرب کا جبتک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت
نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے پھر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سے رکا رہ اسلیے کہ وہ شیطان کے دونو
سینگوں میں سے نکلتا ہے **ف** نووی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی
مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہتا
ہے کہ مراد اس سے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارہ
میں نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کیے ہیں اور شیطان کے سینگوں سے
یا تو اس کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اسکا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ

صلوٰۃ الفجر

قرنی الشیطان

کے وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اوس مردود کو ہووے اور اس
وقت گویا شیطان اور اسکے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اسلیے اوس وقت نماز کو منع فرمایا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

باب اوقات الصلوٰة

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ
وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ
بَطْنِ السَّمَآءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَ
وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ
ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک نہ آئے اوپر
کا کنارہ سورج کا نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے آسمان کے بیچ سے جب تک کہ عصر کا وقت
نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اوپر کا کنارہ اسکا ڈوب نہ جاوے اور وقت
نماز مغرب کا جب ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے جبتک کہ شفق نہ ڈوبے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ ترجمہ
عبد اللہ نے کہا میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا
نووی نے کہا اگرچہ اس حدیث کو توقیت صلوٰۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اسلیے ذکر
کر دیا کہ عبد اللہ بن عمرو کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اسکی کثرت فوائد اور وفور مقاصد
پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریض کے لیے اوسکو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم
کے طالب رہیں عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ
الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ
فَاَقَامَ الظُّهْرَ ـــــــــ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ
غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ
بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ
وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ
فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ

بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو آپ
نے فرمایا تم دو روز ہماری ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر
حکم دیا انہوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب
آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر
طلوع ہوئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ٹھنڈے وقت پڑھی ظہر اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی
اور سورج بلند تھا مگر پہ روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑھی بعد تہائی
رات کے اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہوگئی پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اور اس نے عرض
کی کہ میں حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں سب وقت
ہے تمہاری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا
بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہے وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کرکے نماز ادا کرلے
اور اس حدیث میں آپ نے اسکا جواب کو کرکے بتادیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت
ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اصولیین کا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہے نہ یہانتک کہ وقت مکروہ آجاوے

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ فقال له
اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ
حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ
وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ
فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ
الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ
السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نماز
کے وقت آپ سے پوچھے آپ نے فرمایا تم ہماری ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی تاریکی
میں پھر نماز پڑھی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھلا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا عصر کا
اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پھر دوسرے دن حکم

دیا صبح کا جب روشنی ہوگئی پہر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈہل گیا تہا آسمان کے بیچ سے پہر حکم کیا انکو عصر کا اور
سورج بلند تہا پہر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو عشا کا جب جاتی رہی شفق پہر حکم کیا انکو دوسرے
دن اور روشنی مین پڑہی صبح پہر حکم کیا انکو ظہر کا اور ٹہنڈے وقت پڑہا پہر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج سفید صاف تہا
کہ اسمین زردی نہین ملنے پائی تہی پہر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پاوے پہر حکم کیا انکو عشا کا
جب ثلث لیل گذر گئی یا اس سے کچہ کم شک کیا اس مین حرمی نے (جو راوی حدیث ہین) پہر جب صبح ہوئی
فرمایا کہان ہے وہ سائل پہر فرمایا اس درمیان مین جو تم نے دیکہا سب وقت ہے **عن** اَبِی مُوسٰی عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ
شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ
بِالظُّہْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّہَارُ وَہُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْہُمْ ثُمَّ
اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْہَا وَالْقَائِلُ
یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ
اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْہَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ
عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ
الْوَقْتُ بَیْنَ ہٰذَیْنِ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین ایک سائل حاضر ہوا
اور اوقات نماز پوچہی آپنے اسوقت کچہ جواب نہین دیا (اس لیے کہ آپکو کر کے بتانا منظور تہا) پہر ادا کی فجر جب فجر
نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تہے (یعنے اندہیرے کے سبب سے) پہر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ڈہل گیا آفتاب
اور کہنے والا کہتا تہا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تہے پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر اور سورج بلند تہا
پہر حکم کیا انکو اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق پہر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ
ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پہر تاخیر کی ظہر مین یہانتک کہ قریب ہوگیا کل کے عصر
پڑہنے کا وقت پہر تاخیر کی عصر مین یہانتک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تہا کہ آفتاب سرخ ہوگیا پہر تاخیر
کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی پہر تاخیر کی عشا کی یہانتک کہ تہائی رات اول ہوگئی پہر صبح ہوئی تو
سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز کا ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے **عن** اَبِی مُوسٰی اَنَّ سَائِلًا

المغرب

ان النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن مواقيت الصلوة بمثل حديث ابن نمير غير انه
قال فصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق في اليوم الثاني ترجمہ ابی موسیٰ نے وہی روایت کی جو اوپر
گذری صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ نماز پڑھی مغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن **باب**
استحباب الابراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي الى جماعة ويناله الحر في طريقه گرمی
میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان **عن** ابي هريرة انه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم **ترجمہ** ابوہریرہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈے وقت پڑھو یعنی نماز ظہر کی اسلیے
کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے **عن** ابي سلمة وسعيد بن المسيب انهما سمعا ابا هريرة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله سواء **ترجمہ** ابی سلمہ اور سعید بن المسیب
دونوں نے ابوہریرہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اذا كان يوم الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم **قال** عمرو وحدثني
ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله بنحو ذلك **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اسلیے کہ شدت
گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت
کی ابی ہریرہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هذا الحر
من فيح جهنم فابردوا بالصلوة **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابردوا عن الحر في الصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم ترجمہ دونوں کا یہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابي ذر قال اذن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالظهر فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ابرد ابرد او قال انتظر انتظر وقال ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا عن الصلوة قال ابو ذر حتى راينا فيء التلول **ترجمہ** ابوذر نے کہا اذان دی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا
انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ ہے پھر جب شدت سے گرمی ہو تو نماز کو
ٹھنڈے وقت ادا کرو ابوذر نے کہا یہاں تک انتظار ہوا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لیے **ف**

یعنے بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا سا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اوس کا سایہ
نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو اسلیے کہ
اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہاں تھا بخلاف ٹیلوں کے سایے کو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فَقَالَتْ یَارَبِّ اَکَلَ
بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَھُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ
وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت
کی دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے اور عرض کی کہ اے رب کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی
اوسکو دو سانس کی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی
اور سردی کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ وَذَکَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَکَتْ اِلٰی رَبِّھَا فَاَذِنَ
لَھَا فِیْ کُلِّ عَامٍ بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَأْذَنْ لِیْ اَتَنَفَّسْ
فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْھَرِیْرٍ فَمِنْ
نَفَسِ جَھَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَھَنَّمَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے رب میرے کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو
اجازت دی مجھے دو سانسوں کی سو اجازت دی اوسے دو سانسوں کی ایک سانس جاڑے میں ایک گرمی میں سو
جو پاتے ہو تم سردی سو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سو وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے **ف**
نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اوس نے اپنے
رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث
اپنے ظاہر پر محمول ہیں ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک اشہب مالکی کے
اور صلوۃ جمعہ میں ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ
تَقْدِیْمِ الظُّھْرِ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِیْ غَیْرِ شِدَّۃِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنے کا بیان
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ جابرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت
ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو اول وقت پڑھنا ظہر کا مستحب ہے **عن** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا **ترجمہ** خباب نے کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید
لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرماویں **عن** خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي
الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** خباب نے کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں اور شکایت کی آپ سے سخت دوپہر کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی زہیر نے کہا میں نے ابی اسحاق
سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے
کہا ہاں **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ **ترجمہ** انس نے
کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی
سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا **باب** استحباب
التبكير بالعصر عصر اول وقت پڑھنے کا بیان **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا جاتا تھا اونچے
کناروں تک اور وہ وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر
نہیں کیا **عن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً **ترجمہ**
مثل روایت بالا کے ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ

يذهب

فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نماز عصر پڑھ کر قبا کو جاتے تھے اور وہاں پہنچ کر بھی آفتاب
بلند رہتا تھا **ف** بعضے کنارے مدینہ کے آٹھ میل تک تھے اور بعضے تین میل و میل تک اور قبا مدینہ سے
تین میل تھی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

فیجدهم یصلون العصر ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی جاتا تھا بنی عمرو بن عوف کے محلہ
مین اور انکو نماز پڑھتے ہوئے پاتا **ف** نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد مین بہت اول وقت نماز عصر ہوتی تھی اور یہی فضل ہے **عن** العلاء بن
عبد الرحمن انه دخل على انس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره بجنب
المسجد فلما دخلنا عليه قال اصليتم العصر فقلنا له انما انصرفنا الساعة من الظهر قال فصلوا
العصر فقمنا فصلينا فلما انصرفنا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة
المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا كانت بين قرني الشيطان قام فنقرها اربعا لا يذكر الله
فيها الا قليلا ترجمہ علاء سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک کے گھر گئے ظہر پڑھ کر اور انس کا گھر مسجد کے پاس تھا
پھر جب ہم لوگ گئے اون کے یہان تو انہون نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہمنے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہین تو انہون
نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہون نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ دونون سینگون مین شیطان کے ہو جاتا ہے اوٹھکر
چار چونچی مارتا ہے خدا کو نہین یاد کرتا مگر تھوڑا **عن** ابي امامة بن سهل يقول صلينا مع عمر
بن عبد العزيز الظهر ثم خرجنا حتى دخلنا على انس بن مالك فوجدناه يصلي العصر فقلت يا
عم ما هذه الصلوة التي صليت قال العصر وهذه صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
التي كنا نصلي معه ترجمہ ابی امامہ کہتے ہین کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی پھر گئے انس بن
مالک کے پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے ہین عصر کی تو مین نے کہا اے میرے چچا یہ کون سی نماز ہے انہون نے فرمایا
عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے یعنی وقت مسنون یہی ہے
عن انس بن مالك انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر فلما انصرف اتاه
رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله انا نريد ان ننحر جزورا لنا ونحن نحب ان تحضرها قال
نعم فانطلق وانطلقنا معه فوجدنا الجزور لم تنحر فنحرت ثم قطعت ثم طبخ منها ثم اكلنا
قبل ان تغيب الشمس ترجمہ انس نے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پھر جب فارغ
ہو چکے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم چاہتے ہین کہ ایک اونٹ اپنا ذبح کرین اور
آرزو ہم رکھتے ہین کہ آپ بھی تشریف لادین آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ چلے اور ہم بھی گئے آپ کے ساتھ اور اونٹ

بہی ذبح نہین ہوا تہا پہر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور کہایا ہمنے اوسمین سے قبل غروب آفتاب کے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑہا کرتے تہے کہ یہ سب کام ایک پہر کم مین نہین ہوسکتے اور حدیث سے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول وقت مین ہو خواہ آخر روز مین **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ **ترجمہ** رافع کہتے تہے کہ ہم نماز عصر پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور پہر اونٹ ذبح ہوتا تہا اور اوسکے دس حصے تقسیم ہوتے تہے اور وہ پکایا جاتا تہا اور پختہ گوشت ہم کہا لیتے تہے قبل غروب آفتاب کے **عن** الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ **ترجمہ** اوزاعی نے اسی اسناد سے روایت کی فقط اتنا ہی کہ انہون نے کہا ہم ذبح کرتے تہے اونٹ کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے اور یہ نہین کہا کہ ہم نماز اونکے ساتھ پڑہتے تہے **باب** التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ عصر کی نماز کے فوت ہونیکی تشدد کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گویا اوسکا اہل اور مال ہلاک ہو گیا **عن** عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **باب** الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اوسکا بیان **عن** عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** علی نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ انکی قبرون اور گہرون کو آگ سے بہر دے جیسے انہون نے روکا اور مشغول کر دیا ہمکو نماز وسطی سے (یعنی نماز عصر سے) یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا **ف** نووی نے کہا ابن مسعود کی روایت مین تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطی نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تہا کہ نماز وسطی جو قرآن مین مذکور ہے کون سی نماز ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی قول ہے اکثر علماء صحابہ کا اور جو انکے بعد ہین اور ماوردی نے لکہا ہے یہی مذہب ہے امام شافعی کا اسلیے کہ احادیث اس بارہ مین صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہین اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صحیح ہے اسلیے کہ اونکو احادیث عصر کی نہین پہونچی اور اگر پہونچتی تو وہ بہی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اسلیے کہ اصل مذہب انکا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطا اور عکرمہ

اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر
ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن
شداد سے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ذویب نے کہا وہ مغرب ہے اور کسی نے کہا
ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ سے کوئی نماز مبہم ہے نہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعضوں
نے کہا پانچوں نمازیں وسطی ہیں نقل کی یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب
قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب وارد احادیث صحیحہ صریحہ کے اور جس نے جمعہ
کہا اسکا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى اٰبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ
قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ بُيُوْتَهُمْ اَوْ بُطُوْنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ قتادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ
وارد ہوا ہے اور راوی کو شک نہیں ہے عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْاَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَبُطُوْنَهُمْ نَارًا ترجمہ علیؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن اور غزوہ مشہور ہے ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
پانچویں سال ہوا ہے) ایک راستہ پر خندق کے بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے باز رکھا ہمکو
نماز وسطے سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اللہ انکی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھرے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن باز رکھا
ان کافروں نے ہمکو نماز وسطی سے نماز عصر سے اللہ تعالی بھر دے انکے گھروں اور قبروں کو آگ سے پھر پڑھا آپ نے
نماز عصر کو مغرب اور عشا کے بیچ میں **ف** یہ تاخیر سہوا ہوئی اور نسیانًا یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوۃ
خوف کے باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری
میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور موطا

مین ہے کہ ظہر اور عصر دونون فوت ہوئی اور اور کتب مین ہے کہ چار دن نمازین ملا کر پڑہین ظہر و عصر و مغرب و عشا اور تطبیق اسمین یون ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تہا اوس مین کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا ایک بار ایسا ایکبار ویسا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک دیا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہانتک کہ سرخ ہوگیا آفتاب یا زرد ہوگیا سو فرمایا آپنے کہ انہون نے روک دیا ہم کو نماز وسطی نماز عصر سے اللہ انکے پیٹون مین اور قبرون مین آگ بہر دے یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونون کے ایک ہین عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی یونس جو بولے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یعنے غلام آزاد انہون نے کہا مجہہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمین لکہدو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات تو مجہے خبر دو پہر جب مین وہان تک پہونچا مین نے انکو خبر دی انہون نے مجہے بتلایا کہ یون لکہو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور نماز وسطی اور نماز عصر کی اور کہڑے ہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ هِيَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ براء بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ (یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور نماز عصر پر) اور پڑہتے رہے ہم اوسکو جب تک اللہ نے چاہا پہر یہ منسوخ ہوگئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر تو ایک شخص بیٹہا تہا شقیق کے پاس عرض اوس نے کہا کہ اب تو صلوٰۃ وسطی یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا مین تو تم کو

خبر دی چکا کہ یہ کیون کر اوتری اور کیون کر اللہ تعالیٰ نے اُسکو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے
کہا روایت کی ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے اسود بن قیس سے اُنہوں نے شقیق سے اُنہوں نے براء
بن عازب سے کہا اُنہوں نے پڑھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل
بن مرزوق کے (یعنی جو اوپر گذری) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ
اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰى
بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابرؓ نے کہا کہ عمر بن خطاب خندق
کے دن آئے اور قریش کے کافرون کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا
کہ مین نے نماز پڑھی ہو عصر کی یہانتک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہے اللہ کی مین نے بھی نہین پڑھی پھر گئے ہم ایک زمین کنکریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم سب نے اور نماز پڑھی آپ نے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پھر نماز پڑھی اسکے بعد مغرب کی عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ
فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **بَابُ فَضْلِ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا** نماز صبح و عصر کی فضیلت اور انکی محافظت
کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيْكُمْ
مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ
بَاتُوا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا
هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا آگے پیچھے آتے رہتے مین تمہارے پاس فرشتے رات کو اور فرشتے دن کے (یعنے حفاظت کے
لیے) اور جمع ہوتے ہین نماز فجر اور نماز عصر مین پھر چڑھ جاتے ہین جو رات کو تمہارے پاس تھے اور پروردگار ان سے
پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چھوڑا تم نے میرے بندون کو وہ عرض کرتے ہین کہ
جب ہم نے انکو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی
وہ نماز پڑھتے تھے ف اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ

ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا فرشتے آتے جاتے ہین تمہارے پاس آخر
حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کی (جو ابھی اوپر گذری) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا
عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ترجمہ جریر کہتے تھے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے کہ آپ نے چودہوین رات کے چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے دیکھتے
ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ مین نہ ہوگے اوسکو دیکھنے مین پھر اگر تم سے ہوسکے تو نہ ہارو سورج نکلنے کے
قبل کی نماز مین اور سورج غروب ہونیکی نماز مین یعنے فجر اور عصر مین پھر پڑھی جریر نے یہ آیت تسبیح کیجئے پاکی بولو
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن
ابی شیبہ نے انہون نے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے اپنے پروردگار کے آگے پھر دیکھو گے اسکو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ
آیت اور جریر کا نام نہین لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باریتعالے کی جانب فوق مین ہوگی
اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ مین نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہین ہوسکتا پس رد ہوگیا اس مین قول جہمیہ
ناپاک کا جو منکران فوق ہین اور نووی نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی خاص ہے ساتھ مومنون کے غرض کفار اس سے
محروم رہینگے اور ایسے ہی منافقین بھی اس تعالے کو نہ دیکھین گے اسی پر ہین جمہور اہلسنت عَنْ عُمَارَةَ
بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ترجمہ عمارہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا کبھی وہ شخص دوزخ مین جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب
کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصرہ والون مین سے کہا کہ تم نے سنا ہے اسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا ہان اس نے کہا اور مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی سنا

اثبات دیدار خدا جانب فوق مین

ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانون نے اور یاد رکہا ہے میرے دل نے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ ترجمہ عمارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا دوزخ میں جس نے نماز پڑہی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور انکو پاس ایک آدمی تہا بصرے والون میں سے اوسنے کہا کیا تم نے سنا ہو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا ہان میں گواہی دیتا ہون اسپر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہا اس بصری نے کہ میں بہی گواہی دیتا ہون کہ مینے بہی سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ایسے مکان پر کہ میں سنتا تہا اس بات کو ان سے عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابی بکر نے اپنے باپ سے انہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹہنڈی نمازین ادا کرے داخل ہو جنت مین ف یعنی صبح اور عصر عَنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب بَيَانِ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اول وقت مغرب غروب شمس سے ہے اسکا بیان عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ترجمہ سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑہا کرتے تہے جب آفتاب ڈوب جاتا تہا اور پردہ میں چہپ جاتا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ترجمہ رافع کہتے تہے کہ ہم نماز پڑہکر مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہرتے اور ہر ایک ہم مین سے دیکہہ سکتا تہا اپنے تیر گرنے کے جگہہ کو (یعنی اتنی روشنی ہوتی تہی) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تہی ۔ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَاْخِيرِهَا عشا کے وقت اور اسمین تاخیر کرنے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور نہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ عرض کیا عمر بن خطاب نے کہ سو گئیں عورتیں اور لڑکے پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپ نے مسجد والوں سے جب نکلے کہ نہیں انتظار کرتا اس نماز کا زمین پر کوئی سوا تمہارے (یہ بشارت دی کہ وہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ اس سے پہلے تھا کہ اسلام لوگوں میں پھیلے حرملہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنے راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِيْ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن شہاب نے اسی اسناد سے مثل اسکی روایت کی اور اسمیں زہری کا قول کہ ذکر کیا مجھ سے آخر تک مذکور نہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ إِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات دیر لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں یہانتک کہ بڑا حصہ رات کا گذر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا یہی وقت ہے اسکا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ مشقت ڈالوں میں اپنی امت پر اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ اگر مشقت نہ ہوتی میری امت پر ف یہ جو فرمایا کہ یہی وقت ہے اسکا اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ تاخیر کرنا نصف لیل تک روا ہے اور ثلث تک وقت مختار ہے چنانچہ ان شاء اللہ آگے ان میں اس کی تصریح آتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ أَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ

فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى
اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا ہم
رہے ہم ایکدن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیواسطے پھر نکلے آپ ہماری طرف
جب گذر گئی تہائی رات یا بعد اوس کے پھر نہین جانتے ہم کہ آپکو کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گھر مین یا کچھ اور
تھا پھر فرمایا آپنے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارے سوا اسکا انتظار نہین
کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو مین ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہہ نماز پڑھا کرتا پھر حکم فرمایا موذن
کو اور اقامت کہی اوسنے اور نماز پڑھی آپنے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ
الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن عشا کی نماز کی وقت
کسی شغل مین مشغول ہو گئے اور اس مین دیر کی یہانتک کہ ہم سو گئے مسجد مین اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر
جاگے پھر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والون سے آج کی رات اس نماز
کی انتظار مین نہین ہے سوا تمہارے **عن** ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

باب منه

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ
اَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا
انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى
بِالْخِنْصِرِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگون نے انس سے پوچھا حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہون نے کہا ایکدن دیر
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پھر آئے
آپ اور فرمایا لوگ نمازین پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز مین ہو (یعنے ثواب کی
وجہ سے) پھر کہا انس نے گویا مین اب دیکھتا ہون آپ کی انگوٹھی کی چمک کو جو چاندی کی تھی اور انہون نے
بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنے انگوٹھی اوسی انگلی مین تھی) **ف** اس حدیث سے چاندی کی
انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمین کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبٌ مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ

قُرَيْبًا

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نے انتظار
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہانتک کہ آدہی رات کے قریب ہوگئی پہر آپ تشریف لائے
اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ مین اب نظر کر رہا ہون انکی انگوٹہی کی چمک کو اون کے ہاتہ
مین اور وہ چاندی کی تہی **عَنْ** قُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمین ہماری طرف متوجہ ہونیکا ذکر نہین **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ
كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِي بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ
مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي
اَمْرِهِ حَتّٰى اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ
فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اُعْلِمُكُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ
غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوموسی نے کہا کہ مین اور میرے رفیق جو آئے تہے کشتی مین یہ سب اترے ہوئے
تہے کنکریلی زمین مین بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تہے اور ایک جماعت ہم مین کی باری
باری روز آتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کے وقت سو ایک دن مین چند یار دن کے
ساتہ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت صلعم کو کچہ کام تہا کہ اسمین مشغول تہے یہانتک کہ دیر ہوئی نماز مین اور رات
قریب نصف کی ہوگئی پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہی سب کے ساتہ پہر جب فارغ ہوئے تو حاضرین
سے فرمایا ذرا ٹہیرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور بشارت ہے تمکو کہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر یہ تہا کہ کوئی آدمی اسوقت
سوا تمہارے نماز نہین پڑہتا تہا یا فرمایا نہ نماز پڑہی اسوقت کسینے سوا تمہارے **راوی** کہتا مین نہین جانتا
کہ کونسی بات کہی ان دونون مین سے کہا ابوموسی نے کہ پہر پہرے ہم خوشی خوشی اس بات کے سننے کے سبب
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ
اَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُوْلُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَعْتَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتّٰى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوْا

وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذٰلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا إِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً ترجمہ ابن جریج نے کہا کہ مین نے عطا سے کہا کون سا وقت بہتر ہے تمہارے نزدیک کہ اوسوقت مین نماز پڑہا کرون عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہین خواہ امام ہوکر خواہ تنہا سو عطا نے کہا سنا مین نے ابن عباسؓ سے کہ فرماتے تہے کہ دیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین یہانتک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پہر جاگے پہر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا) پہر عطا نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ مین انکو اب دیکہتا ہون کہ سر مبارک سے انکے پانی ٹپکتا تہا ہاتھہ رکہے ہوئے تہے وہ اپنے سر کے اوپر اور فرمایا آپ نے کہ اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو مین انہی حکم کرتا کہ اسی وقت پڑہا کرتے وہ اس نماز کو کہا ابن جریج نے کہ مین نے عطا سے کیفیت پوچہی کہ کیونکر رکہا تہا ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور کس طرح بتایا تہا تمکو ابن عباس نے سو کہولی عطا نے اپنی انگلیان تہوڑی سے پہر رکہی انگلیون کے کنارے اپنے سر پر پہر جہکایا انکو سر سے اور پہیرا یہانتک کہ پہنچا انگوٹہا آپ کا کان کے اس کنارے کیطرف جو کنارہ موٹہہ کیجانب ہے پہر پہنچا انگوٹہا انکا کنپٹی تک اور داڑہی کے کنارے تک نہ ٹہیرتا تہا ہاتہہ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تہا کسی کو مگر ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انہون نے یہ بھی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہون نے عشا مین اوس رات میں کہا مین نہین جانتا پہر عطا نے کہا مین دوست رکہتا ہون کہ اوسیوقت نماز پڑہون امام ہوکر یا تنہا دیر کرکے جیسے ادا کیا

نسخہ: فقال / اشتو / قلبها

ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس اتاہین اور اگر تم پر بارگذری یا لوگون پر بار ہو اور تم انکے امام ہو تو ادا کیا کرو اوسکو متوسط وقت مین نہ جلدی نہ دیر کرکے **ف** سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تہی اور اس امت کر خصائص اور فضائل مین یہ بات ہو کہ نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تہے نماز عشا مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑہا کرتے تہے اور عشا کی نماز مین تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تہے اور نماز ہلکی پڑہتے تہے اور ابو کامل کی روایت مین یخفف کا لفظ ہو معنے اسکے بہی وہی ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ ترجمہ عبداللہ نے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے غالب نہون تم پر گنوار لوگ کہ وہ نام رکہ دین تمہاری نماز عشا کا اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہین اونٹون کے دودہ دوہنے مین اسیوجہ سے وہ عشا کو عتمہ کہتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب نہون تم پر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پر اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے اسلیے کہ وہ دیر کرتے ہین اونٹنیون کے دوہنے مین **ف** یعنے عشا کی نماز کو عشا ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہین اور اصل لغت مین عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہین چونکہ گنوار لوگ دودہ دوہنے مین اونٹنیون کے دیر کرتے تہے اسلیے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہین

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالصُّبْحِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيْسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا سویرے جانا صبح کی نماز کے لیے اور اسکی قرأت کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

وقت العشاء وتاخیرها

فی الصلوۃ

النہی عن تسمیۃ العشاء بالعتمۃ

فانہا

باب التغلیس بالصبح وبیان قدر القراءۃ فیہا

سے روایت ہے کہ عورتین مومنات نماز پڑہتی تہین صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر لوٹتی تہین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین کہ نہ پہچانتا تہا اون کو کوئی (یعنے بعد نماز کے ایسا اندہیرا ہوتا تہا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندہیری مین پڑہنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتون کا بہی ثابت ہوا اگر کچہ خوف فتنہ کا نہو

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لقد كان نساء من المؤمنات يشهدن الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم متلفعات بمروطهن ثم ينقلبن الى بيوتهن وما يعرفن من تغليس رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومنہ بیبیان حاضر ہوتی تہین نماز فجر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین اور پہر لوٹ جاتی تہین اپنے گہرون کو اور نہ پہچانی جاتی تہین بسبب سویرے پڑہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عن** عائشة رضي الله عنها قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس وقال الانصاري في روايته متلففات **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تہے اور عورتین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئی جاتین تہین اور اندہیرے مین پہچانی نہ جاتی تہین اور انصاری نے اپنی روایت مین متلففات کہا معنے اسکے بہی وہی ہین لپٹی ہوئین **عن** جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس نقية والمغرب اذا وجبت والعشاء احيانا يؤخرها واحيانا يعجل كان اذا راهم قد اجتمعوا عجل واذا راهم قد ابطؤا اخر والصبح كانوا او قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليها بغلس **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی مین (یعنے بعد زوال کے) پڑہا کرتے تہے اور عصر ایسے وقت مین کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا مین کبہی تاخیر کرتے اور کبہی اول وقت پڑہتے جب دیکہتے کہ لوگ جمع ہوگئے اول وقت پڑہ لیتے اور جب دیکہتے کہ لوگ دیر مین آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تہے اندہیرے مین **ف** اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بمجرد غروب آفتاب اور عشا مین جماعت کی حضور اور اکثر

نہ ہو اور بن ضرورت ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ
فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [illegible] عَنْهُ ﴿ترجمہ﴾ محمد بن عمرو بن حسن
بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے وہی روایت بیان کے
جو ہی اوپر گذری جبکہ عنہ نے روایت کیا ہے **عَنْ** سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ
أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ
قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُهُ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ
الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلٰى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ
حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلٰى
وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ﴿ترجمہ﴾ سیار بن سلامہ
نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو برزہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شعبہ نے
کہا کیا تم نے سنا ابو برزہ سے انہوں نے کہا میں گویا ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے) پھر کہا
سیار نے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہ سے پوچھتے تھے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
تو کہا انہوں نے کہ پرواہ نہ کرتے تھے آپ اگر عشا میں آدھی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اسکو آگے
سونیکو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اسکے بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پھر میں ان سے (یعنی سیار سے ملا) اور
پوچھا تو کہا انہوں نے کہ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی (یعنی بعد نماز کے)
کنارہ تک مدینہ کے اور آفتاب میں گرمی رہتی اور کہا مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا پھر ملاقات
کی میں نے اون سے اور پوچھا تو کہا انہوں نے کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشین کو
دیکھتا جسکو پہچانتا تھا تو پہچان لیتا اور اسکو اور اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے **ف** سونا
قبل عشا کے اسلیے مکروہ جانتے کہ اس میں احتمال ہے نماز قضا ہونیکا یا وقت مختار وعمدہ کے نکل جانیکا اور اسکے بعد
باتوں کو اسلیے برا جانتے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اوٹھ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب دن کے
ضروری کاموں میں حرج ہو **عَنْ** أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ن أَسْمَعُهُ

ن وَلَا

ن يَعْرِفُهُ

اللہ علیہ وسلم لا یبالی بعض تاخیر صلوۃ العشاء الی نصف اللیل وکان لا یحب النوم قبلها
ولا الحدیث بعدها **قال** شعبۃ ثم لقیتہ مرۃ اخری فقال او ثلث اللیل **ترجمہ**
ابی برزہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہوتی اور اسکے
قبل سونے کو اور اوس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اون سے پہر ملا تو انہون نے کہا تہائی رات
تک **عن** ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر
العشاء الی ثلث اللیل ویکرہ النوم قبلها والحدیث بعدها وکان یقرأ فی صلوۃ الفجر من
المائۃ الی الستین وکان ینصرف حین یعرف بعضنا وجہ بعض **ترجمہ** ابی برزہ کہتے تہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو ٹہیراتے تہے تہائی رات مین اور اوسکے آگے سونے کو اور اسکی بعد باتون کو
برا جانتے اور نماز فجر مین سو آیتون سے ساٹہہ تک پڑہتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایکدوسرے
کا منہ پہچان لیتا

باب کراہۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتها المختار وما یفعلہ المأموم اذا اخرها الامام

عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا
کرین اسکا بیان **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف انت اذا کانت علیک امراء یؤخرون الصلوۃ عن وقتها او یمیتون الصلوۃ
عن وقتها قال قلت فما تأمرنی قال صل الصلوۃ لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها
لک نافلۃ ولم یذکر خلف عن وقتها **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے تم کیا کروگے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو مار
ڈالینگے اوس کے وقت سے مین نے عرض کیا کہ پہر آپ کیا حکم فرماتے ہین مجہکو آپنے فرمایا تم اپنے وقت
پر ادا کر لینا پہر اگر اون کے ساتہہ بہی اتفاق ہو تو پہر پڑہ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہوجاوینگے
اور خلف جو راوی ہے اوس نے عن وقتها کا لفظ روایت نہین کیا **ف** نووی نے کہا کہ تاخیر
سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنے جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑہ لو پہر اگر جماعت
مین جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت مین پہوٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور فجر اور عصر کے بعد
دوبارہ اعادہ نکرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے
جو پہلے ادا کی **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا

ذر انہ سیکون بعدی امراء یمیتون الصلوۃ فصل الصلوۃ لوقتها فان صلیت لوقتها
کانت لک نافلۃ والا کنت قد احرزت صلوتک **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر میرے بعد ایسے حاکم ہونگے کہ وہ نماز کو مار ڈالینگے یعنے
آخر وقت پڑھینگے تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر انہون نے وقت پر پڑھی تو خیر نہین تو
نماز جو اُن کے ساتھہ تم نے پڑہی وہ نفل ہو گئی اور نہین تو تم نے بچا لیا اپنی نماز کو **عن** ابی ذر
رضی اللہ عنہ قال ان خلیلی اوصانی ان اسمع واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف
وان اصلی الصلوۃ لوقتها فان ادرکت القوم وقد صلوا کنت قد احرزت صلوتک والا
کانت لک نافلۃ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ میرے دوست نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
وصیت کی کہ مین حاکم کی بات سنون اور اسکا کہا مانون اگرچہ ایک غلام ہاتھہ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز پڑہون
مین اپنے وقت پر پھر اگر پاؤن مین لوگون کو کہ وہ پڑہ چکے تو مین اپنے نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور نہین تو
وہ میرے لیے نفل ہوگی (یعنے جو دوبارہ اون کے ساتھہ پڑہ لون گا) **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضرب فخذی کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون
الصلوۃ عن وقتها قال قال ما تامر قال صل الصلوۃ لوقتها ثم اذهب لحاجتک فان اقیمت

تامرنی

الصلوۃ وانت فی المسجد فصل **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھہ مارا
میری ران پر کہ کیا کرے گا تو جب رہ جاوے گا ایسے لوگون مین جو نماز مین دیر کرینگے اوسکے وقت سے
تو انہون نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہمین آپنے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام
کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد مین ہو تو لوگون کے ساتھہ بھی پڑہ لو **عن** ابی العالیۃ البراء قال
اخر ابن زیاد الصلوۃ فجاءنی عبد اللہ بن الصامت فالقیت لہ کرسیا فجلس علیہ فذکرت
لہ صنیع ابن زیاد فعض علی شفتیہ وضرب فخذی وقال انی سالت اباذر کما سالتنی فضرب فخذی کما ضربت فخذک

علی فخذی

وقال انی سالت رسول اللہ کما سالتنی فضرب فخذی کما ضربت فخذک وقال صل الصلوۃ لوقتها فان ادرکتک
الصلوۃ معهم فصل ولا تقل انی قد صلیت فلا اصلی **ترجمہ** ابی العالیہ نے کہا ابن زیاد
نے ایک دن نماز مین دیر کی اور عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے اور مین نے ان کے لیے کرسی ڈالدی
وہ اسپر بیٹھے اور مین نے ان سے عبید اللہ کا کام ذکر کیا انہون نے اپنے ہونٹ چبا کر (یعنے افسوس اور

غصہ ہوا اتنا میری ران پر ہاتھ مارا پھر کہا کہ مین نے ابی ذر سے پوچھا جیسے تمنے مجھسے پوچھا سو انہون نے میری
ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جیسے تم نے مجھسے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور
فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو اپنے وقت پر پھر اگر تجھکو اون کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر اون کے ساتھ پڑھ لے
اور یہ نکہہ کہ مین پڑھ چکا ہون اب نہین پڑہتا کہ اسمین جماعت مین پھوٹ پڑیگی۔ عن ابی
ذر رضی اللہ عنہ قال قال کیف انتم او قال کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلوۃ
عن وقتہا فصل الصلوۃ لوقتہا ثم ان اقیمت الصلوۃ فصل معہم فانہا زیادۃ خیر ترجمہ
ابی ذر نے کہا کیا ہوگا جب باقی رہیگا تو ایسے لوگون مین جو دیر کرتے ہین نماز مین اپنے وقت سے
تو پڑھ لینا تم نماز کو اوس کے وقت پر پھر اگر تکبیر ہو تو لوگون کے ساتھ بھی پڑھ لے اسلیے کہ اسمین نیکی
کی زیادتی ہے عن ابی العالیۃ البراء قال قلت لعبد اللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نصلی
یوم الجمعۃ خلف امراء فیؤخرون الصلوۃ قال فضرب فخذی ضربۃ اوجعتنی وقال سألت
اباذر عن ذلک فضرب فخذی وقال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال
صلوا الصلوۃ لوقتہا واجعلوا صلوتکم معہم نافلۃ قال وقال عبد اللہ ذکر لی ان نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فخذ ابی ذر ترجمہ ابی العالیہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن صامت سے
کہا ہم جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہین حاکمون کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرتے ہین ابی العالیہ نے
کہا کہ عبد اللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا مین نے ابوذر سے پوچھا اسی بات
کو تو انہون نے بھی میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی
بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کرو تم اپنے وقت مسنون پر اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو ابوالعالیہ
نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا ذکر کیا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذر کی ران پر ہاتھ مارا تھا

باب فضل صلوۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا وانہا فرض کفایۃ نماز جماعت کی فضیلت
اور اسکی تاکید کا بیان اور یہ کہ فرض کفایہ ہے۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ
الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ بخمسۃ وعشرین جزءا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھکر ہے

قال قال
الصلی
اوجعتنی

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوۃُ الْجَمِیْعِ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃُ النَّھَارِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے کی نماز پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں ابوہریرہ نے کہا چاہو تم یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونیکا سبب ہے عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مثل روایت عبد الاعلی کے معمر سے مگر اسمیں بخمسۃ وعشرین ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ مَّعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً یُّصَلِّیْھَا وَحْدَہٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز امام کے ساتھ اکیلی پچیس نماز سے افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجہ روایت کی اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ ترجمہ ابن عمر نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجہ فرمائے عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ن: الصلوۃ الجمیع ن: وحدہ فی الجمیع

ن: بخمس

ن: الجمیع ۲۹

ن: [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ
اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوْا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوْتَهُمْ وَلَوْ
عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی لوگون کو کسی نماز مین نپایا تو فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون
ایکشخص کو کہ امامت کرے نماز کی اور مین جاؤن انکیطرف جو نماز مین نہین آئے اور حکم کرون کہ ایک
ڈہیر لکڑیون کا لگا کر اون کے گہرون کو جلادین اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پاوے تو ضرور
آوے اور کہتے تہے آپ نماز عشا کو (یعنے نماز کو نہین آتے اور ہڈی سنکر دوڑتے ہین) **عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ
صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ
بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ
اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا اور فجر منافقون پر بہت بہاری ہے اور اگر اسکا
اجر جانتے تو گہٹنون چل کر آتے اور مین نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دون کہ قائم کیجاوے اور ایک شخص کو
کہون کہ نماز پڑہاوے لوگون کو پہر چند لوگون کو ساتہ لیکر جاؤن کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لیکر جو لوگ نماز
مین نہین آتے ہین انکے گہر جلادون **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ
اٰمُرَ فِتْيَانِيْ اَنْ يَسْتَعِدُّوْا لِيْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوْتٌ
عَلٰى مَنْ فِيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کہین اور یہی
روایت کی کہ آپنے فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون اپنے جوانون کو کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لگا دیز
اور حکم کرون مین ایک شخص کو جو نماز پڑہا دے اور جلادون گہر لوگون سمیت (یعنے جو نماز مین نہین آتے
ہون) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مثل حدیث بالا کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ

یحرق ہوتا

باب ما یجب من اتیان المسجد علی من سمع النداء

یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم **ترجمہ** عبداللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ مین حاضر نہین ہوتے مین اونکے حق مین کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ حکم کرون ایک شخص کو جو لوگون کو نماز پڑہا دے پہر مین جلادون اون لوگون کے گہر جو جمعہ مین نہین آئے ہین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال ھل تسمع النداء بالصلوۃ فقال نعم قال فاجب **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھ کو کوئی کہینچکر مسجد تک لانیوالا نہین اور اوس نے چاہا کہ آپ اجازت دین تو گہر مین نماز پڑہ لیا کرے آپ نے اسے اجازت دی پہر جب وہ لوٹ گیا آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو اس نے عرض کی ہان آپ نے فرمایا تم مسجد مین آیا کرو **ف** نووی نے کہا کہ یہ سائل عبداللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سنن ابی داؤد مین مفصل آیا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہین اور جمہور نے (یعنے جنکے نزدیک جماعت واجب ہو) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچہنے کا مطلب تہا کہ مین گہر مین پڑہ لیا کرون اور ثواب جماعت کا پاؤن اپنے عذر کی وجہ سے تو حیا آپ نے قبول نہ فرمایا اور تائید جمہور کی اسطور پر بہی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہوجاتے ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانون کا دلیل اسپر عتبان مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب مین آویگی

باب صلوۃ الجماعۃ من سنن الھدی

عن ابی الاحوص قال قال عبداللہ رضی اللہ عنہ لقد رایتنا وما یتخلف عن الصلوۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوۃ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلوۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ **ترجمہ** ابی الاحوص نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ نماز جماعت سے پیچھے نہین رہتا مگر منافق (یعنے تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہین) کہ جسکا نفاق کہلا ہو ہو یا بیمار ہو اور بیمار بہی دو شخصون کے کندہے پر ہاتھ رکہکر چلتا تہا اور نماز مین ملتا تہا (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) اور کہا اونہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دین اور ہدایت کی باتین سکہائین اور انہی ہدایت کی باتون سے ہے نماز پڑہنا ایسے مسجد مین جہان اذان ہوتی ہو **ف** ان سب حدیثون سے حضور جماعت کا وجوب ثابت ہوتا

ہے اور یہی مذہب ہی جمہور کا اور اس حدیث سے شفقت اٹھا کر مسجد مین آنا ثابت ہوتا ہے **عن** عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدا مسلما فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات حیث ینادی بہن فان اللہ شرع لنبیکم صلی اللہ علیہ وسلم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ہذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وما من رجل یتطہر فیحسن الطہور ثم یعمد الی مسجد من ہذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوہا حسنۃ ویرفعہ بہا درجۃ ویحط عنہ بہا سیئۃ ولقد رایتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یہادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا جسکو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہوکر تو ضرور ہی کہ حفاظت کرے ان نمازون کی جہان اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالے نے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے مقرر کردیے اور یہ نمازین بھی انہین مین ہین اور اگر تم پڑہو انکو گہرون مین جیسے فلانا جماعت کا چہوڑنے والا اپنے گہر مین پڑہتا ہے تو بیشک چہوڑ دیا تمنے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چہوڑا تمنے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہوگئے اور کوئی ایسا نہین ہے کہ طہارت کرے اور اچہی طرح طہارت کرے پہر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدون مین سے مگر اللہ تعالے اوسکے ہر قدم پر کہ وہ رکہتا ہی ایک نیکی لکہتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گہٹاتا ہے اور ہم اپنے تئین ایسا دیکہتے تہے کہ نہین غیر حاضر ہوتا تہا جماعت سے مگر منافق جسکا نفاق کہلا ہوتا تہا اور آدمی دو شخصون کے کاندہون پر ہاتہ رکہ کے چلایا جاتا تہا یہانتک کہ کہڑا کردیا جاتا تہا صف مین **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر بیمار کو بہی جماعت مین آنا مستحب ہے **عن** ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد مع ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بصرہ حتی خرج من المسجد فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اما ہذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی الشعثاء نے کہا ہم مسجد مین بیٹہے تہے ابو ہریرہ کے ساتہ کہ موذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹہا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اسکو دیکہتے رہے یہانتک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ نے کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** ابی الشعثاء المحاربی قال سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ وراٰی رجلا یجتاز المسجد خارجا بعد الاذان فقال اما ہذا

باب النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن

فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ترجمہ ابی الشعثا نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سُنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اوسکو کہا جو مسجد سے باہر چلا گیا تھا بعد اذان کے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نکرلے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا پاخانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر آنے کی نیت رکھتا ہو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهٗ فَقَعَدْتُّ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے میں انکے پاس جا بیٹھا انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑہی تو گویا آدہی رات تک نماز نفل پڑہتا رہا (یعنے ایسا ثواب پاویگا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑہی وہ ساری رات نماز پڑہتا رہا ف اس سے دونو نمازوں کی جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے بجماعت ادا کیں وہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑہ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا سبحان اللہ سنت میں کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی عَنْ اَبِیْ سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ ابی سہل نے بھی اس اسناد سے مثل اس روایت کے بیان کیا عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ فَيُدْرِكَهٗ فَيَكُبَّهٗ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑہی نماز صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کریگا اوسکو نہ چھوڑیگا اور ڈالدیگا اوسکو جہنم میں (یعنی اگر اوسکو ستاوگے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اسکا حق تلف کیا) عَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهٗ فِیْ نَارِ

جهنم ترجمہ حسن کی روایت مین بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ مین ڈالنے کا ذکر نہین **باب**
الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا **عَنْ** عِتْبَانَ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ
بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ
مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْكَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ
تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ
لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ
مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ
وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ
أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ ترجمہ
عتبان جو صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بدر مین حاضر ہوئے ہین اور انصار مین ہین وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری آنکھین
جاتی رہین اور مین اپنی قوم کی امامت کرتا ہون اور جب مینہ برستا ہے نالہ آتا ہے جو میرے اور انکے
بیچ مین ہے تو مین انکے مسجد مین نہین جا سکتا کہ امامت کرون انکی اور آرزو رکھتا ہون اے اللہ کے
رسول کہ آپ تشریف لاوین اور ایک جگہہ نماز پڑھین دیئے میرے گھر مین تا کہ مین اسے نماز کی جگہ

فأتخذه
خزيرة
الدار
الربيع

معذر کردون تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا مین ایسا ہی کرون گا اگر اللہ نے چاہا
عتبان نے کہا پہر صبحکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر بہی آپکے ساتہہ تہے جب کچھہ
دن چڑہا او آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین نے آپکو بلایا اور آپ جب گہر
مین آئے تو بیٹہے نہین اور فرمایا تم کہان چاہتے ہو کہ مین نماز پڑہون تمہارے گھر مین کہا انہون نے کہ مین
نے ایک کونا بتایا اور آپ کہڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپکے پیچھے کہڑے ہوگئے اور آپ نے دو رکعت
پڑہ کر سلام پہیرا اور ہم نے آپ کو روک کہا تہا گوشت کی کڑی کیلئے جو آپ کے لیے پکائی تہی اور محلہ کے لوگ
بہی آگئے یہانتک کہ کئی آدمی جمع ہوگئے گہر مین سو ایک شخص نے ان مین سے کہا کہ مالک بن دخشن کہان
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہین رکہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
نہ کہو اوسکو تم نہین دیکہتے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رضامندی اللہ کی لوگون نے کہا اللہ اور
رسول اسکا خوب جانتا ہے پہر کہا ایک شخص نے کہ ہم اوس کے توجہ اور خیرخواہی منافقون کے ساتہہ دیکہتے ہین
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے آگ پر اوسکو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور چاہتا
ہو اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پہر مین نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
کو اور وہ بہی سالم مین کے سردارون مین جو روایت کی محمود بن ربیع نے سو تصدیق کی انہون نے **ف**
اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے دوسرے برکت ڈہونڈہنا نیکون
کے ساتہہ اور ان کی نشانیون اور مقامون سے تیسرے نماز ادا کرنا نیکون کے نماز کی جگہہ مین چوتھے
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنی سے کم درجہ والے کے گہر جانا پانچوین معاف ہونا جماعت کا عذر
کے سبب سے چہٹے امام اور عالم کے ساتہہ جانا اوسکے رفیق کا ساتوین اجازت چاہنا باہر سے آنیوالا
کا گہر والے سے آٹہوین یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسوین دن کے نماز بہی دو دو رکعت افضل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ
کا یہی مذہب ہے اور جمہور کا گیارہوین مستحب ہونا اسکا کہ محلہ مین جب کوئی شخص نیک آدمی تو اسکے ملنے کو
آوین اور اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اسکی صحبت سے فیض اٹہاوین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
تمام مسلمانون پر بارہوین گہر مین نماز کی جگہہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہوین بُری ذکر سے
کسی کے لوگون کو روک دینا چودہوین یہ کہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل صدق دل سے دوزخ مین ہمیشہ نہ رہے گا سوا

اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین جو بخوف طول معرض تحریر مین نہ آسکے (نووی) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ
عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي
الْحَدِيثِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ
إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ
قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنِ
اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ **ترجمہ** محمود نے عتبان سے روایت کی کہ انہون نے کہا آیا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنے (یعنے جو اوپر مذکور ہوچکی) مگر اتنی بات
زیادہ تہی کہ ایک شخص نے کہا کہان ہین مالک بن دخشن یا کہا دخیشن اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا بیان
کی مین نے یہ روایت چند شخصون مین کہ ان مین ابو ایوب انصاری بھی تھے تو اونہون نے کہا مین نہین
گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو مین نے قسم کہائی کہ
مین پہر جا کر عتبان سے پوچھون گا سو مین انکے پاس گیا اور انکو بہت بوڑہا پایا کہ انکھین جاتی رہی تہین
اور وہ اپنی قوم کے امام تہے سو ہم اون کے بازو پر جا بیٹھے اور مین نے اون سے یہی حدیث پوچھی تو
انہون نے ویسی ہی بیان کر دی جیسے مجھہ سے پہلے بیان کی تہی زہری نے کہا کہ اوس کے بعد اور چیزین فرض
ہوئین اور بہت سے احکام الٰہی اوترے کہ جنکو ہم جانتے ہین کہ کام اونپر ختم ہو گیا پہر جو بچ سکے کہ دہوکا نکہاوے وہ نہ
ہرگز دہوکا کہاوے **ف** یعنی یہ نہ سمجہے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتداے اسلام کی بات ہے اسکے بعد اور احکام
الٰہی بہت سے آئے مین عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَ
حَبَسْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ
مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ **ترجمہ** محمود نے کہا مجہے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہماری محلہ کی ڈول کی تہی اور محمود نے کہا روایت کی مجہسی عتبان نے کہ کہا انہون نے عرض کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہانتک کہ کہا عتبان نے کہ دو رکعت پڑہی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکہا ہم نے آپ کو ایک کہانے کے لیے جسکو جشیشہ کہتی ہین کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تہا اور اسکے بعد کا ذکر نہین کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے **ف** جشیشہ یہہ ہی کہ گیہون کا باریک آٹا لیا اور اسمین گوشت ڈال کر پکایا یا کہجور ڈالکر اور بخاری کی روایت مین مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے موہنہ پر کلی کی اور اس روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکون کے ساتہہ اون کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچون کا دل ایسی باتون سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہماری فیض صحبت کو یاد رکہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ نفل مین جماعت اور بوریے وغیرہ پر پڑہنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ اون کی دادی نے جسکا نام ملیکہ تہا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کہانے کے لیے جو اونہون نے پکایا تہا پہر حضرت نے اسمین سے کہایا اور فرمایا کہ کہڑے ہو مین خیر و برکت کے لیے نماز پڑہون انس نے کہا کہ مین ایک بوریا کہ کہڑا ہوا جو بہت بچہانے سے کالا ہو گیا (یعنے مستعمل تہا) اور اوسپر مین نے پانی چہڑکا اور آنحضرت اوسپر کہڑے ہوئے اور مین نے اور ایک یتیم نے آپکے پیچہے صف باندہی اور بوڑہی ہماری پیچہے کہڑی ہوئین پہر نماز پڑہائی آپ نے دو رکعتین اور سلام پہیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول کرنا دعوت کا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت مین نفل نماز پڑہنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتہہ نماز نیکون کے اپنے گہر مین اور شاید آپکو انکی تعلیم بہی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتین مسجد مین آپ کی ہیئت نماز کو بخوبی نہین دیکہہ سکتی تہین اسوجہ سے کہ پیچہے رہتی تہین اور ثابت ہوا نماز پڑہنا بوریون

فلأُصلّیَ

وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب دو آدمی ہون تو صف امام کے پیچہے باندہ لین اور عورت پیچہے کہڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چہڑکنا بوریے پر اوسکی نرم کرنے کے لیے تہا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شاید نجاست کے سبب سے پانی چہڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا قَالَ وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ ترجمہ انس مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچہے تہے اخلاق مین اور کبہی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گہر مین ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچہونے کو جو آپکے نیچے ہوتا کہ اوسکو جہاڑ دیتے پہر پانی چہڑک دیتے پہر امامت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچہے کہڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتہہ آپ نماز پڑہتے اور آپ کا بچہونا کہجور کے پتون کا تہا ف اس سے بے تکلفی انبیا کی ثابت ہوئی عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ اَيْنَ جَعَلَ اَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهِ اَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ ترجمہ انس نے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر اور گہر مین مین تہا اور میری مان اور میری خالہ اور آپ نے فرمایا کہڑے ہو مین تمہارے لیے نماز پڑہون اور اسوقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تہا پہر آپ نے نماز پڑہی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچہا کہ حضرت نے انس کو کہان کہڑا کیا انہون نے کہا اپنے دہنی طرف پہر دعاے خیر کی ہم سب گہر والون کے لیے سب بہتریون کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض کی میری مان نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپکا چہوٹا خادم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ دعا فرماوین سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور اخیر مین اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس مین برکت عنایت فرما عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى به وبامه او خالته قال فاقامني عن يمينه واقام المرأة خلفنا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائے (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا حذاءه وربما اصابني ثوبه اذا سجد وكان يصلي على خمرة **ترجمہ** میمونہ ام المومنین بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھکو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر **عن** ابي سعيد الخدري انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجده يصلي على حصير يسجد عليه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بوریے پر اور اوسی پر سجدہ کرتے ہیں

باب فضل الصلوة المكتوبة في جماعة نماز فرض بجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لا يريد الا الصلوة فلم يخط خطوة الا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في الصلوة ما كانت الصلوة هي تحبسه والملئكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی جماعت سے اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا کہ نہیں اوٹھایا اوسکو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اسکا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر بلند کر دیتا ہے اللہ تعالے اوسکے عوض میں اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیتا ہے ایک گناہ یہانتک کہ داخل ہوتا ہے وہ مسجد میں پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جبتک نماز اوسکو روکے رہی ہے اور فرشتے اوسکے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جبتک

رفع الله

کہ وہ اپنی جگہہ مین ہے جہان نماز پڑہی ہے اور کہتے ہین فرشتے کہ یا اللہ رحم کر اوسپر یا اللہ بخشدے اوسکو یا
اللہ توبہ قبول کر اوسکی جب تک کہ وہ ایذا نہین دیتا جبتک وہ حدث نہین کرتا یعنے تب تک فرشتے
یہی کہتے رہتے ہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الملئکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مجلسہ تقول اللھم اغفر لہ اللھم
ارحمہ ما لم یحدث و احدکم فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعائے خیر کرتے ہین تمہارے ہر ایک کے لیے جب تک وہ اپنی
نماز کی جگہہ مین بیٹھا رہتا ہے کہ یا اللہ بخشدے اوسکو یا اللہ رحم کر اوسپر جب تک کہ وہ گوز نہین کرتا اور ہر ایک
تمہارے مین کا نماز مین ہے جب تک نماز اوسکو روک رہی ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال العبد فی صلوۃ ما کان فی مصلاہ ینتظر الصلوۃ و
تقول الملئکۃ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث قلت ما یحدث
قال یفسو او یضرط ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی منتظر
نماز کا اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی مین ہے اور فرشتے اوسکے لیے کہتے رہتے
ہین کہ یا اللہ بخش اوسکو اور رحم کر اوسپر یہانتک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے راوی کہتا ہے کہ مین
نے پوچھا کہ حدث کیا ہے تو کہا پہسکی چھوڑے یا گوز کرے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوۃ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب
الی اھلہ الا الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز مین ہے
جب تک کہ نماز اوسکو روک رہی ہے نہین روکتی اپنے گھر جانے سے مگر نماز عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احدکم ما قعد ینتظر الصلوۃ
فی صلوۃ ما لم یحدث تدعو لہ الملئکۃ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ ترجمہ
ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم مین کا نماز مین ہے جب تک نماز کا
منتظر ہے جب تک اوس نے گوز نہین کیا فرشتے اوس کے لیے دعا کرتے ہین یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم الیہا ممشی فابعدھم والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلیہا ثم ینام قال وفی روایۃ ابی کریب حتی یصلیہا مع الامام فی جماعۃ ترجمہ ابوموسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اوتنا ہی ثواب بھی اسکا زیادہ ہے اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھیگا اوسکا ثواب بھی زیادہ ہے اوس شخص سے کہ پڑھ لے اور سو رہے اور ابوکریب کی روایت مین یہ لفظ ہین حتی یصلیہا سے آخر تک اور مطلب دونو کا ایک ہی ہے **عن** ابی بن کعب قال کان رجل لا اعلم رجلا ابعد من المسجد منہ وکان لا تخطئہ صلوۃ قال فقیل لہ او قلت لہ لو اشتریت حمارا ترکبہ فی الظلماء وفی الرمضاء قال ما یسرنی ان منزلی الی جنب المسجد انی ارید ان یکتب لی ممشای الی المسجد ورجوعی اذا رجعت الی اہلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جمع اللہ لک ذلک کلہ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ ایک شخص تہا کہ اوس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تہا اور کبہی کوئی جماعت اُسکی نجاتی تو اس سے کہا گیا یا مین نے کہا کہ تم اگر ایک گدہا خرید لو کہ اوسپر سوار ہو کر آیا کرو اندہیری اور دہوپ مین تو خوب ہو اس نے کہا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرا گہر مسجد کے بازو مین ہو اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ میرے قدم لکہے جاوین مسجد کیطرف اور میرا لوٹنا بہی جب مین لوٹون گہر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹہا کیا ہے **عن** ابی بن کعب قال کان رجل من الانصار بیتہ اقصی بیت فی المدینۃ فکان لا تخطئہ الصلوۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوجعنا لہ فقلت لہ یا فلان لو انک اشتریت حمارا یقیک من الرمضاء ویقیک من ھوام الارض قال اما واللہ ما احب ان بیتی مطنب ببیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فحملت بہ حملا حتی اتیت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ قال فدعاہ فقال لہ مثل ذلک وذکر لہ انہ یرجو فی اثرہ الاجر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لک ما احتسبت ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ انصار مین ایک شخص تہے کہ گہر انکا سب گہرون مین مدینہ کے دور تہا مسجد سے اور کوئی جماعت اونکی جانے نپاتی

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تو ہم لوگون کو ان پر ترس آیا اور مین نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک
گدہا خرید لو کہ تمہی گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑون سے بچاوے اونہون نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
کی کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرا گھر بندہا ہوا ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یہہ بات اسکی مجھپر بہت بار
اور گران گذری اور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے انکو بلایا اونہون
نے حضرت سے بہی یہی کہا کہ مجھسے کہا تہا اور ذکر کیا کہ مین اپنے قدمون کا اجر چاہتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمکو اجر ہے
جسکو تم امیدوار ہو **عن** عاصم بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا **عن** ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ
قال کانت دیارنا نائیۃ من المسجد فاردنا ان نبیع بیوتنا فنقترب من المسجد
فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لکم بکل خطوۃ درجۃ ترجمہ
ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ انہون نے کہا ہمارے لوگون کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ
ڈالین اور مسجد کے قریب آرہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روکا اور فرمایا کہ تمہی ہر قدم
پر ایک درجہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال خلت البقاع حول المسجد
فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لھم انہ بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول
اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب
آثارکم ترجمہ جابر نے کہا کچھ جگہین خالی ہوئین مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والون نے چاہا
کہ مسجد کے پاس اوٹھہ آوین اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہمکو
پہونچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آرہو انہون نے عرض کی کہ ہان اے اللہ کے رسول ہم نے
چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا ای بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہین (یعنی
تاکہ انکا ثواب ملے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال اراد بنو سلمۃ ان یتحولوا
الی قرب المسجد قال والبقاع خالیۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی سلمۃ
دیارکم تکتب آثارکم فقالوا ما کان یسرنا انا کنا تحولنا ترجمہ جابر نے کہا بنو سلمہ
نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجاوین اور کچھ گھر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا ای
بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہاری قدم لکھے جاتے ہین تو انہون نے کہا اس فرمانے سے ہم ایسے خوش

ہو گئی کو ہاں سے اٹھہ آنے سے اسکی خوشی نہ ہوئی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من تطہر فی بیتہ ثم مشی الی بیت من بیوت اللہ لیقضی فریضۃ من فرائض اللہ
کانت خطوتاہ احداہما تحط خطیئۃ والاخری ترفع درجۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں پھر جاوے کسی اللہ کے گھر میں کہ ادا کرے
کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اوسکے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اوترینگی
اور دوسرے سے درجے بڑہیں گے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وفی حدیث بکر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارأیتم
لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ہل یبقی من درنہ شیء
قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو کہ وہ اس
میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اوس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا یہی
مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالے اوس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے **عن** جابر
ہو ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الصلوات
الخمس کمثل نہر جار غمر علی باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات قال
قال الحسن وما یبقی ذلک من الدرن **ترجمہ** جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ
نمازوں کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا
ہو حسن نے کہا کہ نہ باقی رہے گا اسپر کچھ میل **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا او
راح **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ
تعالے نے اوسکی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں

باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد

صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہہ بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان **عن**
سماک بن حرب قال قلت لجابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ اکنت تجالس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا کان لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح او الغداۃ

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ ترجمہ سماک بن حرب نے کہا کہ مین نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے انہون نے کہا کہ بہت پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اوٹھہ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ بھی مسکراتے رہتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے اپنی جگہہ مین بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُوْلَا حَسَنًا ترجمہ سماک سے بھی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اوسمین حسنا کا لفظ نہین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْوَاقُهَا ترجمہ عبد الرحمن جو مولے ہین ابو ہریرہ کے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہرون مین سے پیاری جگہہ اللہ کے نزدیک مسجدین ہین اور سب سے بری اللہ کے نزدیک بازارین ہین

ف بازارون مین شیطان کا جھنڈا گڑا ہوتا ہے گالی گلوچ ایکدوسرکو دیتے ہین فسق وفجور کا زور و شور رہتا ہے بخلاف اسکے مسجدون مین ذکر الٰہی نماز روزہ وزہد وعبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ امامت کا مستحق کون ہے اسکا بیان

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہون تو ایک انمین امام ہو جاوے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهِ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهِ عَلٰی تَکْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حسنا نسخہ | حسنا نسخہ | تعالیٰ نسخہ | وباقی اونچی ایک سماں سے | سنا نسخہ

قَالَ اَلَا تَجُزُ فِی ذِرِ اٰیَتِہٖ مَرْکَانَ سِلْمًا سِنًّا ترجمہ ابو مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن مین برابر ہون تو جو سنت
زیادہ جانتا ہو اگر سنت مین برابر ہون تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو
اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہہ مین جاکر اوسکی امامت نہ کرے اور نہ اوسکے گھر مین اوسکی
مسند پر بیٹھے مگر اوس کے حکم سے اشج نے اسلام کی جگہہ عمر کو ذکر کیا یعنی جسکی عمر زیادہ ہو عَنْ اَنْعَقِبْ بِھٰذَا
الاسناد مثلہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُ
ھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَقْدَمُھُمْ قِرَاءَۃً فَاِنْ کَانَتْ قِرَاءَتُھُمْ سَوَاءً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَقْدَمُھُمْ
ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَکْبَرُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ
فِیْ اَھْلِہٖ وَلَا فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا اَنْ یَاْذَنَ لَکَ اَوْ بِاِذْنِہٖ ترجمہ
ابی مسعود کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ جو قرآن زیادہ
جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو اگر قرات مین برابر ہون تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون
تو جو سن مین بڑا ہو اور کسی کے امامت نہ کر اوس کے گھر مین اور نہ اوسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹھ
اوسکی مسند پر اوسکے گھر مین جبتک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اوسکی اجازت سے عَنْ مَالِکِ بْنِ
الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا
عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا
قَدِ اشْتَقْنَا اَھْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَا مِنْ اَھْلِنَا فَاَخْبَرْنَاہُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَھْلِیْکُمْ
فَاَقِیْمُوْا فِیْھِمْ وَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ
ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور جوان جوان تھے ہم سن اور بیس دن آپکی خدمت مین رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے آپنے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہوگئے تو پوچھا آپ نے
کہ کن کن لوگون کو تم اپنے وطن مین چھوڑ آئے اپنے عزیز واقارب مین سے اور خبر دی ہم نے آپکو تب
فرمایا آپنے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہان رہو اور لوگون کو اسلام کی باتین سکھاؤ بتاؤ پھر
جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور امامت کرے جو تم مین بڑا ہو عمر مین

فَاِنْ کَانَ

وَلَا یَؤُمَّنَّ

وَلَا یَجْلِسْ

ف اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہذا آپ نے انکو یہی حکم
دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے **عن** مالك بن الحويرث ابي سليمان قال اتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم في ناس ونحن شببة متقاربون واقتصا جميعا الحديث بنحو حديث ابن علية **ترجمہ** مالک بن حویرث
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم سن تھے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک
عن مالك بن الحويرث قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وصاحب لي فلما اردنا الاقفال من عنده
قال لنا اذا حضرت الصلوة فاذنا ثم اقيما وليؤمكما اكبركما **ترجمہ** مالک نے کہا کہ آیا میں اور ایک رفیق میرا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب لوٹنا چاہا ہم نے انکے پاس سے تو فرمایا آپ نے کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور
اقامت کہنا اور امامت کرے جو تم میں کا بڑا ہو **عن** خالد الحذاء بهذا الاسناد وزاد قال الحذاء وكانا
متقاربين في القراءة **ترجمہ** خالد نے اسی اسناد سے بھی روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ حذاء نے کہا کہ وہ دونو
قرات میں برابر تھے

باب استحباب القنوت في جميع الصلوة اذا نزلت بالمسلمين نازلة والعياذ بالله واستحبابه في الصبح دائما وبيان ان محله بعد رفع الراس من الركوع في الركعة الاخيرة واستحباب الجهر به

قنوت نمازوں میں پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگنی ساتھ اللہ کے اور مستحب ہونا
اسکا صبح کی نماز میں اور اسبات کا بیان کہ محل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے پیچھے ہے اور
اونچی پڑھنا اسکا مستحب ہے **عن** ابي هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
حين يفرغ من صلوة الفجر من القراءة ويكبر ويرفع راسه سمع الله لمن حمده ربنا ولك
الحمد ثم يقول وهو قائم اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة و
المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطاتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف اللهم
العن لحيان ورعلا وذكوان وعصية عصت الله ورسوله ثم بلغنا انه ترك ذلك
لما انزل ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرات سے فارغ ہو جاتے اور سر
مبارک رکوع سے اٹھاتے یعنے دوسری رکعت میں اٹھتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنے سنا اللہ نے
جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے سب تعریف پھر کہتے کھڑے کھڑے یا اللہ نجات دے
ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور سب مسلمان کفار کے ہاتھ مقید تھے

اونجات دی ضعیف لوگون کو مومنون مین سے (یعنے جو مکہ والون کے ہاتھہ مین دبے پڑے ہیں) یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر اور ڈالدے اون پر قحط مثل زمانہ یوسف علیہ السلام کی (یعنے جیسے مصر مین سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی) پھر ہم کو خبر پہونچی کہ آپنے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیۃ اوتری لَيْسَ لَكَ یعنے اے نبی تم کو اس کام کا کچہ اختیار نہین اللہ چاہے اونکی توبہ قبول کرے چاہے اونہی عذاب کرے کہ وہ ظالم ہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے استحباب قنوت کا دائماً ثابت ہوا اور محل اسکا بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جہر کا بہی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہے شافعی کا اور مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح مین علے الدوام باقی رہین اور نمازین اسمین تین قول ہین صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلاے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعداے دین کا یا قحط و وبا تو تمام نمازون مین امام قنوت پڑہے اور نہین تو نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونو حال مین قنوت پڑہے یعنے وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال مین نہ پڑہے مگر صحیح وہی قول اول ہے اور رفع یدین اس مین مستحب ہے اور منہہ پر بعد ختم قنوت کے ہاتھہ نہ پہیرے اور بعضون نے ہاتھہ پہیرنا بہی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھہ پہیرنے کو سبنے مکروہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ مین سے جو دعا جی چاہے پڑہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کَسِنِیْ یُوْسُفَ تک اور اسکے بعد کچہ ذکر نہین کیا **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِيْ صَلٰوةٍ شَهْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَقُوْلُ فِيْ قُنُوْتِهٖ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيْلَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے

ادن سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک سمع اللہ لمن حمدہ
تو ابھی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش
بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنون کو یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر یا اللہ ڈال دے ان
پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابو ہریرہ نے کہا پھر دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کو کہ آپنے دعا چھوڑ دی اس کے بعد تو میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگون نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو جنکے لیے دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی
کافرون کے پاس سے چھوٹ آئے) **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ
قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْأَوْزَاعِيِّ
إِلٰى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے
وہی مضمون جو اوپر گذرا مگر اسمین کسنی یوسف کے بعد کچھ مذکور نہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ
الْكُفَّارَ **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے تھے کہ واللہ میں ادا کرون تمہارے ساتھ نماز جو قریب قریب ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پھر ابو ہریرہ قنوت پڑھتے تھے ظہر اور عشا اور صبح میں اور مومنون کے لیے دعا
کرتے اور کافرون پر لعنت کرتے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰى
رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا
رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا بد دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
لوگون پر جنہون نے قتل کیا تھا بیر معونہ کے لوگون کو تیس دن تک (یعنے بد دعا کی تیس دن تک) بد دعا
کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہون نے اللہ کی اور اسکے رسول
کی انس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اوتارا ان مقتولون شہیدون کے حال مین جو بیر معونہ پر قتل ہوئے

باب منہ
تعالیٰ

تھے اس آیت کو پھر پڑھا ہمنے اوسی قرآن کی طرح پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی پہونچا دو بشارت ہماری طرف سے ہماری قوم کو کہ ہم ملے اپنے پروردگار سے اور وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی ہوئے اوس سے **ف** بیر معونہ ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہان ستر قاری قرآن کے آپنے بھیجے تھے کافرون نے انکو قتل کر دیا قصہ اُن کا مفصل کتاب القراءۃ مین آویگا انشاء اللہ تعالے **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا **ترجمہ** محمد نے کہا مین نے انس سے کہا کہ کیا قنوت پڑھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز مین اُنہون نے کہا ہان بعد رکوع کے تھوڑی دیر **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ تک بعد رکوع کے نماز صبح مین بد دعا کرتے تھے اوپر رعل اور ذکوان کے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر مین بعد رکوع کے ایک مہینہ تک پڑھا بد دعا کرتے تھے آپ بنی عصیہ کے قبیلہ پر **عن** عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ **ترجمہ** عاصم نے انس سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو انہون نے کہا پہلے مین نے کہا بعض لوگ دعوی کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا ہے رکوع کے بعد تو اُنہون نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بد دعا کرتے تھے آپ ان لوگون پر جنہون نے چند اصحاب کو آپکے قتل کر دیا تھا کہ انکو قاری کہتے تھے **عن** اَنَسٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَّا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ اُصِيْبُوْا يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ كَانُوْا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ

ترجمہ انس کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چہوٹے لشکر کے لیے اسقدر غصہ ہوتے کبہی نہین دیکہا جسقدر ان ستر صحابیون کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ مین کام آئے کہ انہین قاری کہتے تہے اور آپ ایک ماہ تک برابر انکے قاتلون پر بد دعا کرتے رہے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ اسکا اوپر کئی بار گذر چکا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا اور کئی گہرانون پر عرب کی بد دعا کی پہر چہوڑ دیا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب مین قنوت پڑہتے تہے عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اسکا اوپر ہو چکا عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ ترجمہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز مین یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اونسے غفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو آفتون سے بچاوے۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ اِيْمَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ترجمہ حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر سر اٹہایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچاوے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل اور ذکوان کو پہر سجدہ مین گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب سے کفار ملعون ہو گئے عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ترجمہ

خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اسمین یہ فقرہ نہین کہ کفار اسی سے ملعون ہوئی **باب** قَضَاءِ
الصَّلٰوةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا نماز کی قضا کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى
عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اِسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا
عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَّلَا
اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اسْتِيْقَاظًا
فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِاَبِيْ
اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ
نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ يُوْنُسُ
وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے
غزوہ خیبر سے چلے ایک رات کو یہانتک کہ جب آپ اونگھنے لگے آخر شب مین اتر پڑے اور بلال سے کہا کہ تم
ہمارا پہرا دو آج کی رات تو بلال نماز پڑھتے رہے جتنی انکی تقدیر مین تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بہی پہر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اونٹنی پر تکیہ لگایا مشرق کی
طرف منہ کر کے اور انکی آنکھ لگ گئی پہر نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال نہ کوئی اور شخص
آپ کے اصحاب سے یہانتک کہ انپر دہوپ پڑی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول جاگے اور گہبرا کے
اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی اوسی نے پکڑ لیا جسنے آپ کی جان کو پکڑا میرے
ماں باپ فدا ہون آپ پر اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اونٹون کو ہانکو پہر ہانکا تہوڑی دور اونٹون کو
پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی نماز
ادا کی پہر جب نماز پڑہ چکے فرمایا جو بہول جاوے نماز کو پڑہ لیوے جب یاد آوے اس لیے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے قائم کرو نماز میری یاد کے لیے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یون پڑہتے اَقِمِ
الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى یعنے قائم کر نماز کو یاد داشت کے لیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ ثم سجد سجدتین ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی الغداۃ۔ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شب ہم آخر رات میں اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ جاگے یہانتک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنے اس میدان کے باہر ہو گئے) پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور بعضوں نے سجدہ کی جگہ صلی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابھار اللیل وانا الی جنبہ قال فنعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمال عن راحلتہ فاتیتہ فدعمتہ من غیر ان اوقظہ حتی اعتدل علی راحلتہ قال ثم سار حتی تھور اللیل مال عن راحلتہ قال فدعمتہ من غیر ان اوقظہ حتی اعتدل علی راحلتہ قال ثم سار حتی اذا کان من اخر السحر مال میلۃ ھی اشد من المیلتین الاولیین حتی کاد ینجفل فاتیتہ فدعمتہ فرفع راسہ فقال من ھذا قلت ابو قتادۃ قال متی کان ھذا مسیرک منی قلت ما زال ھذا مسیری منذ اللیلۃ قال حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ ثم قال ھل ترانا نخفی علی الناس ثم قال ھل تری من احد قلت ھذا راکب ثم قلت ھذا راکب اخر حتی اجتمعنا فکنا سبعۃ رکب قال فمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظھرہ قال فقمنا فزعین ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیھا شیء من ماء قال فتوضأ منھا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیھا شیء من ماء ثم قال لابی قتادۃ احفظ علینا میضاتک فسیکون لھا نبا ثم اذن بلال بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ فصنع کما کان یصنع کل یوم قال ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکبنا معہ

ابو قتادہ

قال فجعل بعضنا يهمس الى بعض ما كفارة ما صنعنا بتفريطنا في صلوتنا ثم قال اما لكم في
اسوة ثم قال انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلوة حتى يجيء وقت
الصلوة الاخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند
وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قال ثم قال اصبح الناس فقدوا نبيهم فقال ابو بكر وعمر
رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ايديكم فان يطيعوا ابا بكر وعمر رضي الله عنهما
يرشدوا قال فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول
الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم ثم قال اطلقوا لي غمري قال ودعا بالميضاة
فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان راى الناس
ماء في الميضاة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الملأ كلكم
سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب واسقيهم حتى ما
بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم صب رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله قال ان ساقي القوم
اخرهم قال فشربت وشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاتى الناس الماء
جامين رواء قال فقال عبد الله بن رباح اني لاحدث هذا الحديث في مسجد الجامع
اذ قال عمران بن حصين انظر ايها الفتى كيف تحدث فاني احد الركب تلك الليلة
قال قلت فانت اعلم بالحديث قال ممن انت قلت من الانصار قال حدث فانت
اعلم بحديثكم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة وما
شعرت ان احدا حفظه كما حفظته **ترجمہ** ابوقتادہ نے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرمایا تم چلوگے آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات اور پہونچوگے پانی پر اگر خدا
نے چاہا تو کل صبح کو سو چلے لوگ اس طرح کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہوتا تھا ابوقتادہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہانتک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپکے بازو پر تھا اور آپ اونگنے
لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنے غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکا دیا یعنے تاکہ نہ گریں

قال لنا

شربا

لاحدث الناس

فقلت

فانتم

نہ پڑین) بغیر اسکے کہ مین آپ کو جگاؤن یہانتک کہ آپ پہر سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ جب
بہت رات گذر گئی پہر آپ جھکے اور مینے پہر ٹیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤن یہانتک کہ پہر آپ
سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دو بار سے بہی
زیادہ کہ قریب تہا کہ گر پڑین پہر مین آیا اور آپ کا ٹیکا بن گیا پہر آپ نے سر اوٹہایا اور فرمایا کہ یہہ کون ہے
مین نے عرض کی ابو قتادہ آپنے فرمایا کہ تم کب سے میری ساتہہ اسطرح چل رہے ہو مین نے عرض کی کہ
مین رات سے آپکے ساتہہ اسیطرح چل رہا ہون آپنے فرمایا اللہ تعالے تمہاری حفاظت کرے جیسے
تمنے اوس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو ہم کو کہ ہم چہپے ہوئے ہین لوگون کی
نظرون سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو کسی کو مین نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
ہے یہانتک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہوگئے
اور اپنا سر زمین پر رکہا یعنے سونیکو اور فرمایا خیال رکہنا تم لوگ ہماری نماز کا (یعنے نماز کیوقت جگا
دینا) پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تہے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر آگیا پہر ہم لوگ گہبرا کر اوٹہے اور
آپ نے فرمایا سوار ہو پہر چلے یہانتک کہ جب دہوپ چڑہ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا کہ
میرے پاس تہا اور اس مین تہوڑا سا پانی تہا پہر آپنے اس سے وضو کیا (جو اور وضوون سے کم تہا
یعنے بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس مین تہوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
ہمارے لوٹے کو رکہ چہوڑو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر
روز ادا کرتے ہین اور آپ بہی سوار ہوئے اور ہم بہی آپ کے ساتہہ پہر ہر ایک ہم مین سے چپکے چپکے کہتا تہا
کہ آج ہماری اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہمنے نماز مین قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون کا پیشوا
مین نہین ہون پہر فرمایا کہ سونے مین کیا قصور ہے قصور تو یہ ہی کہ ایک آدمی نماز نہ پڑہے یہان تک
کہ دوسرا وقت نماز کا آجاوے (یعنے جاگتے مین قضا کردے) پہر جو ایسا کرے (یعنے نماز اوسکی قضا
ہوجاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
(یعنے یہ نہین کہ ایک بار قضا ہوجانے سے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
لوگون نے کیا کیا ہوگا پہر فرمایا کہ لوگون نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہونگے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جاویں اور لوگوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں پھر وہ لوگ اگر ابوبکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ
خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز
گرم ہوگئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں
مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
اور ابو قتادہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی بچا ہے پھر تو لوگ گرے پڑے
(یعنے ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں میں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی
سے لیتے رہو تم سب سیر ہو جاؤ گے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا کہا راوی نے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ میں نہ
پیوں گا جب تک آپ نہ پئیں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہا راوی نے کہ پھر پہنچے لوگ پانی پر خوش خوش
اور آسودہ کہا راوی نے کہ کہا عبداللہ بن رباح نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع
مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان پھر کہ تم کیا کہتے ہو اسلیے کہ میں بھی اس رات
کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہوگے اس بات سے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان
کی پوری روایت لوگوں سے تب عمران نے کہا میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا
تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں کئی معجزے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے **ایک** تو خبر دینا آپ کا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت
ظاہر ہو گی اور ویسا ہی ہوا کہ کس قدر آدمی اس سے سیراب ہو گئے **دوسری** تھوڑے پانی کا
بہت ہو جانا **تیسری** آپ کا یہ فرمانا کہ سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ویسا ہی ہوا **چوتھی**
آپ کا یہ خبر دینا کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا ہوگا اور لوگوں نے یہ کہا اور ویسا ہی کہا تھا **پانچویں** آپ نے
خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلیں گے اور صبح کو پانی پر پہنچ جاویں گے اور ویسا ہی ہوا **عن** عمران

ابن حصين رضي الله عنه قال كنت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم في مسير له فأدلجنا
ليلتنا حتى إذا كان في وجه الصبح عرسنا فغلبتنا أعيننا حتى بزغت الشمس فكان أول
من استيقظ منا أبو بكر وكنا لا نوقظ نبي الله صلى الله عليه وسلم من منامه إذا
نام حتى يستيقظ ثم استيقظ عمر رضي الله عنه فقام عند نبي الله صلى الله عليه
وسلم فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رفع
رأسه ورأى الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتى إذا ابيضت الشمس نزل فصلى
بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال له رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا فلان ما منعك أن تصلي معنا قال يا نبي الله أصابتني جنابة فأمره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فتيمم بالصعيد فصلى ثم عجلني في ركب بين يديه نطلب
الماء وقد عطشنا عطشا شديدا فبينا نحن نسير إذ نحن بامرأة سادلة رجليها (اذا)
بين مزادتين فقلنا لها أين الماء قالت أيهات أيهات لا ماء لكم قلنا فكم بين
أهلك وبين الماء قالت مسيرة يوم وليلة قلنا انطلقي إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت وما رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نملكها من أمرها شيئا
حتى انطلقنا بها فاستقبلنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألها فأخبرته مثل
الذي أخبرتنا وأخبرته أنها موتمة لها صبيان أيتام فأمر براويتها فأنيخت فمج
في العزلاوين العلياوين ثم بعث براويتها فشربنا ونحن أربعون رجلا عطاش حتى (عطاشا)
روينا وملأنا كل قربة معنا وإداوة وغسلنا صاحبنا غير أنا لم نسق بعيرا وهي
هي تكاد تنضرج من الماء يعني المزادتين ثم قال هاتوا ما كان عندكم فجمعنا لها
من كسر وتمر وصر لها صرة فقال لها اذهبي فأطعمي هذا عيالك واعلمي أنا
لم نرزأ من مائك شيئا فلما أتت أهلها قالت لقد لقيت أسحر البشر أو إنه لنبي
كما زعم كان من أمره ذيت وذيت فهدى الله ذلك الصرم بتلك المرأة فأسلمت (ذاك)
وأسلموا۔ ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی سفر میں سو ایک
رات شب کو چلے ہم یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اوترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ دھوپ

نکل آئی سو سب سے پہلے بوبکر جاگے اور ہماری عادت تہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند سی نہین جگاتے تہے
(کہ شاید وحی نہ اوتی ہو) حب کہ آپ خود نہ جاگین پہر حضرت عمر جاگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
کہڑے ہوکر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پہر جب آپ نے
سر اوٹہایا اور سورج کو دیکہا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتہہ آپ بہی چلے یہانتک کہ جب دہوپ
صاف ہوگئی نماز پڑہی ہمارے ساتہہ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اسنے ہمارے ساتہہ
نماز نہین پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اوس سے فرمایا کہ تم کیون ہمارے ساتہہ نماز کے ادا کرنے
سے باز رہے اوس نے عرض کی کہ ای نبی اللہ کے مجہے جنابت ہوگئی ہے سو حکم دیا اوسکو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اسنے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑہی پہر مجہے آگے دوڑایا آپنے چند سوارون کے ساتہہ کہ ہم
پانی ڈہونڈہین اور ہم بہت پیاسے ہوگئے تہے پہر ہم چلے جاتے تہے کہ ایک عورت کو دیکہا کہ اپنے دونو
پیر لٹکائے دو پکہالون پر بیٹہی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اوس سے کہا کہ پانی کہان ہے کہا کہ
بہت دور ہی بہت دور ہے تم کو پانی نہین ملسکتا ہم نے کہا کہ تیرے گہر والون سے پانی کتنی دور ہے
اوس نے کہا ایک رات دن کا رستہ ہے پہر ہمنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس نے
کہا رسول اللہ کیا ہین غرض ہم اسے مجبور کرکے لے آئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ
نے اسکا حال پوچہا سو ہم نے انکو خبر دی اوس کے حال سے جیسے اوسنے خبر دی تہی اور کہا ہم نے کہ وہ
یتیمون والی ہے اور اسکو کئی بچے بن باپ کے ہین غرض آپنے فرمایا کہ اونٹ اسکا بٹہایا جاوے سو
وہ بٹہایا گیا اور آپنے اس پکہالون کے اوپر کے دہانون مین کلی کی اور اونٹ کو پہر کہڑا کردیا پہر ہم سب نے
پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تہے بہت پیاسے یہانتک کہ ہم سب آسودہ ہوگئے اور اپنے ساتہہ
کی سب مشکین بہر لین اور چہاگلین اور جس رفیق کو جنابت تہی انکو بہی نہلا دیا مگر کسی اونٹ کو پانی
نہین پلایا اور اسکی پکہالین ویسی ہی پانی سے پہٹی پڑتی تہین پہر فرمایا جسکے پاس تم مین سے کچہ ہو لاؤ
سو جمع کیا ہمنے بہت سے ٹکڑون اور کہجورون کو اور ایک پوٹلی اوسکی آپنے باندہی اور فرمایا اوس نیک
بخت سے کہ یہ لیجا اور اپنے بچون کو کہلا اور جان لے کہ ہمنے تیرا پانی کچہ نہین گہٹایا پہر جب وہ اپنے گہر
پہونچی کہنے لگی کہ آج مین اوس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعوی کرتا ہے
اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہہ یہہ گذرا سو اللہ تعالے نے اوس گانون بہر کو اوس عورت

کیونکہ جو ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جواز تیمم کا وقت نہ ملنے پانی کے اور یہ بھی کہ جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عن** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِيْ لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيْرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِدَّةِ صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِيْ أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوْا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ ہم ایک رات چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ جب اخیر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے اور اس پڑنے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں پھر جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کی (یعنے جو ابھی اوپر گذری) اور اسمین یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگون کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہون نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اونکے بلند آواز سے پھر جب آپ جاگے لوگون نے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین چلو اور آخر تک روایت بیان کی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جاوے تو ادا کر لے جب یاد آوے یہی اسکا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔ **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ **ترجمہ** انس نے یہی روایت بیان کی مگر اس مین کفارہ کا ذکر نہین کیا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا

لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ اوسکا اوسکا اوسکا اور گناہ نہیں ہے کو گندرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جاوے یا غافل ہو جاوے نماز سے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے

کتاب صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا

مسافر کی نماز کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھا دی گئی **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے یاروں کا یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ حدیثیں دلیل ہیں جنمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور ظاہر معنے اللہ کے اس قول کے بھی یہی ہیں فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی اگر ارادہ کرے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کرے اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہیں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ

الآخریٰ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ نے فرض کی نماز
دو رکعت پھر بڑہا دی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنے پہلے فرض ہوئی تھی عن
عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الصلوٰۃ اول ما فرضت رکعتین فاقرت صلوٰۃ السفر واتمت
صلوٰۃ الحضر قال الزہری فقلت لعروۃ ما بال عائشۃ تتم فی السفر قال انہا تاولت
کما تاول عثمان رضی اللہ عنہما ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا کہا زہری نے کہ میں نے عروہ
سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑہتی تہیں (یعنے ان کے نزدیک تو
دو ہی رکعت فرض تہی) تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل کی حضرت
عثمان نے (یعنے وہ بہی پوری پڑہتے تہے جیسا ہم ابہی اوپر کہہ آئے ہیں عن یعلی بن امیۃ
قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ
ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس فقال عجبت مما عجبت منہ
فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا
علیکم فاقبلوا صدقتہ ترجمہ یعلے بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ
تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تمکو کہ ستاویں گے کافر لوگ اور اب
تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنے اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بہی یہی تعجب ہوا جیسے
تمکو تعجب ہوا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ
دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنے بغیر خوف کے بہی سفر میں قصر کرو **ف** یہ ان لوگوں کی دلیل
ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب مثل حدیث ابن ادریس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عباس قال فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان سے حضر میں چار رکعت سفر
کردی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک **ف** نووی نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے اسی قول
پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحق بن راہویہ کا
یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کی برابر
ہے یعنے حضر میں چار اور سفر میں دو رکعات ادا ایک رکعت ان لوگوں کی نزدیک کسی حال میں

روا نہین اور انہون نے اس قول کا جواب یہہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھہ
ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لیجاتی ہے جیسا روایات صحیحہ مین نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہوجاتی ہے اون حدیثون مین اور اس قول مین عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَی الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَی الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَّفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا
عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّي اِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ
اِذَا لَمْ اُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
موسی بن سلمہ سے مروی ہے کہ مین نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب مین مکہ مین ہون (یعنے سفر مین)
اور امام کے ساتھہ نماز نہ ہو تو انہون نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ و
سلم کی ابو القاسم کنیت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ
قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جَاءَ
رَحْلَهٗ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ
مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِي يَا ابْنَ اَخِي اِنِّي صَحِبْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَصَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ
يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ
وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ حفص نے کہا کہ مین عبد اللہ ابن عمر کے
ساتھہ تھا مکہ کی راہ مین تو انہون نے ہمکو ظہر کی دو رکعت پڑھائی پھر آئے اور ہم بھی اونکے ساتھہ
آئے یہانتک کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہونچے اور بیٹھہ گئے اور ہم بھی انکے ساتھہ بیٹھہ گئے تو انکی نگاہ
اسطرف پڑی جہان نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگون کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہین مین نے کہا سنتین
پڑھتے ہین انہون نے کہا مجھے سنت پڑھنا ہوتی تو مین نماز ہی نہ پوری پڑھتا (یعنے فرض
پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بھتیجے مین صحبت مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
تو انہون نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھی یہانتک کہ اللہ تعالے نے انکو وفات دی اور ابو بکر

کے ساتھہ رہا تو دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی انہون نے یہانتک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عمر کے ساتھہ رہا تو انہون نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی یہانتک کہ اللہ نے انکو بھی وفات دی اور ساتھہ رہا مین حضرت عثمان کے تو انہون نے دو سے زیادہ نہ پڑہین یہانتک کہ اللہ نے انکو بھی وفات دی اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتون کا پڑہنا سفر مین سنت نہین ہے بلکہ علما نے اسے مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور علمارکا اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر مین سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دو رکعتون سے زیادہ نہین پڑہین حالانکہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑہتے تھے سفر مین سو تفصیل اسکی یہ ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ چھہ برس کے بعد اپنے خلافت کے پورا پڑہنے لگے نماز کو اور ایک روایت مین آٹھہ برس مروی ہوئے ہین اور یہ پورا پڑہنا انکا منی مین تھا باقی غیر منے مین وہ بھی دو پڑہتے رہے پس عبد اللہ بن عمر نے بنا بدتر اولی کہ غیر منے مین دو ہی پڑہتے رہے **عن** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** حفص نے کہا کہ ایکبار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو مین نے ان سے سنتون کا پڑہنا سفر مین پوچھا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا سفر مین اور کبھی انکو سنت پڑہتے نہ دیکھا اور اگر مجھے سنت پڑہنا ہوتا تو مین فرض ہی پورے نہ کرتا اور اللہ تعالی فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ظہر چار رکعت پڑہی اور ذو الحلیفہ مین عصر دو رکعت **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے چھہ میل ہے اور بعضون نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر نہ ہو قصر روا نہین اور ابو حنیفہ کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور انہون

ف — انس بن مالک [illegible]

نے آثار صحابہ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یون دیا ہے کہ ذوالحلیفہ
مین جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تھا غرض وہ منتہای سفر نہ تھا بلکہ ارادہ آپ کا مکہ کا تھا اور شروع
ہوتا ہے قصر جبکہ مسافر اپنے شہر کے مکانون سے باہر ہو جاوے اور آبادی کی حد سے نکل جاوے یا اہل خیمہ
اپنے خیمون سے باہر ہو جاوین مگر ایک ضعیف روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ
جاوے قصر روا نہین ہے اور عطا سے اور ایک جماعت صحابہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے
نکلنے کے پیشتر ہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جسدن نکلے اوسدن کی رات جب تک نہ آوے
تب تک قصر روا نہین ہے مگر یہ سب روایتین اتفاق سلف و خلف کے خلاف مین صحیح یہی ہے کہ بعد
خروج قصر روا ہے اور کوئی حد سفر کی بروایت صحیح شارع سے مروی نہین ہے اور ظاہریہ کے مذہب کے
موید بہت روایات معلوم ہوتی ہین عن انس بن مالک یقول صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا وصلیت معہ العصر بذی الحلیفۃ رکعتین
ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا عن یحیی بن یزید الھنائی قال
سالت انس بن مالک عن قصر الصلوۃ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ شعبۃ الشاک صلی رکعتین یحیی بن
یزید نے کہا مین نے انس سے پوچھا نماز کے قصر کا حال تو انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلتے تین میل یا تین فرسخ شعبہ کو اسمین شک ہے تو دو رکعت پڑھتے ف میل چار ہزار قدم
مین اونٹ کے اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا اور صاحب سراج
نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہین اور مراد
انس کی یہ ہے کہ جب تین میل بستی سے دور ہو جاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایت قرآن کے خلاف ہے
اسلیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک
میل بھی نہ گیا ہو پس اسکو قصر روا ہو گیا ہے عن جبیر بن نفیر قال خرجت مع
شرحبیل بن السمط الی قریۃ علی راس سبعۃ عشر او ثمانیۃ عشر میلا فصلی
رکعتین فقلت لہ فقال رایت عمر رضی اللہ عنہ صلی بذی الحلیفۃ رکعتین
فقلت لہ فقال انما افعل کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل

رواہ مسلم

تحقیق مقدار میل و فرسخ

رواہ مسلم

ترجمہ جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں کو گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور
کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے انکو ٹوکا تو انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں
جیسا دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ
يُسَمِّ شُرَحْبِيْلَ وَقَالَ اِنَّهٗ اَتٰى اَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُوْمِيْنُ مِنْ حِمْصَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا ترجمہ شعبہ نے اسی
اسناد سے روایت کی اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور نام نہیں لیا شرحبیل کا اور کہا کہ وہ گئے ایک زمین میں اور اسے
دومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ
عَشْرًا ترجمہ انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے
میں نے کہا مکہ میں کب تک رہے کہا دس روز **ف** اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ داخل مکہ ہوئے اور
پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منیٰ کو روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہونچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ کر
آئے اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودھویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ اور اسکے گردا گرد
میں سب دس روز قیام تھا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر
ہی پڑھتا ہے اس لیے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نکالو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی
اور جمہور کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ
خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ انس بن مالک نے کہا نکلے ہم مدینہ سے طرف حج کی پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا
عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اسمیں حج کا ذکر نہیں **عَنْ**
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ بِمِنًى وَغَيْرِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ
عُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ
سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسافر کی پڑھی منیٰ وغیرہ میں دو رکعت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے
نے دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں وہی دو رکعتیں پڑھیں پھر پوری پڑھنے لگے چار رکعت **عَنِ**
الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں منے کے غیر
کا ذکر نہیں **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ

أبو بكر بعده وعمر بعد أبي بكر وعثمان صدرا من خلافته ثم إن عثمان صلى بعد
أربعا فكان ابن عمر رضي الله عنهما إذا صلى مع الإمام صلى أربعا وإذا صلاها وحده
صلى ركعتين **ترجمہ** نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپکے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں پھر عثمان
چار رکعت پڑہنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھہ پڑہتے تو چار پڑہتے اور جب اکیلے پڑہتے تو دو رکعت پڑہتے
عن عبيد الله بهذا الإسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم بمنى صلاة المسافر
وأبو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم ثماني سنين أو قال ست سنين قال حفص
وكان ابن عمر رضي الله عنهما يصلي بمنى ركعتين ثم يأتي فراشه فقلت أي عم
لو صليت بعدها ركعتين قال لو فعلت لأتممت الصلاة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز مسافر کی پڑہی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی آٹھہ برس تک یا کہا
کہ چھہ برس تک حفص نے کہا کہ ابن عمر منیٰ میں دو رکعتیں پڑہتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے
تو میں نے کہا اے میرے چچا کاش کے آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑہتے (یعنے سنت کی) انہوں نے
فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پورے کرتا **عن** شعبة بهذا الإسناد ولم يقولا
في الحديث بمنى ولكن قالا صلى في السفر **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے یہ روایت کی انہوں نے منیٰ
کا لفظ نہیں کہا ولیکن یہ کہا کہ نماز پڑہی سفر میں **عن** عبد الرحمن بن يزيد يقول صلى بنا عثمان
رضي الله عنه بمنى أربع ركعات فقيل ذلك لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فاسترجع
ثم قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وصليت مع أبي بكر الصديق
رضي الله عنه بمنى ركعتين وصليت مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه بمنى ركعتين
فليت حظي من أربع ركعات ركعتان متقبلتان **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا نماز پڑہی ہمارے
ساتھہ عثمان نے منیٰ میں چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبداللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا للہ وانا
الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ منیٰ میں دو رکعت پڑہی اور ابوبکر کے ساتھہ دو رکعت
منیٰ میں اور پڑہی میں نے عمر بن خطاب کے ساتھہ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی
رکعتیں مقبول پڑہی ہوئی ہوتیں وہ بہتر تہا **ف** نووی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اسکے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک پوری چار پڑہنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابوبکر و عمر کی انکو پسند نہین آئی مترجم اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہین سمجھتے تھے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہوتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہین اور یہی امر صحیح ہے اسلیے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث مین مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یہان سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ جسطرح خلفاء اوس کے پابند رہے ہین ویسے ہی اسی طرح تم بہی پابند رہو نہ یہ کہ اون کا فعل ہمیشہ سنت ہو جاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء راشدین سے ہوے ہین کچہ معنی نرکہتا عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** حارثۃ بن وھب رضی اللہ تعالی عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اکثر ما کان الناس واٰمنہ رکعتین ترجمہ حارثہ بن وہب نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ منی مین دو رکعتین حالانکہ لوگ اطمینان سے تہے اور کثرت سے یعنے کچہ خوف نہ تہا **عن** حارثۃ بن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی والناس اکثر ما کانوا فصلی رکعتین فی حجۃ الوداع **قال** مسلم حارثۃ بن وھب الخزاعی ھو اخو عبید اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لامہ ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے منی مین دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتہ بہت تہے پہر آپ نے حجۃ الوداع مین یہی دو رکعتین پڑہی مسلم نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی بہائی ہین عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی مان ایک ہین **باب** الصلوۃ فی الرحال فی المطر مینہ مین گہرون مین نماز پڑہنے کا بیان **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال ترجمہ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات مین کہ سردی اور آندہی کی رات تہی تو کہا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے گہرون مین پہر کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تہے مؤذن کو کہ جب رات سردی کی اور مینہ کی ہو تو بعد اذان کے کہہ دیا کرو

ف: سنت نبوی افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت حضرت عثمان کی

پکار کر کہا اپنے گہرون مین نماز پڑہو **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اسکا جائز نہین **عن** ابن عمر انہ نادی بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح ومطر فقال فی اخر ندائہ الا صلوا فی رحالکم الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ او ذات مطر فی السفر ان یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** عبد اللہ نے اذان دی نماز کی ایسی رات مین کہ اسمین سردی اور ٹہنڈی ہوا تہی اور مینہ تہا پہر اذان کے آخر مین کہدیا کہ اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ موذن کو حکم دیتے تہے جب سردی کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر مین کہ پکار دیوے لوگو اپنے خیمون مین نماز پڑہ لو **عن** نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلوۃ بضجنان ثم ذکر بمثلہ وقال الا صلوا فی رحالکم ولم یعد ثانیۃ الا صلوا فی الرحال من قول ابن عمر **ترجمہ** ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پہر بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اسمین الا صلوا فی رحالکم صرف ہے دوسرا جملہ نہین **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرنا فقال لیصل من شاء منکم فی رحلہ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے سفر مین اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے اپنے بستر پر نماز پڑہ لے **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال لمؤذنہ فی یوم مطیر اذا قلت اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم قال فکان الناس استنکروا ذلک فقال اتعجبون من ذا قد فعل ذا من ہو خیر منی ان الجمعۃ عزمۃ وانی کرہت ان اخرجکم فتمشوا فی الطین والدحض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اپنے موذن سے کہا جس دن مینہ تہا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوۃ نکہو بلکہ یہ کہو نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین تو لوگون کو یہہ نئی بات معلوم ہوئی انہون نے کہا کہ تمکو اس سے تعجب ہوا یہہ تو اس نے کیا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجہے برا معلوم ہوا کہ مین تمہین تکلیف دون اور تم کیچڑ اور پہسلن مین چلو **عن** عبد اللہ بن الحارث قال خطبنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فی یوم ذی ردغ وساق الحدیث بمعنی حدیث ابن علیۃ ولم یذکر الجمعۃ وقال قد فعلہ من ہو خیر منی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑہا ہمپر عبد اللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن علیہ کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہین کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہون نے

دحض

ردغ

جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ یَوْمَ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَّطِیْرٍ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَ وَکَرِھْتُ اَنْ تَمْشُوْا فِی الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ **ترجمہ** عبداللہ بن حارث نے کہا اذان دی مؤذن نے ابن عباس کی جمعہ کے دن جس دن مینہ تھا پھر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھ کو پسند نہ آیا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَرَ مُؤَذِّنَہٗ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَّطِیْرٍ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ وَذَکَرَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فَعَلَہٗ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کی اور ذکر کیا معمر کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث مجھ سے عبد بن حمید نے ان سے احمد بن اسحق نے ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عبداللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے یعنی جنکی روایتیں اوپر گذریں **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور فقہا کا

باب جَوَازِ صَلٰوۃِ النَّافِلَۃِ عَلَی الدَّآبَّۃِ فِی السَّفَرِ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ سُبْحَتَہٗ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اونٹنی پر وہ جدہر منہ کرے۔ **ف** اس روایت سے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ٹٹو گدہا سب پر روا ہے سفر میں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول غریب امام شافعی کا یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جبتک

کہ سواری سے نہ اوترے اور قبلہ کیطرف نہ ادا کرے یہہ ایک اجماعی بات ہی مگر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور قیام اور رکوع وسجود ایسے سواری پر ہو کہ جیسے پر کھڑا ہوسکے تو فریضہ بھی ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوسپر ہودج ہو اور یہی صحیح مذہب ہی شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری روان ہے تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوسپر روا نہین اور ایک قول یہہ ہی ہے کہ روا ہی جیسے کشتی پر نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوسپر اتفاق کیا ہی تمام فقہا نے اور نووی نے کہا ہو کہ اگر ایسی سوارون سے ساتھہ ہو کہ اوترنے تو اون کے ساتھہ سے چھوٹ جاوے اور اوسکو ضرر پہونچے تو ہماری اصحاب نے کہا ہی کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اوسکا لازم ہے اسلیے کہ یہہ عذر نادر ہے مترجم کہتا ہو کہ ریل بھی ظاہر مین کشتی کی مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ مین بہت رائج ہوگئی ہے اور اوترنے کے لیے نماز ادا کرنے مین بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہین پس اگر اوسپر فرض ادا کرین تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ ہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کیوقت اور پھر مونہہ کر لین اور چونکہ اب یہ عذر نادر نہین رہا بلکہ کثر مسافرون کو اوس کی ضرورت ہوتی ہی لہذا اوسکا اعادہ بھی ضرور نہین اسیطرح کہ ہماری دین مین حرج نہین اور جہان پانی میسر نہ ہو وہان تیمم سے ادا کرین اور ہرگز قضا نہ کرین

عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ حیث توجہت بہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنی سواری پر جدہر وہ منہ کرے عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہو مقبل من مکۃ الی المدینۃ علی راحلتہ حیث کان وجہہ قال وفیہ نزلت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے جدہر اوسکا مونہہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ مین اتری ہی یہ آیتہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جدہر تم منہ کرو اودہر مونہہ ہی اللہ کا ف یعنی اس آیتہ سے ہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیتہ سے بعضے جاہلان جہمیہ استدلال کرتے ہین اس امر پر کہ ہر جگہہ اللہ تعالے ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاہت ہی اسلیے کہ پوری آیتہ یون ہے وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر تم منہ کرو اودہر اسکا مونہہ ہے پس اس آیتہ مین مشرق اور مغرب وجہتین جو مذکور ہوئین وہ آسمان

ہی ہر مین نہ زمین پر اس سے یہ سمجھنا کہ اسر زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان کو زمین جاننا **عن** ابن عمر قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی علی حمار وهو موجه الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نماز پڑہتے تہے گدہے پر اور سونہہ آپکا خیبر کی طرف تہا **عن** سعید بن یسار انه قال کنت اسیر مع ابن عمر رضی الله عنهما بطریق مکة قال سعید فلما خشیت الصبح نزلت فاوترت ثم ادرکته فقال لی ابن عمر این کنت فقلت له خشیت الفجر فنزلت فاوترت فقال عبد الله الیس لک فی رسول الله صلی الله علیه وسلم اسوة فقلت بلی والله قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر علی البعیر **ترجمہ** سعید بن یسار کے بیٹے نے کہا کہ مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کے راہ مین جاتا تہا پہر جب صبح ہو جانے کا خیال ہوا تو مین نے اوترکر وتر پڑہے اور اون سے جا ملا تب ابن عمر نے کہا کہ تم کہان گئے تہے مین نے کہا کہ صبح کے خیال سے اوترکر وتر پڑہے مجہ سے عبد اللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چال کیا اچہی نہین مین نے کہا کیون نہین قسم اللہ کی تب انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑہا کرتے تہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بہی حکم ہے **عن** ابن عمر رضی الله عنهما انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی علی راحلته حیثما توجهت به قال عبد الله بن دینار کان ابن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اسکا سونہہ ہو عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے تہے **عن** عبد الله بن عمر انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر علی راحلته **ترجمہ** عبد اللہ عمر کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہا کرتے تہے اپنی سواری پر **عن** عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسبح علی الراحلة قبل ای وجه توجه ویوتر علیها غیر انه لا یصلی علیها المکتوبة **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑہا کرتے تہے سواری پر جدہر وہ سونہہ کرتی اور اسی پر وتر پڑہتے مگر فرض اوس پر نہ پڑہتے تہے **عن** عبد الله بن عامر بن ربیعة اخبره ان اباه

اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ
رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ترجمہ عبداللہ کو اون کے باپ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ رات کو نفل پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اُسکا موںہہ ہو عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ
قَالَ تَلَقَّيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهٗ
يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّ وَجْهُهٗ ذَالِكَ الْجَانِبَ وَاَوْمٰى هَمَّامٌ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهٗ رَاَيْتُكَ
تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ لَمْ اَفْعَلْهُ

فلقیناہ

ترجمہ انس سیرین کے بیٹے نے کہا ہم ملے انس مالک کے بیٹے سے جب وہ شام سے آئے تو ملاقات کی ہم
نے عین التمر میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) اور دیکہا اُنکو کہ نماز پڑہتے تہے اپنے گدہے پر اور موںہہ اُن
کا اس طرف تہا اور اشارہ کیا ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف تب میں نے اُن سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا
اور طرف نماز پڑہتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو
کبہی ایسا نہ کرتا بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ باب سفر میں نمازوں کے
جمع کرنے کا بیان عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ
بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے ف نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر
قول کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت میں جمع کرے چاہے عصر کے وقت
میں اور اسی طرح مغرب اور عشا کا جمع کرنا روا ہے اور چہوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور
جو ابہی اپنے فرودگاہ میں ہے اوسکو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا
کر کے چلنے لگے اور جو راہ میں ہو اور ایک وقت آجاوے تو دوسرے وقت تک چلا جاوے اور دوسرے
وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشا کے ساتھ پڑہ لے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش
میں جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
میں اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشا میں جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام
احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے جمع کرنا درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے اور حنفیہ
کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور مذہب انکا خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتین اوپر صحبت ہین اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداسد بن عمر کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے تہے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے تہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے دیکہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے تہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَہُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَہُمَا وَبَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے دیکہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر مین تو مغرب مین دیر کرکے عشا کے ساتہہ پڑہتے تہے **ف** یہ جمع تاخیر ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّہْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَیْنَہُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَکِبَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے عصر کے وقت تک پہر اوتر کر دونو کو ملا کر پڑہتے تہے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈہل جاتا تو ظہر پڑہ کر سوار ہوتے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی یَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَہُمَا **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اسد علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب ارادہ کرتے نمازون کے اکٹہا کرنیکا سفر مین ظہر مین دیر کرتے کہ اول وقت عصر کا آجاتا پہر دونو ملا لیتے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ عَلَیْہِ السَّفَرُ یُؤَخِّرُ الظُّہْرَ اِلٰی اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَہُمَا وَیُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ

السَّیْر

بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کرتے اوسکو عشا کے ساتھہ جب شفق ڈوب جاتی ف شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اوسکے ڈوب جانے کے وقت عشا کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت تمام ہوجاتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بغیر خوف اور بغیر سفر کے ف اسکا بیان مفصل آخر میں باب کے آویگا انشاء اللہ تعالی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَمَا سَأَلْتَنِيْ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابوالزبیر نے کہا کہ مین نے سعید سے پوچھا کہ آپنے کیون ایسا کیا انہون نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم نے مجہہ سے پوچھا تو انہون نے کہا حضرت نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ ترجمہ سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا نمازون کو ایک سفر میں جسمین آپ غزوہ تبوک کو گئے تہے غرض ملا کر پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ترجمہ معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ

ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ **ترجمہ** معاذ نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو میں نے کہا یعنی قول ہے عامر بن واثلہ کا کیوں کیا آپ نے ایسا معاذ نے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ کَیْ لَا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا مَا اَرَادَ اِلٰی ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کیا ارادہ سے آپ نے یہ کیا انہوں نے کہا چاہا کہ تکلیف نہ ہو آپ کی امت پر **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا (یعنی مغرب اور عشا ملا کر) میں نے کہا اے ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشا اول وقت پڑھی انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان کرتا ہوں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِیًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشا ملا کر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا یَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَجَعَلَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ لَا یَفْتُرُ وَلَا

رن وفي

رن ذالک

ولا یتثنی الصلوۃ الصلوۃ فقال ابن عباس اتعلمنی بالسنۃ لا ام لک ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال عبد اللہ ابن شقیق فحاک فی صدری من ذلک شیء فاتیت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ فسألتہ فصدق مقالتہ۔ **ترجمہ** عبداللہ شقیق کے بیٹے نے کہا وعظ کہا ہم میں ایک دن ابن عباس نے عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ نہ دم لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز تب ابن عباس نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے پھر کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا آپ نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابوہریرہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ قول ابن عباس کا سچا ہے **عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال قال رجل لابن عباس رضی اللہ عنہما الصلوۃ فسکت ثم قال الصلوۃ فسکت ثم قال الصلوۃ فسکت ثم قال لا ام لک اتعلمنا بالصلوۃ کنا نجمع بین الصلوتین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک شخص نے کہا نماز پڑھو آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ ہو گئے پھر کہا اسے ابن عباس نے تیری ماں مرے ہمکو تو نماز سکھاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تھے دو نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں **ف** نووی نے کہا یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علما کی اسمیں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جسکو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر حدیث ابن عباس کی مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی بار شراب پیوے اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کے رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے رہی یہ حدیث ابن عباس کے اسکی عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا **ف** مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباس سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ ہم جمع کیا کرتے تھے دو نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کہ آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ کا معمول رہا ہو اسکو سارا

تحقیق مسئلہ جمع بین صلوتین در حضر

زمانہ ملکر کیونکر چھوڑ سکتا ہی **ف** ملکہ کسینی یہ تاویل کی کہ آپنے بارش کی وجہ سی جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سی مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہی اسلیے کہ اوپر کی روایتون مین بغیر خوف اور
مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینی یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی مین ہوا کہ آپ نے ظہر پڑہی پہر جب بدلی کہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بہی پڑہ لی اور یہ بہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ
امر ظہر اور عصر مین ہو مگر مغرب اور عشا مین نہین ہوسکتا **ف** اسکی بطلان کی اور بہی ایک وجہ یہہ ہے
کہ ابن عباس نے جب وعظ کی دن مغرب مین دیر کی جب بدلی کہان تہی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کی
مستفسر تہے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسرے اسمین صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے **ف** اور کسی
نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑہا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہہ
دونو نمازین ظاہر مین جمع معلوم ہوئین حقیقت مین دونون ایک وقت مین نہ تہین **ف** جیسے ہمارے
حنفی بہائی جو مذاق حدیث سی واقف نہین ایسی ہی تاویل کرتے ہین **ف** اور یہ تاویل بہی ضعیف
بلکہ باطل ہی اسلیے کہ یہہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکہتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹہیک ہونا خیال
مین نہین آتا اس لیے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا اونکا اس حدیث سی اپنے
فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا اسپر ابو ہریرہ کا اس تاویل کی جڑ اڑاتا
ہے **ف** اور کسینی یہ تاویل کی کہ یہ فعل آپکا مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تہا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سی اور یہی قول پسندیدہ ہی ظاہر حدیث کی رو سے اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابو ہریرہ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سی بہی کہ مرض مین یا
بعض ضرورتون مین جو مثل مرض کے ہون **ف** یعنی جسمین آدمی مجبور ہو جاوے جیسے بعض نوکریان
یا بعض خانگی امور کہ اسمین اختیار نہین **ف** مینہ سی زیادہ مشقت ہی اور ایک جماعت اماموں
کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر مین کسی حاجت کی وجہ سی روا ہی جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہی ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب
شافعیہ سے ہین ابی اسحق مروزی سی انہون نقل کیا ہے ایک جماعت سے اصحاب حدیث کی
اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور موید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں ٹہیرایا
ف یعنی معلوم ہوا کہ محض واسطے آسانی امت کے یہہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہو یا کوئی اور ضرورت
ہو یا نہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کو لوگ کیونکر رد کر سکتے ہین مگر جیسے یہہ آسانی
ان حدیثون سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثون سے ثابت ہوئی
کہ پانچون نمازون کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تہے اور جمع کی عادت نرکہتے تہے پس متبع سنت کو دونو
بات کا لحاظ ضرور ہے **باب** جواز الانصراف من الصلوٰۃ عن الیمین والشمال نماز پڑہ
کے داہنے اور بائین دونو طرف پہرنا روا ہے اسکا بیان **عن** عبد اللہ قال لا یجعلن احدکم
للشیطان من نفسه جزءا لا یری الا ان حقا علیه ان لا ینصرف الا عن یمینه اکثر
ما رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم ینصرف عن شماله **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ کوئی
اپنی ذات مین سے شیطان کو حصہ نہ دیوے یہہ سمجہکر کہ پہیرنا واجب ہے داہنی ہی طرف پہرنا نماز کے بعد اکثر مین نے
دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائین طرف بہی پہرتے تہے **ف** جب آپ ساتہین اپنی جانب
سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے دسوین یا چہٹی چلہ یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرار دیتے
ہین وہ تو پوری شیطان کے حصہ مین آگئے نعوذ باللہ منہا **عن** الاعمش بهذا الاسناد
مثله **ترجمہ** اعمش سے بہی یہی مروی ہے اسی سند سے **عن** السدی قال سألت انسا رضی
الله عنه كيف انصرف اذا صليت عن يميني او عن يساري قال اما انا فاكثر ما
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه **ترجمہ** سدی نے کہا مین نے
انس سے پوچہا کہ مین نماز پڑہ کر کدہر پہرا کرون داہنی طرف یا بائین طرف انہون نے کہا کہ مین نے تو
اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پہرتے دیکہا ہے **عن** السدی عن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان ينصرف عن يمينه **ترجمہ** سدی نے انس سے روایت کی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پہرا کرتے تہے **باب** استحباب یمین الامام امام کو
داہنی طرف کہڑا ہونا مستحب ہے اسکا بیان **عن** البراء قال کنا اذا صلینا خلف
رسول الله صلى الله عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه
قال فسمعته يقول رب قني عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك **ترجمہ**

براء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی
طرف کھڑے ہوں (یعنے نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف مونہہ کرکے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ وہ کہتے
تھے رب سے آخر تک یعنے اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو
اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائیں
طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **عَنْ** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ **ترجمہ** مسعر نے اسی اسناد سے بھی روایت کی اور مونہہ پھیر کر ہماری طرف بیٹھنے
کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے داہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو
واجب جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے

باب كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فرض شروع ہوئے بعد نفل مکروہ ہونیکا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا
چاہیے سوا فرض کے **عَنْ** زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** زکریا نے بھی اسی
اسناد سے یہی مضمون روایت کیا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ **ترجمہ**
عطاء بن یسار نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا
کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انہوں نے بھی یہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پہونچائی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ
وَقَدْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ
مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمُ
الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهٗ
عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَطَاءٌ **ترجمہ** عبداللہ مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب تکبیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر
جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نسخہ: احطنا

نسخہ: ابو الحسین

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ

نے اوس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم مین کوئی چار رکعت پڑہنے لگے گا صبح کی قعنبی نے کہا عبداللہ بن مالک بن بحینہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے ابوالحسین مسلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے یہ چوک ہے **عن** ابنِ بُحَینَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُقِیمَتْ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ وَالْمُؤَذِّنُ یُقِیْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّی الصُّبْحَ اَرْبَعًا **ترجمہ** ابن بحینہ نے کہا تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی اور دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا ہے اور موذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو **عن** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلٰوتِکَ مَعَنَا **ترجمہ** عبداللہ سرجس کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑہتے تھے تو اوس نے دو رکعت سنت پڑہی مسجد کے کنارے پہر شریک ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر جب آپ نے سلام پہیرا فرمایا اے فلانے تم نے فرض نماز کس کو گنا آیا وہ جو اکیلے پڑہی یا وہ جو ہماری ساتھ پڑہی **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتون کا پڑہنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنے سنت وغیرہ نہ پڑہے اگرچہ اوسکو یقین ہی ہو کہ مجہے امام کے ساتھ نماز ملجاوے گی اور اس روایت سے اسکا قول رد ہوگیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑہنا اوسے جب جانے کہ پہلی رکعت امام کی ساتھ ملجاوے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاوے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعضے حنفیون کا قول ہے جنکو مذاق حدیث نہین **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مسجد مین جانے کی دعاؤن کا بیان **عن** اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو کہے یا اللہ کہولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا فضل یعنے رزق اور دنیا کی نعمتین مسلم

بعد اقامت نفل نہ پڑہنے کا بیان

باب ما یقول اذا دخل المسجد

نے کہا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے لکھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں
نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد
بن بکراوی نے اون سے بشر نے اون سے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون سے عبد الملک نے ان سے ابی حمید نے
یا ابی اسید نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ تحیۃ المسجد کا بیان
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ **ترجمہ** ابو قتادہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے
ادا کرے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ
جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ**
قتادہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا تمکو دو رکعت پڑھنے
سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی
بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَ
زَادَنِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا میرا کچھ
قرض تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں انکے پاس مسجد میں گیا تو مجھ سے فرمایا دو رکعت
پڑھ لو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ**
جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آئے
تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں
داخل ہو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کرکے بیٹھے بعضی نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے یہ محض

نادانی ہے **باب** استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ
مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت مستحب ہے اسکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہما قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فابطأ بی جملی و
اعیا ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلی وقدمت بالغداۃ فجئت
المسجد فوجدتہ علی باب المسجد قال الآن حین قدمت قلت نعم قال فدع
جملک وادخل فصل رکعتین قال فدخلت فصلیت ثم رجعت **ترجمہ** جابر نے
کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی
اور تھک گیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا
اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم ابھی آئے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ
کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھکر پھرا **عن** کعب
ابن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر
الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ**
کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہر
دن چڑہے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑہتے پھر بیٹھتے مسجد میں **باب**
استحباب صلوۃ الضحی نماز چاشت کا بیان **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ
رضی اللہ عنہا ہل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجیء من
مغیبہ **ترجمہ** عبد اللہ نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتے انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے **عن** عبد اللہ
ابن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا
ان یجیء من مغیبہ **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ
الناس فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کے ماں فرماتی ہیں کہ میں نے

فقال

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بعضے کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض ہو
جاوے **عن** مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ **ترجمہ** معاذہ نے مسلمانوں
کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت نماز چاشت پڑھا
کرتے تھے انہوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے **عن** يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ **ترجمہ** یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا زیادہ کرتے
جو اللہ چاہتا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى
أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ **ترجمہ** قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا
حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ
مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرِ
ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر نہ دی کسی نے کہ دیکھا اس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے مگر ام ہانی نے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آئے میرے گھر جس دن مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی انکو ایسی جلدی نماز پڑھتے نہیں
دیکھا فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرارت بہت کم پڑھتے
تھے) اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ
بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعْدَ
مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ
لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ

(حاشیہ: ما شاء الله — ثمانی — صلوة الضحى ثماني ركعات — ثماني ركعات عنه)

قالت فلم اراہ سبحها قبل ولا بعد قال المرادی عن یونس ولم یقل اخبرنی ترجمہ عبداللہ نے کہا مین آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتاوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت پڑہی ہے تو مین نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہین ابی طالب کی کہ انہون نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا دن چڑہے آئے اور ایک کپڑا لاکر پردہ ڈالکر نہائے پھر کہڑے ہوکر آٹھہ رکعت نماز پڑہی مین نہجانتی تہی کہ انکا قیام لنبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تہے اور مین نے اس کے پہلے اور پیچہے کبہی انکو چاشت پڑہتے نہین دیکہا مرادی نے کہا روایت ہی یونس سے اور یہہ نہین کہا کہ مجھہ خبر دی **عن** امّ هانئ رضی اللہ عنها بنت ابی طالب تقول ذهبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب قالت فسلمت فقال من هذه فقلت امّ هانئ بنت ابی طالب قال مرحبا بامّ هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد فلما انصرف قلت یا رسول اللہ زعم ابن امّی علیّ بن ابی طالب انه قاتل رجلا اجرته فلان ابن هبیرة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قد اجرنا من اجرت یا امّ هانئ قالت امّ هانئ وذلک ضحی ترجمہ ام ہانی ابوطالب کی بیٹی کہتی تہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئی تہین پھر مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہین مین نے عرض کی ام ہانی ابوطالب کی بیٹی آپنے فرمایا واہ واہ ام ہانی ہین پھر نہا چکے تو کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت پڑہی ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے پھر جب پڑہ چکے مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری مان کے بیٹے علی بن ابیطالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہین جسکو مین نے امان دی ہے فلانا ہبیرہ کا بیٹا آپنے فرمایا جسکو ام ہانی نے امان دی اوسکو ہم نے امان دی اے ام ہانی اُم ہانی نے کہا یہہ نماز چاشت کی تہی **عن** امّ هانئ رضی اللہ عنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلی فی بیتها عام الفتح ثمانی رکعات فی ثوب قد خالف بین طرفیه ترجمہ ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے گہر مین جس سال مکہ فتح ہوا آٹہہ رکعت نماز پڑہی ایک کپڑا اوڑہکر کہ اوسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈالدیا تہا **ف**

فقلت ثمانی

نووی نے کہا حاصل ان سب روایتوں کا یہ ہی کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہی اور کم سے کم اوسکی دو رکعات ہین اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھہ رکعات اور چونکہ حضرتؐ کبھی پڑھتے تھے اور کبھی نہ پڑھتے اسلیے جنہون نے نہ دیکھا انہون نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہون نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہی کہ مسجدون مین دکھا دکھا کر کے پڑھنا بدعت ہی جیسا لوگ کرنے لگے تھے اسلیے کہ اصل نفل کا پڑھنا گھر مین ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اوسپر بدعت ہی اس لیے کہ حضرتؐ نے اوسپر مداومت نہین کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس غرض سے تھا کہ خوف تھا فرض ہو جانیکا اور اب یہ خوف نہین اور مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق مین ثابت ہو چکا ہے ابی درداء اور ابوہریرہ کی روایت سے جو آگے آتی ہین اسی باب مین اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہین پہونچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہین ہوئی اور جمہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہین اور ابن مسعود اور ابن عمر سے توقف بھی مذکور ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی **ترجمہ** ابوذر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہی اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہین دو رکعتین چاشت کی جس کو وہ پڑھ لیتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ میرے دوست نے مجھے وصیت کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزون کی تین روزے کی ہر مہینہ مین اور دو رکعت چاشت کی اور وتر پڑھ لینے کی قبل سونے کے **ف** جسکو تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت وتر پڑھنا اولے ہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری سند سے وہی مضمون
مروی ہوا **عن** ابی رافع الصائغ قال سمعت اباھریرۃ قال اوصانی خلیلی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فذکر مثل حدیث ابی عثمان عن ابی ھریرۃ ترجمہ ابو رافع
نے وہی مضمون ابوہریرہ سے روایت کیا **عن** ابی مرۃ مولی ام ھانی عن ابی الدرداء رضی
اللہ عنہ قال اوصانی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لن ادعھن ما عشت
بصیام ثلاثۃ ایام من کل شھر وصلوۃ الضحی وبان لا انام حتی اوتر ترجمہ
ابی مرہ نے ابو درداء سے روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی مجھکو میرے پیارے نے تین چیزون
کی کہ نہ چھوڑون گا مین انکو جب تک جیون گا تین روزے ہر مہینہ مین اور نماز چاشت کی اور نہ
سونا بغیر وتر پڑھے ہے

باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھما سنت فجر
کی فضیلت وغیرہ کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان حفصۃ ام المؤمنین رضی
اللہ عنھا اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من
الاذان لصلوۃ الصبح وبدا الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ
ترجمہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دی انکو مسلمانون کی مان حفصہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان دیکر چپ ہو
جاتا اور صبح ظاہر ہوجاتی دو رکعتین ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے پہلے **عن** نافع بھذا
الاسناد کما قال مالک ترجمہ نافع سے مثل روایت مالک کی اسی اسناد سے مروی ہوا یعنی
جو روایت اوپر گذر چکی **عن** حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع
الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی مان نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت ہلکی **عن** شعبۃ بھذا الاسناد
مثلہ ترجمہ شعبہ سے بھی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا **عن** سالم عن ابیہ قال اخبرتنی
حفصۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین
ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب صبح چمک جاتی دو رکعت ادا کرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یصلی رکعتی الفجر اذا سمع الاذان ویخففھما ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون
کی مان محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو
رکعت سنت فجر پڑہا کرتے تہے جب اذان سن چکتے اور ہلکی پڑہتے انکو عن عائشۃ ان نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین بین النداء والاقامۃ من صلوۃ الصبح ترجمہ
حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم دو رکعت پڑہتے تہے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
کانت تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی الفجر فیخفف حتی انی
اقول ھل قرأ فیھما بام القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اسقدر پڑہتے تہے کہ مین کہتی آپ نے ان مین فاتحہ بہی پڑہی کہ نہین
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر
صلی رکعتین اقول ھل یقرأ فیھما بفاتحۃ الکتاب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑہتے کہ مین کہتی کہ سورہ فاتحہ بہی
آپ نے ان دونون مین پڑہی کہ نہین (یعنے ایسی ہلکی پڑہتے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاھدۃ منہ علی رکعتین قبل الصبح ترجمہ
حضرت عائشہ مسلمانون کی مان سے اللہ ان سے راضی ہو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا
خیال نہین رکہتے تہے جتنا دو رکعتون کا قبل صبح کے عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شیء من النوافل اسرع منہ الی الرکعتین قبل الفجر ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لیے
جلدی کرتے ہوے جیسا دیکہا دو رکعتون کے لیے قبل فجر کے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو رکعتین فجر کی دنیا سے اور جو کچہ اوسمین
ہے بہتر ہین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی
شان الرکعتین عند طلوع الفجر لھما احب الی من الدنیا جمیعا ترجمہ حضرت عائشہ

مسلمانؔکی ماں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یاایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد پڑھی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دونوں سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا امنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں امنا باللہ سے آخر تک اور دوسرا اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الایۃ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْاٰيَةَ ترجمہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے علی بن خشرم نے ان سے عیسی بن یونس نے ان سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفزاری کے (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی)

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ سنتوں کی فضیلت اور ان کی گنتی کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ بِحَدِيْثٍ يَتَسَارُّ اِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِیْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِیَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ ترجمہ عمرو بن اوس نے کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اوس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی

ہوتی ہے عنبسہ نے کہا سنا مین نے ام حبیبہ سے کہ فرماتی تہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی بارہ رکعت رات اور دن مین بنایا جائیگا اوس کے لیے ایک گہر جنت
مین ام حبیبہ نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا
عنبسہ نے کہا جب سے مین نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتون کو نہین چہوڑا عمرو بن اوس نے کہا جب سے مین
نے یہ سنا عنبسہ سے مین نے انکو نہین چہوڑا نعمان بن سالم نے کہا جب سے مین نے یہ سنا عمرو بن اوس
سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہی
کہ جس نے ہر دن مین بارہ رکعت پڑہی سنت کی اوس کے لیے ایک گہر بنایا جاتا ہے جنت مین عَنْ
اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ
لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ
وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ
النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی مان نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اللہ کے واسطے ہر دن مین بارہ رکعت
پڑہی خوشی سے سوا فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالے اوسکو واسطے ایک گہر جنت مین یا فرمایا بنایا جاتا ہی
اوس کے لیے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے فرمایا مین اوس دن سے ہمیشہ پڑہتی ہون .... اور عنبسہ نے
کہا مین بہی اس دن سے ہمیشہ پڑہتا ہون اور عمرو اور نعمان نے بہی ایسا ہی کہا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ام حبیبہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اس نے وضو پورا کیا اور پہر اللہ کے لیے ہر روز پڑہی
اور پہر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ
وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدها

فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ظہر کے قبل دو رکعتین اور ظہر کے بعد دو رکعتین اور مغرب کے بعد دو رکعتین اور عشا کے بعد دو رکعتین اور جمعہ کے بعد دو رکعتین مگر مغرب اور عشا اور جمعہ کے دو رکعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپکے گہر مین پڑہین **ف** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتون کا گہر مین پڑہنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد مین اور رات کے گہر مین افضل ہین مگر ایک جماعت نے سلف کے کہا ہے کہ سب نفل گہر ہی مین افضل ہین اور ان روایتون سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گہر مین پڑہتے تہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا گہر مین نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے پس سنت یہی ہے کہ سنت گہر مین پڑہے اور ہمیشہ مساجد مین پڑہنا بدعت سے خالی نہین علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتون مین مشغول رہنا کراہت سے خالی نہین مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہین۔

باب جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا نفل کہڑے بیٹہے اور ایک رکعت مین کچہ کہڑے کچہ بیٹہے جائز ہونے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال تو انہون نے فرمایا نماز پڑہتے تہے آپ میرے گہر مین قبل ظہر کے چار رکعت پہر نکلتے اور لوگون کے ساتہہ فرض نماز پڑہتے پہر گہر مین آکر دو رکعت اور عشا لوگون کے ساتہہ پڑہکر گہر مین آتے اور دو رکعت پڑہتے اور رات کو نو رکعت پڑہتے کہ اسی مین وتر ہوتا اور بڑی رات تک کہڑے پڑہتے اور بڑی رات تک بیٹہے اور کہڑے ہوکر قرارت کرتے تو رکوع اور سجدہ بہی کہڑے ہوکر کرتے اور جب قرارت بیٹہ کر پڑہتے

مین آکر دو رکعت پڑہتے

بیتہ
تسعا
قاعدا

تو سجدہ اور رکوع سے ہی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑہتے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑہتے پہر جب کہڑے ہو کر پڑہتے تو رکوع ہی کہڑے کہڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑہتے تو رکوع ہی بیٹھ کر کرتے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں فارس میں بیمار ہوا تہا اور بیٹھ کر نماز پڑہا کرتا تہا (پہر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑہتے اور آخر تک حدیث ذکر کیے (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ عبد اللہ نے کہا ہم نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کہڑے ہی نماز پڑہتے تہے اور اکثر بیٹھے بہی پہر جب شروع کرتے کہڑے کہڑے تو رکوع بہی کرتے کہڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بہی کرتے بیٹھے ہوئے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتّٰى

(حاشیہ: ... سألنا)

حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرارت کرتے ہون نماز مین بیٹھکر پہر جب بوڑہے ہوگئے بیٹھے بیٹھے قرارت کرتے یہانتک کہ جب رہ جاتی سورۃ مین سے تیس یا چالیس آیتین کہڑے ہوکر پڑہتے پہر رکوع کرتے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت مین کچہ بیٹہہ کر پڑہتے کچہ کہڑے ہوکر **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَاُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹھے ہوئے اور قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے پہر جب رہ جاتین تیس یا چالیس آیتین کہڑے ہوکر قرارت کرتے پہر رکوع کرتے اور سجدہ پہر دوسری رکعت میں بہی ایسا ہی کرتے **ف** دونون روایتون سے ایک رکعت مین کچہ کہڑا رہنا کچہ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کہڑا ہو پہر بیٹہہ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پہر کہڑا ہوجائے اور بعض سلف نے اسکو منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابویوسف اور امام محمد شاگردان ابوحنیفہ سے اور اور دوسرے فقہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے کہڑے ہوکر پہر بیٹہہ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کہڑے ہوکر تو پہر بیٹہہ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بہی اسے جائز کہتے ہین اور اشہب منع کرتے ہین **مترجم** کہتا ہے بیٹھکر اوٹھنا اور اوٹھکر بیٹھنا دونون احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے پہر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہین اسلیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ سائے اور قیاس کسیکا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیون نہ ہو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَاُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرارت کرتے پہر جب ارادہ کرتے رکوع کا کہڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس مین چالیس

فائدہ: بیان علماء کی اختلاف قیاس باطل ہونا

نسخہ: الانسان

اٰتیین پڑہے (یعنے پہر رکوع کرتے) **عَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ **ترجمہ** علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انہون نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑہتے تھے پہر جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کرین کہڑے ہو جاتے پہر رکوع کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی بیٹہکر نماز پڑہتے تہے اونہون نے فرمایا کہ ہان جب لوگون نے آپ کو بوڑہا کر دیا (یعنی اونکے فکرون نے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** مثل اوپر کی روایت کے ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جبتک اکثر آپ بیٹہکر نماز نہ پڑہنے لگے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا **حضرت** عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فربہ ہو گئے اور بہاری ہو گئے تو اکثر بیٹہہ کر نماز پڑہتے تہے **عَنْ** حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا **ترجمہ** حضرت حفصہ نے فرمایا کہ مین نے نہین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہکر نفل پڑہا ہو یہانتک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹہکر نفل پڑہنے لگے اور سورت کو پڑہتے اور یہان تک ٹہر ٹہر کر پڑہتے تہے کہ وہ لنبی سے لنبی ہو جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے اون دونون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اوہا روایت کی ہم سے اسحٰق نے اور عبد بن حمید نے دونون سے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے اون دونون سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر اون دونون نے کہا کہ جب آپ کی وفات

مین یک یا دو سال رہ گئی **عن** جابر بن سمرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى صلى قاعدا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جبتک آپ بیٹھکر نماز نہ پڑھ لی **عن** عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الرجل قاعدا نصف الصلوة قال فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على راسه فقال ما لك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلوة الرجل قاعدا على نصف الصلوة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا مجہسی کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدہی نماز کے برابر ہی تو مین آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹہی نماز پڑہ رہے ہین اور مین نے آپ کے سر پر ہاتہہ رکہا آپ نے فرمایا کیا ہی اے عبد اللہ مین نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہین اے رسول اللہ کے کہ بیٹہہ کر نماز پڑہنا آدہی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹہ کر نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان سچ ہے مگر مین تم لوگون کے برابر نہین ہون **فائدہ** یعنے آپکو بیٹہکر نماز کے ادا کرنے مین بہی ویسا ہی ثواب ہی جیسی کہڑے ہو کر نفل ادا کرنے مین اور یہ آپ کے خصائص مین ہے یا کوئی عذر کے سبب سی اگر آپ بیٹہی تو معذور کو پورا ثواب ہی مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب

باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وان الوتر ركعة نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑہتے اور ایک رکعت اسمین سی وتر کی ہوتی تہی پہر جب پڑہ چکتی داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہانتک کہ موذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑہتے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء وهي التي يدعو الناس العتمة الى الفجر احدى عشرة ركعة يسلم بين

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت
پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے پھر جب موذن فجر کی اذان دے چکتا اور
ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور موذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے
یہانتک کہ موذن تکبیر کہنے کو آتا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ
وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت
کی اور حرملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسمین صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہین کیا
اور نہ موذن کے آنیکا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون مین سے وتر ہوتین کہ
کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر مین **ف** وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتون تک
مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیا جائے اور حالانکہ سب رکعتون
کے اخیر مین ایک سلام دینا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونون نے کہا روایت کی
ہمسے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى

ایک رکعت وتر [illegible] کا بیان

[illegible]

عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** ابی سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ انکا حسن اور طول کچھ نہ پوچھو پھر چار ایسی ایسی پڑھتے تھے کہ انکا بھی حسن اور طول کچھ نہ پوچھو پھر تین رکعت پڑھتے تھے یعنی وتر کی پھر حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر سے پہلے آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اسپر کہ لمبا کرنا قرارت کا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیا سے ہے کہ سونے سے وضو نجاوے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ وادی میں آپ سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابی سلمہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھکر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں **ف** اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اسکو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپنے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھکر تا معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے جائز ہے مگر اسپر آپ نے ہمیشگی نہیں کی کبھی کیا اور کبھی نہ کیا اور کوئی شخص کَانَ کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

(حاشیہ: ثمانی)

کہ یہہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی مین واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
مین حضرت عائشہ فرماتی ہین كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ قَبْلَ
اَنْ يَّطُوْفَ یعنی مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے وقت قبل
طواف افاضہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنے
حجۃ الوداع اور بہت روایتون مین وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات مین وتر ہوتا پس یقین ہوا
کہ یہہ دو رکعات کبہی پڑہی ہمیشہ نہین عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ
قَائِمًا يُوْتِرُ مِنْهُنَّ ترجمہ ابوسلمہ نے مثل روایت اوپر کی بیان کیا مگر اسمین اتنا ہے کہ نو
رکعت پڑہے کہ وتر اسی مین تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَبِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ
اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَیْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن ابی لبید نے سنا ابوسلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام
المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور عرض کی کہ اے میری مان خبر دیجیے مجہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہون نے کہ نماز رمضان وغیرہ مین تیرہ رکعت تہی
رات کو اور اوسی مین دو رکعتین صبح کی سنت بہی تہی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ
عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَّيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ترجمہ قاسم بن محمد نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ مسلمانون کی مان سے کہ فرماتی تہین کہ نماز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تہی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتین فجر کی سنت
یہ سب تیرہ رکعتین ہوئین عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ
اللَّيْلِ وَيُحْيِیْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ قَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا
كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ

فیہن

باب منہ

رکعتی الفجر

باب منہ

وَاللّٰہِ مَا قَالَتْ اِغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِیْدُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوۃِ
ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا پوچھا مین نے اسود بن یزید سے ان حدیثون کو جو حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مقدمہ مین تو انہون
نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات مین اور جاگتے آخر رات مین پہر اگر آپ کو
حاجت ہوتی اپنی بی بیون سے تو حاجت روا کرتے پہر سو رہتے پہر جب پہلی اذان ہوتی (یعنے صبح
کے وقت کی اذان) تو جہٹ اور جہل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہون نے یہ نہین کہا کہ کہڑے
ہوتے پہر بہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اللہ کی یہ نہین کہا کہ نہاتے (یعنے جو لفظ انہون نے
فرمایا وہی مجھے یاد ہے) اور مین خوب جانتا ہون جو آپ کی مراد ہے (یہ اسلیے کہا کہ شرم کی بات ہے)
اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہین پہر دو رکعت پڑہتے
(یعنے سنت صبح) **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِہِ الْوِتْرُ ترجمہ ابی اسحاق اسود
سے راوی ہین وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے یہانتک کہ آخر ہیت وتر ہوتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے
بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہین پڑہتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئین ہین **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ
سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ
یُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَیَّ حِیْنٍ کَانَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ کَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی
ترجمہ مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست رکہتے تہے وہ ہمیشہ کو عمل کو پہر مین نے کہا کب نماز پڑہتے تہے کہا جب
سنتے مرغ کی آواز کہڑے ہو کر نماز پڑہتے **ف** مرغ اکثر آدہی رات کو بعد بولنا شروع کرتے ہین
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ
الْاَعْلٰی فِیْ بَیْتِیْ اَوْعِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گہر مین پایا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنے بعد تہجد سوجاتے **عَنْ**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ

نا یقینا ... [illegible]

فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑہ چکتے تو مین اگر جاگتی ہوتی مجھہ سو باتین کرتے نہین تو سو
جاتے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ
ابی سلمہ نے بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَاِذَا اَوْتَرَ قَالَ قُوْمِیْ فَاَوْتِرِیْ
یَا عَائِشَةُ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم جب نماز تہجد پڑہ لیتے اور وتر بہی پڑہ چکتے تو مجھہ سو فرماتے اٹھو وتر پڑہ لو اے عائشہ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّیْلِ
وَهِیَ مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ اَیْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتین پہر جب
وتر رہجاتے حضرت انکو جگادیتے وہ وتر پڑہ لیتین ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ وتر آخر
شب مین پڑہنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑہے یا نہ پڑہے مگر یقین رکہتا ہو کہ مین آخر شب مین ضرور اٹھونگا
گا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری
رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے یہانتک کہ آخر مین پہونچ گیا سحر کے وقت پر عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِهٖ
وَاٰخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اول شب مین اور بیچ مین اور آخر مین سب وقت وتر ادا کیے ہین یہانتک کہ چہوٹ
حصہ آخر کے رات مین بہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلٰى اٰخِرِ اللَّیْلِ ترجمہ اسکا جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَارَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَرَادَ اَنْ یَغْزُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ
فَاَرَادَ اَنْ یَبِیْعَ عَقَارًا لَهٗ بِهَا فَیَجْعَلَهٗ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَیُجَاهِدَ الرُّوْمَ حَتّٰى یَمُوْتَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ لَقِیَ اُنَاسًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَهْطًا

باب استحباب صلوٰۃ الوتر ۱۰

باب وقت الوتر

باب جامع صلوٰۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض

ستة أرادوا ذلك في حياة نبي الله صلى الله عليه وسلم فنهاهم نبي الله صلعم وقال أليس لكم في أسوة فلما
حدثوه بذلك راجع امرأته وقد كان طلقها وأشهد على رجعتها فأتى ابن عباس
رضي الله عنهما فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن عباس ألا
أدلك على أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال عائشة
رضي الله عنها فأتها فسلها ثم ائتني فأخبرني بردها عليك فانطلقت إليها فأتيت
على حكيم بن أفلح فاستلحقته إليها فقال ما أنا بقاربها لأني نهيتها أن تقول في
هاتين الشيعتين شيئا فأبت فيهما إلا مضيا قال فأقسمت عليه فجاء فانطلقنا إلى
عائشة رضي الله عنها فاستأذنا عليها فأذنت لنا فدخلنا عليها فقالت أحكيم فعرفته
فقال نعم فقالت من معك قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر
فترحمت عليه وقالت خيرا قال قتادة وكان أصيب يوم أحد فقلت يا أم المؤمنين
أنبئيني عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ القرآن قلت
بلى قالت فإن خلق نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال فهممت أن أقوم
ولا أسأل أحدا عن شيء حتى أموت ثم بدا لي فقلت أنبئيني عن قيام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قلت بلى قالت فإن الله
عز وجل افترض قيام الليل في أول هذه السورة فقام نبي الله صلى الله عليه و
سلم وأصحابه حولا وأمسك الله تعالى خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله
عز وجل في آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال
قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد
له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ
ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها إلا في الثامنة فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم
ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلي التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين بعد
ما يسلم وهو قاعد فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن نبي الله صلى الله عليه وسلم وأخذه اللحم
أوتر بسبع وصنع في الركعتين مثل صنيعه الأول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم

نسخه: أسوة حسنة
نسخه: فسأله
نسخه: قال فأتيها
نسخه: فاسألها

إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا **ترجمہ** قتادہ سے روی ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا کہ اپنے باغ وزمین وغیرہ بیچڈالین اور اوس سے ہتیار اور گہوڑے خریدین اور نصاری سے لڑین مرنے کے وقت تک پہر جب مدینہ مین آئے اور مدینہ والون سے ملا انہون نے انکو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چہوڑکر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چہہ آدمیون نے اسکا ارادہ کیا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچہی نہین پہر جب لوگون نے اون سے یہ کہا تو انہون نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنے جسکو طلاق دیدیا تہا) اور انکو طلاق دیدیا تہا اور ان کی رجعت پہ گواہ کرلیا لوگون کو پہر وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچہا انہون نے کہا مین تمکو ایسے شخص کو بتادون کہ جو ساری زمین کے لوگون سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے انہون نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچہو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پہر مین انکے پاس چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجہے حضرت عائشہ کے پاس لے چلین انہون نے کہا مین انکے پاس نہین جاتا اس لیے کہ مین نے انکو روکا تہا کہ وہ ان دونون گروہون کے بیچ مین کچہ نہ بولین (یعنے صحابہ کی آپس کی لڑائیون مین) مگر انہون نے نمانا اور چلی گئین زرارہ نے کہا کہ مین نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف چلے اور ان سے اطلاع کی انہون نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت مین حاضر ہوئے تب انہون نے فرمایا کیا یہ حکیم ہین انہون نے کہا ہان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنے آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے) پہر انہون نے فرمایا کہ تمہارے ساتہہ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتہہ سعد بن ہشام ہین

انہون نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب انہون نے بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا
وہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے پھر مین نے عرض کی کہ اے مسلمانون کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہون نے فرمایا تم نے قرآن نہین پڑھا مین نے کہا کیون نہین انہون
نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جسکا قرآن مین حکم ہے انہون نے کہا پھر مین نے چلنے کا ارادہ کیا اور
چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھون ۔ پھر مجھے خیال آیا تو مین نے عرض کی کہ خبر دیجیے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پھر انہون نے فرمایا کیا تم نے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ نہین پڑھی
مین نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو اس سورہ کے
اول مین پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار سب رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالی نے اس سورۃ
کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس سورۃ کا آخر اتارا اور اس مین
تخفیف فرمائی (یعنے تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا
خوشی کا سوا بعد اسکے کہ فرض تھا پھر مین نے عرض کی اے مسلمانون کی مان خبر دیجیے مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہون نے فرمایا کہ ہم آپ کیلیے مسواک اور وضو کا پانی طیار رکھتی تھی
اور اللہ تعالی آپ کو جب چاہتا تھا اٹھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو پھر نو رکعت
پڑھتے تھے نہ بیٹھتے ان مین سوا آٹھوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا
کرتے (یعنے تشہد پڑھتے) پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے
اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو
سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھین) پھر دو رکعت پڑھتے اور اسکے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے غرض
یہ گیارہ رکعات ہوئین اے میرے بیٹے پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن مین گوشت آگیا سات
رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتین ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کین غرض یہ سب نو
رکعتین ہوئین اے میرے بیٹے (یعنے سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی
کہ جب کوئی نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ
سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنے وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہین)
اور مین نہین جانتی کہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین پڑھ لیا ہو

(اس سے یکشبہ قرآن کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہہ جانتی ہون کہ ساری رات آپ نے نماز پڑہی صبح تک (یعنے ذرا بہی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکہا ہو سوا رمضان کے پہر مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انہون نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر مین اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب مونہہ در مونہہ سنتا زرارہ نے کہا اگر مجہے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہین جاتے ہین تو مین کبہی ان کی بات آپ سے نہ کہتا مسلم نے کہا روایت کی مجہہ سے محمد بن مثنی نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہین ان سے قتادہ نے اون سے زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تا کہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کرین پہر یہی مضمون بیان کیا اور مسلم نے کہا روایت کی مجہسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے محمد بن بشر نے اون سے سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قتادہ نے اون سے زرارہ بن اوفے نے اون سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ مین عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کو پوچہا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی مین یہ بہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون سے انہون نے کہا عامر کے بیٹے انہون نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تہے اور عامر شہید ہوے تہے جنگ احد مین **ف** اس حدیث مین بہت فواید ہین اول یہہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے وترکا حال پوچہو اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اوس کیطرف رجوع کر دے اس میز دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے **دوسری** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تہا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور تکاثر ادراک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزہ مین کر دیا اور ایسی جامع اور مانع تعریف آپکے خلق کی کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ مین سوال نہ کرے سبحان اللہ کیون نہون آخر محبوبہ محبوب خدا ہین رضی اللہ عنہا وعن اتباعہا وخدامہا **تیسری** یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تہا پہر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور امت پر سب پہ نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے مین تو اجماع ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی **چوتہی** جب تہجد قضا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اسمین ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضرور ہوئی یا یہ جو یہ ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے ۔

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَّهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَّفِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّفِيْهِ فَقَالَ حَكِيْمُ بْنُ اَفْلَحَ اَمَا اِنِّيْ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيْثِهَا ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام اون کے ہمسایہ تہے سو انہون نے خبر دی کہ طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسی سعید کی روایت ہے اور اسمین یہ بہی ہے کہ حضرت عائشہ نے پوچہا کہ کون سے ہشام انہون نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہان وہ کیا خوب آدمی تہے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ احد کے دن اور اس مین یہہ بہی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ تم انکے پاس نہین جاتے تو مین انکی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے اور مین نے نہین دیکہا کہ کبہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہون اور کبہی ایک ماہ برابر روزہ رکہے مگر رمضان مین عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ عمر بن خطاب کہتے تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قولہ اذا فاتتہ صلوٰۃ من اللیل صلّٰی من النہار ۱۲

نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ مین تو لکھتا ہے اسکو
اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عَنْ** اَلْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ
اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ
ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگون کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنی
ابھی دن خوب نہین چڑھا تھا) تو انہون نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہین کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی
مین افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والون بندون کی جب
ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر گرم ہو جاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھے پڑھنا
افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جاوے
اور اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین اور اسی کو صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ
اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ
فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ **ترجمہ** زید ارقم کے بیٹے نے کہا نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبا والون کیطرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً
وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب خیال ہو
کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑھی **عَنْ**
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ
فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے راوی ہین
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت
پڑھ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

باب صلوٰۃ الاوابین

باب صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل

رضی اللہ عنہما انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے آگے مضمون وہی
ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بینہ وبین
السائل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فصل
رکعۃ واجعل اخر صلوتک وترا ثم سالہ رجل علی راس الحول وانا بذلک المکان
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ھو ذلک الرجل او رجل اخر فقال لہ
مثل ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور مین اسکے
اور حضرت کے بیچ مین تہا اوس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
فرمایا دو دو رکعت پہر جب تجہے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑہ لے اور اخیر نماز کے وتر ادا کر پہر پوچہا
ایک سال کے بعد اور مین حضرت کے پاس اوسی طرح تہا (یعنے دونو کے بیچ مین) اسی شخص نے
یا اور کسی نے پہر بہی آپ نے مثل اوسی کے فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سال
رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولیس فی حدیثہما ثم سالہ رجل علی
راس الحول وما بعدہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ذکر کی حدیث دونون راویون نے مثل اوپر کی حدیث کی مگر اون کی روایت مین سال بہر کے
بعد پہر پوچہنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہین ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑہ لیا کرو **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال من صلی من اللیل فلیجعل اخر صلوتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یامر بذلک **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑہے تو وتر کو
سب آخر مین ادا کرے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حکم فرماتے تہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ**
عبداللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے پوچھا وتر کو .... تو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ
رَجُلًا نَادٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ
اُوتِرُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فَلْيُصَلِّ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِنْ اَحَسَّ اَنْ يُّصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰى **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے لوگوں سے بیان
کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے کیونکر طاق کروں میں اپنی رات کی نماز کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت
پڑھتا رہے پھر جب صبح کی بھنک پاوے ایک رکعت پڑھ لیوے کہ وہ سب کو طاق کر دیگی **ف**
ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا مذہب شافعیہ کا اور اکثر محدثین کا اور یہہ
حدیثیں حجت ہیں حنفیہ پر اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ
سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ قَالَ اِنَّكَ
لَضَخْمٌ اَلَا تَدَعُنِيْ اَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيْثَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَاَنَّ الْاَذَانَ
بِاُذُنَيْهِ قَالَ خَلَفٌ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ **ترجمہ** انس بن
سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجیے دو رکعتوں سے جو صبح کی نماز سے پہلے ہے
اوس میں قرارت طویل پڑھتا ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات

ن: باب [illegible]
ن: اُطِيْلُ
ن: رکعة

کو دو دو رکعت پڑہا کرتے تہے اور وتر ایک رکعت پڑہتے تہے ابن سیرین نے کہا مین یہ نہین پوچہتا عبد اللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو یعنی موٹے عقل والے کہ بیچ مین بول اُٹہے اُمجہے فرصت نذی کہ مین پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑہتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تہے اور دو رکعت قبل فرض صبح کے ایسے وقت پڑہتے کہ تکبیر ان کے کان مین ہوتی یعنے قریب تکبیر پڑہتے اور ظاہر ہے کہ اسوقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف ہوگی اخلف فی اپنی روایت مین ارأیت کہا اور نماز کا ذکر نہین کیا عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهٖ وَزَادَ یُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَ فِیْهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ ترجمہ انس بن سیرین نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچہا اور مثل اوپر کی روایت کر بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑہی آخر شب مین اور اسمین یہ بہی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر و تم موٹے آدمی ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا رَاَیْتَ اَنَّ الصُّبْحَ یُدْرِكُكَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَنْ تُسَلِّمَ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پہر جب تجہے معلوم ہو کہ صبح آن پہونچی تو ایک رکعت وتر پڑہ لے پہر ابن عمر سے پوچہا کہ دو دو رکعت کے کیا معنے انہون نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام پہیرا جاوے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑہو صبح سے پہلے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابو سعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ سے وتر کو پوچہا کہ وتر پڑہ لیا کرو صبح سے پہلے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ مَحْضُوْرَةٌ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

تنبیل

ابوسعید الخدری

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوف ہو کہ آخر شب مین نہ اٹھیگا تو وتر پڑہ لے اول شب مین اور جسکو آرزو ہو کہ اٹھیگا آخر
شب مین تو چاہیے کہ وتر پڑہے آخر شب مین اسلیے کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور وہ افضل ہے اور ابو معویہ نے
محضورۃ کہا معنی دونو کے ایک ہین **عن** جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ایکم خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر ثم لیرقد ومن وثق بقیام من اللیل
فلیوتر من اخرہ فان قراءۃ اخر اللیل محضورۃ فذلک افضل **ترجمہ** جابر نے کہا سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھ نہ سکیگا آخر رات مین تو چاہیے کہ وتر
پڑہ لے پھر سو جاوے اور جسکو یقین ہو رات کو اٹھنے کا وہ وتر پڑہے آخر مین اس لیے کہ قراءت
آخر رات کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ افضل ہے **عن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ طول القنوت **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازون مین بہتر وہ ہے جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو
عن جابر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت
ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہا جسمین دیر تک
کھڑا رہنا ہو **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسال اللہ خیرا من امر الدنیا والاخرۃ
الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے رات مین ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسوقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالے سے
دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالے اوسے عطا کرے اور یہ ہر رات مین ہوتی ہے **عن**
جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اللیل ساعۃ لا
یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات مین ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اسوقت بندہ مسلمان اللہ تعالے سے جو مانگے
وہ اسے دیوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل
الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ ومن یسالنی فاعطیہ ومن یستغفرنی فاغفر لہ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اوسکو دوں کون ہے کہ مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخشوں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْٓءَ الْفَجْرُ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالے آسمان دنیا کیطرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھسے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھسے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا ہے کہ صبح روشن ہو جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ یُّعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ یُّسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ یُّغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کیطرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالے اوسے دیوے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہانتک کہ صبح ہو جاتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِشَطْرِ اللَّیْلِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ اَوْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے اللہ تعالی برکت والا آسمان دنیا کیطرف آدھی رات کو یا پچھلی

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھسے دعا کرتا ہے کہ مین قبول کرون اور کون مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین
اسے دون پہر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اوسکو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسیپر ظلم کرے گا
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر یہ بڑہاتی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ
دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی مہلت دیتا ہے یہانتک کہ
جب تہائی رات اول گزر جاتی ہے اترتا ہے دنیا کے آسمانپر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو
توبہ کرے کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر ہو جاتی ہے
ف ان سب احادیث صحیحہ سے اترنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالے
شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنے پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل
کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اوس کے فرشتے یہہ تاویلات باطلہ دوراز کار ہیں اسلیے کہ کوئی فرشتہ
وغیرہ یہہ نہین کہہ سکتا کہ مجھسے جو مانگو سو دون جو دعا کرو قبول کرون یہ خاص اوس تعالے کی
ذات مقدس کو لائق ہے نہ اوس کے کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ
سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات مین جیسے اترنا چڑہنا آنا ہنسنا تعجب
کرنا استواء غضہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ مین یا آیات قرآنیہ مین وارد ہوئے ہین یہی مذہب
ہے کہ اوس کے ظاہر معنے پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ
ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثون سے بڑی فضیلت آخر شب کی
ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور
الطاف کا زور اور رحمتون کا شور ثابت ہوتا ہے **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ
اَنَّ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ ترجمہ ابی اسحاق نے بھی یہ روایت کی ہے اسی اسناد
سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

تراویح کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑہی ایمان اور ثواب کی راہ سے اوسکے گناہ بخشے جاوین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تراویح پڑہنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ تاکید سے حکم کرین یارون کو اور فرماتے جو نماز پڑہے رمضان مین ایمان کی درست کرنے کو اور ثواب کے حاصل کرنے کو بخشے جاوینگے اوس کے اگلے گناہ پہر انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر کی خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا یعنی جسکا جی چاہتا رات کو نماز پڑہتا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ نے لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نے رمضان کا روزہ رکہا ایمان اور ثواب کی نظر سے بخشے جاوینگے اوسکے اگلے گناہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر مین جاگتا عبادت کرتا ہو اور جان لے یہ کہ شب قدر ہے گمان کرتا ہون مین کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جائیگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ترجمہ

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی
مسجد مین ایک رات اور آپ کو ساتہہ چند لوگ تھے پہر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پہر تیسری یا
چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیطرف نہ نکلے پہر جب صبح ہوئی
آپنے فرمایا مین تمہارا حال دیکھتا تہا اور مین نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح اور)
تم پر فرض نہ ہوجاوے **عن** عُروۃَ بنِ الزُّبیرِ اَنَّ عائشۃَ رضی اللہُ عنہا اَخبرتہُ اَنَّ
رسولَ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم خرجَ مِن جوفِ اللیلِ فصلّی فی المسجدِ فصلّی رجالٌ بصلوتہ
فاصبحَ الناسُ یتحدّثونَ بذلکَ فاجتمعَ اکثرُ منہم فخرجَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ
وسلم فی اللیلۃِ الثانیۃِ فصلّوا بصلوتہٖ فاصبحَ الناسُ یذکرونَ ذلکَ فکثُرَ
اہلُ المسجدِ من اللیلۃِ الثالثۃِ فخرجَ فصلّوا بصلوتہٖ فلمّا کانت اللیلۃُ الرابعۃُ عجزَ
المسجدُ عن اہلہٖ فلم یخرجْ الیہم رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم فطفقَ رجالٌ
منہم یقولونَ الصلوۃَ فلم یخرجْ الیہم رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم حتّی خرجَ
لصلوۃِ الفجرِ فلمّا قضی الفجرَ اقبلَ علی الناسِ ثمّ تشہّدَ فقالَ امّا بعدُ فانّہٗ لم
یخفَ علیَّ شانُکم اللیلۃَ ولکنّی خشیتُ اَن تُفرضَ علیکم صلوۃُ اللیلِ فتعجزوا
عنہا ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلے رات کو اور مسجد مین نماز پڑہی اور چند لوگون نے آپ کو ساتہہ نماز ادا کی پہر صبح کو لوگ اسکا
ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکلے
پہر آپ کے ساتہہ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پہر تیسری رات مین مسجد والے لوگ بہت
ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کو ساتہہ لوگون نے نماز ادا کی پہر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگون سے بہر
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پہر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہانتک کہ صبح
کی نماز کو آئے پہر جب نماز پڑہ چکے لوگون کیطرف مونہہ کیا اور تشہد پڑہا اور کہا بعد حمد و صلوۃ کے
معلوم ہو کہ تمہارا حال مجھپر کچھ پوشیدہ نہ تہا آج کی رات مگر مین نے خوف کیا کہ تمپر فرض نہوجاوے
نماز رات کی اور تم اس کے ادا سے عاجز ہوجاؤ **ف** ان سب حدیثون سے فضیلت
رمضان مین رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی تین

تراویح جماعت سے پڑہا ہی جماعت بہی سنت ہوئی اور عدد رکعات کو بہی سنون
ہین جو حضرت عائشہ سے مروی ہین کہ آٹہہ رکعت سے رمضان وغیرہ مین زیادہ نہ پڑہتے تہے اور اگر اس سے
زیادہ پڑہے تو مباح ہے اور ان سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہین بلکہ عید کسوف استسقا
مین جماعت اولی ہے اور جماعت کے سوا مسجد مین بہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہہ بہی ثابت
ہوا کہ اقتدا اوسکی روا ہے جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جب کسی کام مین مصلحت اور مفسدہ دونون جمع ہون تو اُسکا ترک اولے ہی جیسے آپنے تراویح
بخوف فرض ہوجانے کے ترک کردی اور پہر آپ نے اپنی ترک کی وجہ بہی بیان کردی کہ یارون کا
دل خوش ہوجاوے اور خطبہ مین تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہہ دونون مسنون ہین **بَابُ**
النَّدْبِ الْأَكِيْدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيْلِ مَنْ قَالَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ شب
قدر مین نماز اور ستائیسوین کو شبقدر ہونے کا بیان **عَنْ** زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ قَامَ
السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ يَحْلِفُ
مَا يَسْتَثْنِيْ وَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ
يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر سے روایت ہے کہ سنا مین نے ابی بن کعب سے اور ان سے
کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے ہین کہ جو سال بہر تک جاگے اسکو شبقدر ملی ابی نے کہا قسم ہے اس
اللہ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ بیشک شب قدر رمضان مین ہے اور وہ قسم کہاتے تہے
اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے تہے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تہا کہ سچی ہے) اور کہتے تہے
قسم ہے اللہ کی مین خوب جانتا ہون کہ وہ کون سی رات ہے وہ وہی رات ہے جس مین حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا وہ وہ رات ہے جسکی صبحکو ستائیسوین تاریخ ہوتی ہے اور نشانی
شبقدر کی یہہ ہے کہ اوسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اسمین شعاع نہین ہوتی **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ

فِیْ هٰذَا الْحَرْفِ هِیَ اللَّیْلَةُ الَّتِیْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
حَدَّثَنِیْ بِهَا صَاحِبٌ لِّیْ عَنْهُ **ترجمہ** ابی نے کہا واللہ مین لیلۃ القدر کو جانتا ہون کہ وہ اسی
رات مین ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین رات ہے اور شعبہ
کو اس بات مین شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا شعبہ
نے کہ یہہ بات مجہسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ کیطرف سے کہا مسلم نے اور روایت کی مجہہ
سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے ان کے باپ نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت
کی اور نہین ذکر کیا شعبہ کے شک کرنیکا اور اس کے بعد کا **ف** بیان شب قدر کا آگے مفصل
آویگا انشاء اللہ تعالی **باب** صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهٖ بِاللَّیْلِ باب
نماز اور دعاے شب کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَاَتٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ
وَیَدَیْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَی الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَیْنَ الْوُضُوْءَیْنِ وَ
لَمْ یُکْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ فَتَمَطَّیْتُ کَرَاهِیَةَ اَنْ یَّرٰی اَنِّیْ کُنْتُ
اَنْتَبِهُ لَهٗ فَتَوَضَّاْتُ فَقَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ
فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاٰذَنَهٗ
بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ وَکَانَ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ
بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ
نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا قَالَ کُرَیْبٌ وَّسَبْعًا فِی التَّابُوْتِ فَلَقِیْتُ
بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَحَدَّثَنِیْ بِهِنَّ فَذَکَرَ عَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَ
شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَذَکَرَ خَصْلَتَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک رات مین اپنی خالہ
میمونہ کے پاس رہا (اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد دیکہین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اوٹہے رات کو اور اپنی قضاء حاجت کو گئے پہر مونہہ اور ہاتہہ دہویا پہر سورہے پہر اوٹہے اور مشک
کے پاس آئے اور اسکا بند مین کہولا پہر وضو کیا دو وضوؤن کے بیچ یعنے نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت

باب صلوٰۃ النبی صلعم بالليل ودعائہ

ہلکا اور زیادہ پانی نہین گرایا اور پورا وضو کیا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی اور مین بہی اٹہا اور انگڑائی
لی کہ کہین حضرت یہہ نہ جانین کہ یہ ہمارے حال دیکہنے کے لیے ہوشیار تہا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ
کو حضرت کے ساتہہ علم غیب کا عقیدہ نہ تہا جیسا اب بلون کو انبیا اولیا کے ساتہہ ہے) اور مین نے وضو کیا
اور آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتہہ پکڑ کر گہما کر اپنی داہنی طرف کہڑا کر لیا (اس سے
معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کہڑا ہو) غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پہر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خرانٹے لینے لگے اور آپ کی
عادت تہی کہ جب سو جاتے تہے خرانٹے لیتے تہے پہر بلال آئے اور آپکو نماز صبح کے لیے آگاہ کیا
اور آپ اٹہے اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہین کیا اور آپ کی دعا مین یہ لفظ تہے اللہم سے عظم لی
نورا تک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل مین نور اور آنکہہ مین نور اور کان مین نور اور داہنے میرے نور
اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچہے میرے نور اور
بڑہا دے میرے لیے نور کریب نے (جو راوی حدیث مین) کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تہے کہ وہ
میرے دل مین ہین (یعنے مونہہ پر نہین آتے اس لیے کہ مین بہول گیا) پہر ملاقات کی مین نے بعض
اولاد عباس سے اور انہون نے مجہسے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ ہین اور ذکر کیا کہ میرا پٹہا اور میرا گوشت
اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کہال اور دو چیزین اور ذکر کین (یعنے ان سب مین حضرت نے
نور مانگا) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ
لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ
الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ
الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے جو مسلمانون کے مان اور ان کے خالہ ہین ابن عباس نے کہا کہ تکیے کے چوڑان مین لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لنبان پر سر رکہہ کر لیٹے اور حضرت سوتے رہے یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی یا اس سے کچہ پہلے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیند کا اثر اپنے ہاتہون سے پونچہنے لگے اپنے مونہہ پر (اسکا استحباب ثابت ہوا) پہر پڑہی دس آیتین سورہ آل عمران کی آخر کی (ان آیتون کا پڑہنا بہی مستحب ہوا اسوقت پر) پہر گئے ایک پرانی مشک کے پاس اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پہر نماز پڑہنے کہڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اٹہا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تہا (یعنے آیتون کا پڑہنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچہنا) پہر گیا مین اور آپ کے بازو پر کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدہا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑا اسکو مروڑتے تہے (تاکہ بچے کو نیند نہ آجائے) پہر دو رکعت پڑہی پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر وتر پڑہے پہر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن آیا اور آپ اٹہے اور ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر نکلکر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر مین بہی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑہنا اور بیچ مین سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز موذن کے امام کے پاس آنیکا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑہنا سنت صبح کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس مین اختلاف ہے فقہا کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضون نے گیارہ رکعت کہا **عَنْ** مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ **ترجمہ** مخرمہ بن سلیمان نے بہی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اسمین اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پہر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کیطرف اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی

بہت کم گرا پہر مجہے ہلایا تو مین اٹہا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مین ایک رات میمونہ ام المومنین جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے گہر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی وہین تہے پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہڑے ہو کر نماز پڑہی اور مین آپکی بائین طرف کہڑا ہوا سو مجہے پکڑ کر داہنی طرف کرلیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑہی پہر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تہی جب سوتے خراٹے لیتے پہر آپ کے پاس موذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑہی اور وضو نہین کیا عمرو نے کہا مین نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہون نے کہا کریب نے بہی مجہ سے بیان کی ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا مین ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گہر اور مین نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہین تو مجہے جگا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور مین آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھہ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کرلیا اور جب مین ذرا اونگہہ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پہر گیارہ رکعت پڑہی پہر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ مین آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تہا پہر جب فجر ہوئی تو آپ نے

باب نمبر ۷ — دو رکعت ہلکی پڑہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ وَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

تصنعه

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سے اوٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پھر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تہا اور تہوڑے سے پانی سے کیا تہا ابن عباس نے کہا مین کہڑا ہوا اور مین نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر نماز پڑہی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پہر بلال آئے اور آپکو نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑہی اور وضو نہین کیا سفیان نے کہا کہ یہہ (یعنے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) خاصہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کو پہونچا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین سو جاتی تہین اور دل نہ سوتا تہا

باب نمبر ۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ اجْعَلْنِي نُورًا

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا مین ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ کے گہر اور خیال رکہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑہتے ہین اور آپ اوٹہے اور پیشاب کیا اور مونہہ دہویا اور دونون تہیلیان دہوئین پہر سو رہے پہر اوٹہے اور مشک کے پاس گئے اور اسکا بند ہن کہولا اور کٹہرے یا بڑے پیالے مین پانی ڈالا اور اُسکو اپنے ہاتہہ سے جہکایا اور وضو کیا بہت اچہا دو وضوؤن کے بیچکا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پہر کہڑے ہوئے نماز پڑہنے لگے پہر مین بہی آیا (یعنی وضو کرکا) اور ان کے بازو بائین طرف کہڑا ہوا تو مجہکو پکڑا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر پوری نماز آپ کی تیرہ رکعت ہوئی پہر سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تہے پہر نماز کو نکلے اور نماز پڑہی اور اپنی نماز مین یا سجدے مین کہتے تہے یا اللہ کردے میرے دل مین نور اور میرے کان مین نور اور میرے آنکہہ مین نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائین نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچہے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کردے میرے لیے نور یا کہتے مجہے نور کردے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے جیسا غندر سے ابہی اوپر مروی ہوا مگر اسمین ہے یا اللہ مجہے نور کردے اور اسمین راوی نے شک نہین کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا ترجمہ ابن عباس نے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر مُنہ اور تہیلیان دہونیکا ذکر نہین کیا صرف اتنا کہا کہ پہر آپ مشک کے پاس آئے اور اُسکا بند ہن کہولا پہر درمیان دونون وضوؤن کے وضو کیا پہر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سو گئے پہر کہڑے ہوئے دوسری دفعہ اور مشک کے پاس آئے اور اسکا بند ہن کہولا اور وضو ایسا کیا کہ وضو وہی تہا اور دعا مین یہہ کہا یا اللہ بڑا کر مجہے نور اور وَاجْعَلْنِي نُورًا کا لفظ نہین کہا **عَنْ** كُرَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بَاتَ لَیْلَۃً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَسَکَبَ مِنْھَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُکْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ یُقَصِّرْ فِی
الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ قَالَ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ تِسْعَ
عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْھَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْھَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً
قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْھَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْھَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ وَنَسِیْتُ مَا بَقِیَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا
وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا
وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **ترجمہ**
کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور
پانی بہت نہین بہایا اور وضو مین کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس مین یہہ بھی کہا کہ
دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلمون سے سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے
بیان کیے تھے مگر اس مین سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یا اللہ کردے میرے دل مین نور اور میری زبان اور کان اور آنکھہ مین اور اوپر اور نیچے
اور داہنی اور بائین اور آگے اور پیچھے نور اور کردے میری ذات مین نور اور بڑا دے
مجھے نور **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ رَقَدْتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا لِاَنْظُرَ کَیْفَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِاللَّیْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَھْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ
الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مین
سویا میمونہ کے گھر جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہین تھے کہ دیکھون آپ کی رات
کی نماز پھر باتین کین آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان
کی اور اس مین یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ

فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ
ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا

فی بیت

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب آپ جاگے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لنبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت پڑھی ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی اور پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے کان میں اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے پوچھا ابن عباس سے کہ پھیر دینی ہاتھ پکڑ کے بائیں سے داہنے کر لینا نفل میں تھا انہوں نے کہا ہاں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ

مَعَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فَقَامَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَتَنَاوَلَنِیْ مِنْ خَلْفِ ظَہْرِہٖ فَجَعَلَنِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر کے تراجم مین گذرا صرف اتنی بات زیادہ ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ مجہے عباس نے بہیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ میری خالہ کے گہر تہے پہر مین رات کو وہان رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتون مین گذرا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَّقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا مین رات کو اپنی خالہ کے گہر رہا باقی مضمون وہی ہے جو ابن جریج اور قیس کی روایت سے اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ترجمہ عباس کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑہتے تہے عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُہَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَۃَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَہُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَہُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَہُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَہُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِکَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ترجمہ زید کہا مین نے کہا آج دیکہون گا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑہی (تحیۃ الوضو تہا) پہر دو رکعت پڑہی لنبی سے لنبی اور لنبی پہر لنبی پہر دو رکعت اور وہ ان سے کم تہی پہر دو اور کہ وہ آگے سے بہی کم تہی پہر دو اور کہ وہ اُنسے بہی کم تہی پہر دو اور کہ وہ اُنسے بہی کم تہی پہر وتر پڑہا (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَہَیْنَا اِلٰی مَشْرَعَۃٍ فَقَالَ اَلَا تُشْرِعُ یَا جَابِرُ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَھَبَ لِحَاجَتِہٖ وَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ فَقُمْتُ خَلْفَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ترجمہ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا ایک سفر مین اور ہم ایک گہاٹ پر پہونچے تو آپ نے فرمایا تم پار ہونے ہو اسے جابر مین نے کہا ہان پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پایاب اوترے اور مین بہی پہر آپ پاجانے گئے اور مین نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکہا اسد آپ نے آکر وضو کیا

پھر کھڑے ہوگئے اسد ایک کپڑا اوڑھی نماز پڑھتے رہے جسکو داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈالدیا تھا اور مین آپ کے پیچھے کھڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑکر داہنی طرف کرلیا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھ لیتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللہم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجھی کو ہے تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے تجھہی کو تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات بھی ہے تیری ملاقات بھی ہے جنت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات مانتا ہوں تجھپر ایمان لاتا ہوں تجھہ پر بھروسا کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیرے ساتھہ ہوکر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں سو بخشدے تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہ ہوں کہ یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِيْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِيْ اَحْرُفٍ ترجمہ ابن عباس سے یہی روایت کئی شخصوں نے کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے لفظ فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کی جگہہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت رہی حدیث ابن عیینہ کی اوس مین بعض باتین زیادہ ہین اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتون مین مخالف ہر کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے شیبان نے اون سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہین اون سے عمران قصیر نے اون سے قیس نے ان سے طاوس نے اون سے ابن عباس نے ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث اور لفظ ان راویون کے قریب قریب ہین عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ترجمہ ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھتے تو اپنی نماز کے شروع مین کیا پڑہتے تھے انہون نے فرمایا اللہم سے آخر تک یعنی یا اسہ پالنے والے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرئیل اور میکائیل دو نو فرشتے رحمت کے ہین اور اسرافیل نکے اور خدا کے بھیجے رسول ہین) پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین جسمین وہ اختلاف کرتے ہین سیدہی راہ بتا جس مین لوگ اختلاف کرتے ہین اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدہی راہ بتاتا ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ

باب ف ۔ بارہ ۱۲

باب ف ۔ نمبر ۱۳

لہ وبذلک أمرت وأنا من المسلمین اللھم أنت الملک لا إلہ إلا أنت أنت ربی وأنا
عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا إنہ لا یغفر الذنوب
إلا أنت واھدنی لأحسن الأخلاق لا یھدی لأحسنھا إلا أنت واصرف عنی سیئھا لا
یصرف عنی سیئھا إلا أنت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس
إلیک أنا بک وإلیک تبارکت وتعالیت أستغفرک وأتوب إلیک وإذا رکع قال
اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک أسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی و
عصبی وإذا رفع قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الأرض وملء ما بینھما وملء
ما شئت من شیء بعد وإذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک أسلمت
سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ أحسن الخالقین
ثم یکون من آخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفر لی ما قدمت وما أخرت
وما أسررت وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم بہ منی أنت المقدم وأنت المؤخر
لا إلہ إلا أنت ترجمہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے وجہت سے و اتوب الیک تک پڑھتے یعنی مین نے اپنا مونہہ کیا اس
کیطرف جسنے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہوکر اور مین مشرکون مین نہین ہون اور مسلمانون
مین ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور مین تیرا غلام ہون
مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخشدے اس لیے
کہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھکو اچھی عادتین کہ نہین سکھاتا انکو مگر تو اور
دور رکھہ مجھسے بری عادتین کہ دور نہین کر سکتا انکو مگر تو حاضر ہون مین تیری خدمت کے لیے اور
فرمانبردار ہون تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھون مین ہے اور شر سے نزدیکی حاصل نہین ہو سکتی
طرف تیری (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہین ہوتا مثلا نہین کہا جاتا یا خالق القردة والخنازیر)
یا نہین کہا جاتا یا رب الشر یا شر تیری طرف چڑھتا نہین جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہین یا
تیرے واسطے کوئی مخلوق شر نہین اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کہ ہم بشر ہین اسلیے کہ تو نے ہر چیز کو حکمت کے
ساتھہ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہو تو بڑی برکت والا ہے

تو اور بلند ذات والا ہے تو مین تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف جھکتا ہون اور جب رکوع کرتے
اللھم سے وعصبی تک پڑھتے یعنے یا اللہ تیرے لیے جھکا ہون مین اور تجھپر یقین رکھتا ہون اور تیرا فرمان
بردار ہون جھک گئی تیرے لیے کان میرے اور آنکھین میری اور مغز میرا اور ہڈیان میری اور پٹھے
میرے اور جب سر اٹھاتے اللھم سے من شئی بعد تک پڑھتے یعنے یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجھکو حمد ہے
آسمانون بھر اور زمین بھر اور سارے انکے درمیان بھر اور اسکو بعد جتنی تو چاہے اوس بھر اور جب سجدہ کرتے
اللھم سے خالقین تک کہتے یعنے اے اللہ تیرے لیے مین نے کیا اور تجھپر یقین لایا اور تیرا فرمانبردار ہوا
سجدہ کیا میرے مونہہ نے اس کے لیے جس نے اوسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور راس کے کان اور
آنکھون کو چیرا بڑی برکت والا ہے اللہ سب بنانے والون سے اچھا پھر آخر مین تشہد اور سلام کے بیچ مین کہتے
اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو
حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھسے زیادہ تو سب سے آگے تھا اور سب کے بعد رہیگا کوئی معبود نہین ہے
مگر تو **عَنِ** الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَقَالَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ
وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّرَهٗ
فَاَحْسَنَ صُوَرَتَهٗ وَقَالَ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَقُلْ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ **ترجمہ** اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے
رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنے سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورتہ اور جب سلام کہتے تو کہتے اللھم اغفرلی ما قدمت آخر حدیث
تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہین کیا **باب** اِسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ
تہجد مین لمبی قرارت کا مستحب ہونا **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ
رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا
يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ

ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **ترجمہ** حذیفہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور آپ نے سورہ بقر شروع کی اور دل میں کہا کہ آپ سو آیتوں پر شاید رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دوگانہ میں پوری سورہ پڑھیں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے میں نے خیال کیا آپ پوری سورہ پر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورہ نسا شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے تھے اور جب گذرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑائی والا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر سرا برتھا پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ کیا پھر کہا پاک ہے رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بھی آپ کا قریب قیام کے تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ **ترجمہ** ابی وائل نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرارت یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** اعمش نے بھی اسی سند سے یہی مضمون روایت کیا

بَاب الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہین اُٹھتا آپ نے فرمایا اوسکے کان میں
یا دونون کان مین شیطان موت جاتا ہے **ف** یا تو یہہ استعارہ ہے یعنے وہ شیطان کا فرمانبردار ہے
یا شیطان نے اُسکو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہی کہ جس سے شارع نے خبر دی
بابُ التحریض علیٰ قیام اللیل
عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ
فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا
فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُدْبِرٌ
یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَیَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اونکے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو دیکھنے کو اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہین پڑھتے (یعنے تہجد) کی تو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے ہماری جانین اللہ کے ہاتھ مین ہین وہ جب چاہتا ہے ہمین چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مین نے یہ کہا اور مین نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے
تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیوقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزون سے زیادہ جھگڑالو
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہین آیا اس جگہہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا
اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑہی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے رفیقون
کو اور خبرگیری امام کی اپنے لوگون کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا مین اور معلوم ہوا
کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اوسپر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب مین
کوئی اور مصلحت دیکھے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا نَامَ بِکُلِّ عُقْدَۃٍ یَضْرِبُ
عَلَیْکَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَّاِذَا تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عَنْہُ
عُقْدَتَانِ فَاِذَا صَلّٰی انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ
کَسْلَانَ **ترجمہ** ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے اور آپ نے
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہ مین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر پہونک دیتا ہی
کہ ابھی رات بہت ہی پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا

باب ما روی فی من نام اللیل اجمع حتی اصبح / عقد الشیطان (margin)

ایک اور گرہ کہل گئی کہ دو ہو گئین اور جب نماز پڑہی سب گرہین کہل گئی بہر وہ صبح کو اٹہتا ہی بشاش خوش مزاج اور نہین تو گندہ دل سست **ف** تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک نیت چالاک ہوتے ہین گویا یہ بہی ایک عمدہ ریاضت ہی کہ بدن کو پہرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث مین کئی فائدے ہین اول جاگنے کے وقت یاد الٰہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائین احادیث مین وارد ہوئی ہین اور امام نووی نے کتاب الاذکار مین انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کیوقت وضو کرنا اور نماز پڑہنا اگرچہ قلیل ہی ہو تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے چوتہے معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر الٰہی اور وضو اور نماز ہی **باب** اسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِیْ بَیْتِہٖ نفل نماز کا گہر مین مستحب ہونا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازون مین سے کچہ گہر مین ادا کیا کرو اور گہر کو قبرستان مت بناؤ **ف** جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے یا مردے قبرون مین پڑے ہوتے ہین ویسے ہی گہرون کو نماز سے خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ کبہی کبہی فرض بہی گہر مین پڑہا کرو کہ عورتین تمہاری اقتدا کرین یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گہر مین برکت ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا **ترجمہ** مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد مین پڑہے تو تہوڑی سی اپنی گہر کے لیے اٹہا رکہے اسلیے اللہ تعالے اوسکی نماز سے اوسکی گہر مین بہتری کرے گا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ **ترجمہ** ابی موسے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گہر مین اسکی یاد ہوتی ہے اور جس مین نہین ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ

باب استحباب صلوٰة النافلة فی بیتہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان
ینفر من البیت الذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اسلیے کہ شیطان اوس گھر سے بھاگ جاتا ہے
جس میں سورہ بقرہ پڑہی جاتی ہے **عن** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال احتجر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجیرۃ بخصفۃ او حصیر فخرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا قال فتتبع الیہ رجال وجاؤا یصلون بصلوتہ قال ثم جاؤا
لیلۃ فحضروا فابطأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہم قال فلم یخرج الیہم
فرفعوا اصواتہم وحصبوا الباب فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مغضبا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زال بکم صنیعکم حتی
ظننت انہ سیکتب علیکم فعلیکم بالصلوۃ فی بیوتکم فان خیر صلوۃ
المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ **ترجمہ** زید بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریے کا اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اس میں نماز پڑہنے لگے پہر آپکے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے اور آپ کے ساتھ نماز پڑہنے لگے پہر
ایک رات لوگ سب آئے اور آپ نے دیر کی اور نہ نکلے اون کیطرف اور لوگوں نے آپکی طرف آوازیں
بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے طرف نکلے غصہ سے اور
فرمایا تم اپنے گھروں میں نماز پڑہو اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو گھر میں ہو مگر فرض
عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیہا لیالی حتی اجتمع الیہ ناس فذکر نحوہ وزاد فیہ ولو کتب علیکم ما قمتم بہ **ترجمہ**
زید بن ثابت نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا مسجد میں بوریے سے اور نماز پڑہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس میں کئی رات یہانتک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث مانند
سابق کی اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اسکو ادا نہ کرسکتے **باب**
فضیلۃ العمل الدائم ہمیشہ کے عمل کی فضیلت **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت
کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیر وکان یحجرہ من اللیل فیصلی فیہ

فجعل الناس يصلون بصلوته يبسطه بالنهار فثابوا ذات ليلة فقال يا ايها الناس عليكم من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله ما دووم عليه وان قل وكان ال محمد صلى الله عليه وسلم اذا عملوا عملا اثبتوا

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بوریا تہا کہ آپ اسکو گہیر لیا کرتے تھے رات کو اس مین نماز پڑہا کرتے تھے اور لوگ بہی آپکے ساتہہ نماز پڑہنے لگے اور دن کو اسکو بچہا لیتے تہے پہر لوگون نے ایک دن ہجوم کیا آپ نے فرمایا اے لوگو اوتنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہار ہو اسلیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہین تہکتا تم عمل سے تہک جاؤگے اور بہت پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کرین اگرچہ تہوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تہا کہ جب کوئی کام کرین اوسکو ہمیشہ کیا کرین **عن** عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای العمل احب الی الله تعالی قال ادومه وان قل **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو آپنے فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو **عن** علقمة قال سالت ام المومنین عائشة رضی الله عنها قال قلت یا ام المومنین کیف کان عمل رسول الله صلی الله علیه وسلم هل کان یخص شیئا من الایام قالت لا کان عمله دیمة وایکم یستطیع ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستطیع **ترجمہ** علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تہا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تہے کسی عبادت کیلیے انہون نے فرمایا کہ نہین انکی عبادت ہمیشہ کی تہی اور تم مین سے کون انکی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تہے **عن** عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الاعمال الی الله ادومها وان قل قال وکانت عائشة رضی الله عنها اذا عملت العمل لزمته **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تہی کہ جب کوئی عبادت

بتوسط باب افضل العمل الی اللہ تعالی ادومه وان قل قال الی ادومه

باب فی لیصل احدکم نشاطه واذا کسل فلیقعد

کر تمین ہمیشہ اسکو لازم کر لیتین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ
فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِہٖ فَقَالَ حُلُّوْہُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ
اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ فَلْیَقْعُدْ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
مین آئے اور ایک رسی دو کھنبون کے بیچ مین لٹکتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کی یہ رسی
زینب کی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہین پھر جب سست ہو جاتی ہین یا تھک جاتی ہین اسکو پکڑ لیتی
ہین آپ نے فرمایا اسکو کھول ڈالو چاہیے کہ تم مین سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے پھر جب سست
ہو جاوے یا تھک جاوے بیٹھہ رہے اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھہ رہے مسلم نے کہا
اور بیان کی ہمسے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث ان سے عبد العزیز نے اون سے
انس نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَیْتِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ اَسَدِ
بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَرَّتْ بِھَا وَعِنْدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ھٰذِہِ الْحَوْلَاءُ
بِنْتُ تُوَیْتٍ وَزَعَمُوْا اَنَّھَا لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ
اللَّیْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا **ترجمہ** عروہ کو حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولا بنت تویت انکے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکے نزدیک تشریف رکہتے تہے تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولا بنت تویت
ہین اور لوگ کہتے ہین کہ یہہ رات بہر سوتین نہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سوتین
نہین رات کو پہر فرمایا اختیار کرو عمل سے جسقدر کی تمہین طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تہک جاؤ گے
اور اللہ نہین تہکیگا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ امْرَاَۃٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّیْ قَالَ
عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ
مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ اَنَّھَا امْرَاَۃٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے

باب خذوا من العمل ما تطیقون

پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور راوی اسامہ کی روایت میں ہے کہ یہ ایک عورت ہے بنی اسد کے قبیلہ کی ۔ **باب** اَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِی صَلٰوتِہٖ اَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الذِّکْرُ بِاَنْ یَرْقُدَ اَوْ یَقْعُدَ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ ذٰلِکَ اونگھ کے وقت نماز تمام کر کے سو رہنے کا بیان ۔ **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجاوے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند اوس کی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے **عَنْ** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اونہیں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں اٹکنے لگے زبان اس کی کہ نیند کے غلبے سے نجانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ۔ **باب** اَلْاَمْرِ بِتَعَھُّدِ الْقُرْاٰنِ قرآن کی نگہبانی کرنے کا باب **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اَسْقَطْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا سنے مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اوس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلانی آیت یاد دلادی جس کو میں فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَمِعُ قِرَاءَۃَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُھَا **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد مین سنتے تھے
تب آپ نے فرمایا اللہ اوسپر رحمت کرے مجھ اس نے ایک آیت یاد دلادی جو مین بہلا دیا گیا تھا۔ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ
كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنیوالے کی
مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جسکا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اسکو مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر
چھوڑ دیا تو چلدیا۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ
فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث مالک کی روایت کیا اور اس مین موسی بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے
والا جب اوٹھکر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہی یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا
تو بہول گیا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِكُمْ
يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا
مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بہت برا کہ کوئی تم مین کا یہ کہے کہ مین فلان فلان آیت بہول گیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بہلا دیا گیا اور قرآن
کا خیال اور یاد داشت رکھو کہ وہ لوگون کے سینون سے ان چارپایون سے زیادہ بہاگنے والا ہے جنکی ایک
ٹانگ بندہی ہو فائدہ اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنے زانو باندہتے ہین اور وہ
تین پیر سے بہی چلسکتا ہی اسی کو عقل کہتے ہین اور بہول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ
جانا کہ اسمین کہنے والے کی بے پروا ہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالی کافرون کے واسطے فرماتا
اَتَتْكَ اٰيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو
اسکو بہول گیا اسیطرح آج بہلا یا جاوے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ
الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ

اَحَدُ کُمْ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ ترجمہ شقیق نے کہا عبداللہ نے کہا قرآن کا خیال رکھو اسلیے کہ وہ سینون سے اون چارپایون سے جلد بہاگنے والا ہے جنکا ایک زانو بندہا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے یہ نہ کہے کہ فلان فلان آیت مین بہول گیا بلکہ یون کہے بہلادیا گیا عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ سُوْرَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ اَوْ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ ترجمہ شقیق نے کہا مین نے ابن مسعود سے سنا کہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے آدمی کو یہ کہنا کہ مین فلان فلان آیت بہول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بہلادیا گیا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا ترجمہ ابی موسی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکہو اس قرآن کا اسلیے کہ جان محمد کی جس کے ہاتہہ مین ہے اوسکی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بہاگنے والا ہے اپنے بندہن سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِیْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ خوش آوازی سے قرآن پڑہنے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ ابوہریرہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے ایسی محبت سے کسی چیز کو نہین سنتا جیسے نبی خوش آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑہے ف اذن اور سماع دونون کے معنے لغت مین سننے کے ہین اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالی کی کہ مومن کو اوس پر بلاکیف مثل اور صفات کی ایمان لانا ضرور ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ کَمَا یَاْذَنُ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ ابن شہاب نے بہی یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس مین یہ لفظ مین جو مذکور ہوئے مضمون دونون کا ایک ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالے اس طرح کسی چیز کو نہین سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑہتا ہو پکار کر

نسخ هذا القرآن

باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن

عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ سَوَاءٌ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ ابن ہاد نے اسی سند سے مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہین کہا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِہٖ ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحیی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمعیل نے اون سے محمد بن عمرو نے اون سے ابی سلمہ نے اون سے ابو ہریرہ نے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحیی بن کثیر کی روایت کی مثل مگر یحیی نے اپنی روایت مین کان نہ کہا عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِیَّ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز دی گئی ہے آل داود کی آوازون مین سے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ مُوْسٰی لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ ابو موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو موسے سے اگر تم مجھے دیکھتے جب مین تمہاری قرارت سن رہا تھا کل کی رات کو تو بہت خوش ہوتے بیشک تمکو ایک آواز دی گئی ہے آل داود کی آوازون مین سے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ مَسِیْرٍ لَّہٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَرَجَّعَ فِیْ قِرَاءَتِہٖ قَالَ مُعَاوِیَةُ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَیَّ النَّاسُ لَحَكَیْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَہٗ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے راہ مین سورۂ فتح پڑھی (یعنے انا فتحنا) اپنی سواری پر اور آواز دوہراتے گئے اپنی قرارت مین معویہ نے کہا اگر مجھے اسکا خوف نہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لینگے تو مین انکی قرارت تمکو سناتا ف ترجیع کہتے ہین آواز کے لرزنے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن مین ہونا باعث ہے دلپر اس کے زیادہ اثر کرنیکا اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت آواز خوش سے ادا کرین مگر گویون اور

[illegible]

عشاق فساق کے آواز سے پڑہنا بے ادبی ہے عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی ناقتہ یقرأ سورۃ
الفتح قال فقرأ ابن مغفل ورجع فقال معویۃ لولا الناس لاخذت لکم بذلک
الذی ذکرہ ابن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل نے کہا
دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑہتے
تہے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑہا اور آواز کو دوہرایا معویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو
مین بہی ویسی ہی قراءت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث خالد بن الحارث قال علی راحلتہ
یسیر وھو یقرأ سورۃ الفتح ترجمہ شعبہ کو اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث
کی روایت مین یہ ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تہے اور سورہ فتح پڑہتے جاتے تہے باب نزول
السکینۃ لقراءۃ القرآن قراءت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا عن البراء رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل یقرأ سورۃ الکھف وعندہ فرس مربوط بشطنین
فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدور وتدنو وجعل فرسہ ینفر منھا فلما اصبح اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال تلک السکینۃ تنزلت للقرآن ترجمہ براء نے کہا
ایک شخص سورہ کہف کی پڑہتا تہا اور اس کے پاس ایک گہوڑا بندہا تہا دو لنبی رسیون مین سو اوس
پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گہومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گہوڑا اوسکو دیکہہ کر بہاگنے
لگا پہر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا
یہ تسکین ہے کہ اوترتی ہے قرآن کی برکت سے ف سکینہ کے کئی معنے مین مختار اور عمدہ اس مین یہ ہے
کہ وہ ایک شی ہے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کہ اسمین اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتہہ فرشتے
ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مین کا ایک آدہ آدمی فرشتون کو دیکہہ سکتا ہے اور
فضیلت قراءت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اوس کا اور حضور ملئکہ کا وقت قراءت
کے ثابت ہوا عن البراء یقول قرأ رجل الکھف وفی الدار دابۃ
فجعلت تنفر فنظر فاذا ضبابۃ او سحابۃ قد غشیتہ قال فذکر ذلک للنبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَاِنَّھَا السَّکِیْنَۃُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْتَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ ترجمہ براء کہتے ہین کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑہی اور گہر مین ایک جانور بندہا تہا سو وہ بہاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکہا کہ ایک بدلی ہے کہ اوس نے اسکو ڈہانک لیا ہی پہر اوس نے ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا پڑہی جا اے فلان اسلیے کہ یہ سکینہ ہے کہ اترتی ہے قرآن کی قرارت کے وقت * عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّھُمَا قَالَا تَنْقُزُ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا مین نے براء سے کہ وہ کہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اتنا ہے کہ انہون نے تنقز کا لفظ کہا۔ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ بَیْنَمَا ھُوَ لَیْلَۃً یَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِہٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُہٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰی فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا قَالَ اُسَیْدٌ فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَأَ یَحْیٰی فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فَوْقَ رَأْسِیْ فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَکَانَ یَحْیٰی قَرِیْبًا خَشِیْتُ اَنْ تَطَأَہٗ فَرَاَیْتُ مِثْلَ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ ترجمہ اسید بن حضیر اپنی کہیرکی کہریان مین ایک شب قرآن پڑہتے تہے کہ ان کا گہوڑا کودنے لگا اور وہ پڑہتے جاتے تہے اور وہ پہر کودتا تہا پہر وہ پڑہنے لگے پہر وہ کودنے لگا تو انہون نے کہا مین ڈرا کہ کہین یحیی کو کچل نڈالے سو مین اسکے پاس جا کہڑا ہوا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اوس مین چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑہ چلا یہانتک کہ مین نے اس کو پہر نہ دیکہا پہر مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی کہریان مین قرآن پڑہتا تہا کہ یکبارگی میرا گہوڑا کودنے لگا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پڑہی جا ای ابن حضیر انہون نے عرض کی کہ مین پڑہی گیا پہر وہ کودنے لگا پہر فرمایا آپنے کہ پڑہی جا

ای ابن حضیر انہون نے کہا پہر مین پڑہی گیا پہر وہ ایسا ہی کودنے لگا پہر آپ نے فرمایا پڑہی جا ای

ابن حضیر انہون نے کہا جب مین فارغ ہوا اور یحیی گہوڑے کے پاس تہا تو مجہے خوف ہوا کہ کہین

یہ یحیی کو کچل نہ ڈالے اور مینے دیکہا ایک سائبان سا کہ اس مین چراغ سے روشن تہی اور وہ اوپر کو

چڑہ گیا یہانتک کہ مین اسے نہ دیکہتا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تہے کہ

تمہاری قرأت سنتے تہے اور تم پڑہی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکہتے اور وہ انکی نظر

سے پوشیدہ نہ رہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتون کو دیکہنا محال نہین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ

مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ

التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ

رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ

لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاوت

اس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اوسکا اچہا ہے اور کہاوت

اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا کہجور کی سی ہے کہ اوس مین بو نہین مگر مزا میٹہا ہے اور کہاوت

اس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے مانند پہول کی ہے کہ بو اوس کی اچہی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور

کہاوت اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہے اندراین کی سی ہے کہ اوس مین خوشبو بہی نہین اور

مزا کڑوا ہے **عَنْ** قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ بَدَلَ

الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ **ترجمہ** قتادہ سے بہی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہمام کی روایت

مین منافق کے بدلے فاجر ہے **باب** فَضِیْلَۃِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ حافظ کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ

مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ

لَہٗ اَجْرَانِ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق اور اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے اور بزرگ فرشتون کے ساتھ

(بخاری مسلم عن ابی موسی الاشعری مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن و یعمل به ...)

ما جاء فی الماہر بالقرآن ... کی فضیلت کا بیان

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہین اور جو قرآن پڑہتا ہے اور اس مین اٹکتا ہے اور اسکو محنت ہوتی ہے اوسکو دونا ثواب ہے **ف** اس سے یہ نہین ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑہکر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اوسکو ایک اجر قرارت کا ہے ایک محنت کا **مسلم** نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید اور کہا مسلم نے روایت ہم سے ابو بکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے دونون نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت مین یہ لفظ ہین وَالَّذِی یَقْرَأُہٗ وَہُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہٗ اَجْرَانِ یعنے جو پڑہتا ہے اور اسپر سختی ہوتی ہے اوس کے لیے دو ثواب ہین **بَاب** اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَہْلِ الْفَضْلِ وَاِنْ کَانَ الْقَارِیُٔ اَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَیْہِ **ترجمہ** افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑہنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاکَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ **ترجمہ** انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب سے (یہ سردار ہین سب قاریون کے) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجہے حکم کیا کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑہون انہون عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپنے فرمایا کہ ہان اللہ تعالی نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے **ف** یہ رونا شکر اور بشاشت کا تہا کہ زہے نصیب مجہہ مشت خاک کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تہا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل ہی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سناوے تو مستحب ہے۔ اور حکمت اسمین یہ تہی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے مین کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علما و فضلا بہی اپنے شاگردون کو سناتے رہین اور اس سے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اہلیت انکی تحمل قرآن کے باب مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قاریون کے اور تابعیون کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے بہی اپنے زمان خلافت مین جب تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَکٰی **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اگر اسمین لم یکن

حاشیہ: رضی اللہ عنہ — عز و جل — النبی صلی اللہ علیہ وسلم — القرآن علی — کفروا

الذین کفروا کے سنانے کا ذکر ہے **ف** یہ سورہ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اسلیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید انکو کسی طرح کا شبہ آیا ہو کہ اس مین اسکا جواب مذکور ہو **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی مثلہ **ترجمہ** قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا **باب**

فضل استماع القرآن وطلب القراءۃ من حافظ للاستماع والبکاء عند القراءۃ والتدبر

قرآن سننے اور حافظ سے اسکی فرمایش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان **عن** عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی القرآن قال فقلت یا رسول اللہ اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی اشتھی ان اسمعہ من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا رفعت راسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت راسی فرأیت دموعہ تسیل

ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے مین آپکے آگے پڑھون اور آپ ہی پر اوترا ہے آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ مین اوروں سے سنوں پھر مین نے سورہ النساء پڑھی یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا تو مین نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چٹکی لی تو مین نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کی آنسو بہہ رہی ہین **ف** اس آیت کو سنکر یہ مین کیا ہوگا جب ہم بلائینگے ہر امت مین سے ایک حال بتانیوالا اور تجھکو بلائینگے ان سب کا حال بتانیکو اور اس آیت سے بڑی عالیشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمامی امتون پر گواہی دینگے اور ہر نبی کی تصدیق کرینگے اور یہ رونا اس مرتبہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور اہوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمایش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا اور اس مین غور کرنا اور فکر کرنا دین کے عمدہ کامون مین سے ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد وزاد ھناد فی روایتہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر اقرأ علی **ترجمہ** اعمش سے بھی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اسمین اتنی زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے اور آپ منبر پر تھے۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہہ مین تو یہ بے ادبی نہین ہے

بمثلہ

فضل استماع القرآن وطلب القراءۃ من حافظ للاستماع والبکاء عند القراءۃ والتدبر

النبی

قال

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ
اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ اِلٰى قَوْلِهِ فَكَيْفَ
اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا فَبَكٰى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِيْ
مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اَوْ مَا كُنْتُ فِيْهِمْ شَكَّ
مِسْعَرٌ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میرے آگے تم
قرآن پڑہو انہون نے عرض کی کہ مین آپ کے آگے پڑہون اور آپ پر اوترا ہے آپ نے فرمایا مین
چاہتا ہون کہ اوسکو دوسرے سے سنون غرض عبداللہ نے سورہ نسا کے شروع سے پڑہا اس آیت تک
فکیف اور آپ روئے مسعر نے کہا روایت کی مجہہ سے معن نے اون سے جعفر نے اون سے ان کے باپ نے
اون سے ابن مسعود نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی شہیدا علیہم الآیۃ یعنی مین امت کے
حال سے واقف تہا جب تک اون مین تہا یعنے زندہ تہا مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا دمت معنی
دونون کے ایک ہین **ف** حضرت نے یہ آیت سورہ نسا کی جب سنی تو گویا اوس کے جواب مین حضرت
عیسی علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی مین عرض کرینگے کہ جب تک مین زندہ تہا اپنی
امت کے حال سے واقف تہا پہر جب تو نے مجہہ اوٹہا لیا پہر انکا حال تو ہی جانتا ہے اس سے معلوم ہوا
کہ پیغمبرونکو علم غیب نہین اور جو لوگ انکو یا اولیاؤن کو دور دور سے پکارتے ہین اور ان سے مدد چاہتے
ہین سخت نادان اور مشرک ہین اللہ تعالے شرک سے بچاوے آمین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ
سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَاللّٰهِ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ
وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا اَنَا اُكَلِّمُهُ
اِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ قَالَ قُلْتُ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ
حَتّٰى اَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ ترجمہ عبداللہ نے کہا مین حمص مین تہا مجہہ سے لوگون
نے کہا ہم کو قرآن سناؤ مین نے اونپر سورہ یوسف پڑہی سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا

نہین اوترا مین نے کہا تیری خرابی ہو اسکی قسم مین نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
پڑہی ہے اوسنے کہا خیر غرض مین اوس سے بات کرہی رہا تہا کہ شراب کی بو اوس کیطرف سے آئی تو
مین نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جہٹلاتا ہے تو جانے نپایے گا جب تک مین تجہے
حد نہ مار لون گا پہر مین نے اوسکو کوڑے مارے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ
اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ ترجمہ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ
کی روایت مین احسنت کا ذکر نہین ہے **بَابُ** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ
نماز مین قرآن پڑہنے اور اسکی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ
ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ
فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ جب گہر لوٹ کر آوے تو تین اونٹنیان حاملہ پاوے
کہ نہایت فربہ ہون بڑی بڑی ہم نے کہا بیشک آپ نے فرمایا پس تین آیتین کہ انکو آدمی نماز میں
پڑہتا ہے بہتر ہے اسکی لیے تین اونٹنیون سے جو بڑی اور موٹی ہون **ف** یہ تشبیہ صرف
دنیا کے لوگون کی فہمایش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتین آخرت کی عمدہ نعمتین ابد
الآباد رہنے والی ہین رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی مین درجات عالیات بڑہانے والین
جنت کے بلند درجون پر چڑہانے والین بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہو جانے
والی ہین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ
فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا
نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ
اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ
وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ عقبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ
دیوان خانہ مین تہے تو آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو

جاوی (یہ دونون بازارین تھین مدینہ مین) اور وہان سے دو اونٹنیان بڑی بڑی کوہان کے لاوے بغیر
کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
چاہتے ہین اور آپنے فرمایا پھر کیون نہین جاتا ہے تم مین سے ہر ایک مسجد کو اور کیون نہین سکھاتا یا
نہین پڑھتا دو آیتین اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہون اوس کے لیے دو اونٹنیون سے اور تین بہتر
ہین اونٹنیون سے اور چار چار سے اور اسیطرح جتنی آیتین ہون اوتنی ہی اونٹنیون سے بہتر ہین

باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ قرات قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ **ترجمہ** ابی امامہ باہلی نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والون کا سفارشی ہوکر آوے گا اور دو سورتین چمکتی پڑھو سورہ بقر اور سورہ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت مین آوینگے گویا دو بادل ہین یا دو سائبان ہین یا دو ٹکڑیان ہین اوڑتے جانورون کی حجت کرتی ہوئی آوین گی اپنے لوگون کیطرف سے اور سورہ بقر پڑھو کہ لینا اسکا برکت ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے اور اُسکا مقابلہ نہین کرسکتے جادوگر لوگ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَكَاَنَّهُمَا فِيْ كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِيْ **ترجمہ** معاویہ نے بھی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہون نے دونو جگہہ وکانہما کہا یعنے او کی جگہہ صرف واو کہا اور قول معویہ کا نہین ذکر کیا

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

ترجمہ نواس سمعان کے بیٹے کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ قرآن کو قیامت
کے دن لاوین گے اونکو بہی جو اوسپر عمل کرتے تہے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہوگی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تین مثالین دین کہ مین انکو آجتک نہین بہولا اول یہہ
کہ وہ ایسی ہین جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسی ہین جیسے دو سائبان کالے کالے کہ اون مین روشنی
چمکتی ہو یا ایسی ہین جیسے دو ٹکڑیان چڑیون کے قطار باندہی ہوئی اور حجت کرتی ہونگی وہ دونو اپنے
صاحب کیطرف سے **ف** ان حدیثون سے بڑی فضیلت سورہ بقرہ ۔۔۔ اور آل عمران کی معلوم
ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی شفیع نہین جسکو اسکی شفاعت منظور ہو اسپر عمل کرے
اور عمل بغیر معنے معلوم ہوے نہین ہوسکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑہا کرین **باب**
فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَالْاٰيَتَيْنِ سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر اور
آخر کی دو آیتون سورہ بقر کا ثواب **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ
هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ
نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ
قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوئے تہے کہ ایک آواز بڑی زور کی سُنی دروازہ کہلنے کی اور اپنا سر اوٹہایا اور جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کہلا ہے اور کبہی نہین کہلا تہا مگر آج کے دن پہر اس
سے ایک فرشتہ اوترا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پہ اوترا ہے کبہی نہین
اوترا سوا آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوشخبری ہو آپ کو دو نورون کی کہ آپکو عنایت ہوئے
ہین اور کسی کو نبیون مین سے نہین ملے سوا آپ کے ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقر کا کوئی
حرف اس مین سے تم نہ پڑہو گے کہ اوسکی مانگی ہوئی چیز تمہے نہ ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
يَزِيْدَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ
فِي الْاٰيَتَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ

بَيْنَا

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا مین
ابو مسعود سے کعبہ شریفہ کے پاس ملا اور مین نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہونچی ہے سورہ
بقر کی دو آیتون کی فضیلت مین انہون نے کہا کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
سورہ بقر کی دو آیتین جو رات کو پڑھے اسکو کافی ہین **ف** اسکو کافی ہین یعنے تہجد کے
بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہین یا اور آفتون سے بچنے کو عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ
اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ
بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو مسعود نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتین آخر سورہ بقر کی پڑھے اسکو رات بھر کفایت کرین گی
عبد الرحمن نے کہا کہ پھر مین ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو مین نے اون سے
پوچھا اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے وہی بیان کیا **ف** پہلے عبد الرحمن کو
یہہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہونچی تھی اس لیے انہون نے چاہا کہ بلاواسطہ
بھی اون سے سن لین تاکہ سند اپنی عالی ہو جاوے محدثین کے یہان اس سند عالی کا بڑا خیال
ہوتا ہے ۔ اور یہہ ایک بڑی نعمت ہے اس امت مین کہ کسی امت کو نصیب نہین ہوئی عَنْ
اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سے مثل اوسی روایت کے بیان کیا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبد الرحمن نے ابی مسعود سے وہی روایت بیان کی **باب**
فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان عَنْ
اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو یاد رکھے دس آیتین اول کی سورہ کہف کی وہ بچیگا فتنہ دجال سے **ف**
ان دنون مین ان آیتون کو یاد کرنا اور عہد کرنا ضرور ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ پیشتر
خیمہ دجال لعین ہین انکا اس زمانہ مین بڑا بلوا ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگون مین پہیل

مثلہ

رہی ہین اور صریح معجزات انبیا علیہ السلام کا اور آیات قرآنیہ کا اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہین عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ وَقَالَ هَمَّامٌ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ ترجمہ قتادہ نے اس سند سے روایت کی کہ شعبہ نے کہا دس آیتین آخر سورہ کہف کی اور ہمام نے کہا اول سورہ کہف کی جیسے ہشام نے روایت کی عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ ابی بن کعب سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپ نے پھر فرمایا کہ اے ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے انہوں نے عرض کی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم یعنے آیۃ الکرسی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مارا یعنی شاباشی کا میرے سینے پر اور فرمایا اے ابو المنذر تجھ کو علم مبارک ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتین بعض سے بعض افضل ہین اور علماء نے کہا ہے کہ آیۃ الکرسی اسوجہ سے افضل ہے ساری قرآن سے کہ اوس میں اللہ کی تمام صفتون اور ناموں کی خبرین مذکور ہین جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کا ان اوسکا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفتون کی خبرین ہین پس یہ آیت ان سب کی جامع ہی اسلیے سب سے افضل اور اولی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ شاباشی کا ہاتھ سینہ پر مارنا سنت ہے پیٹھ پر مارنا خلاف سنت **باب** فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قل ہو اللہ کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تھک جاتا ہے کوئی تم میں کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیوے صحابہ نے عرض کی کہ کیونکر پڑھے تہائی قرآن آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَزَّاَ الْقُرْاٰنَ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ

تجعل قل ھو اللہ احد جزء من اجزاء القرآن ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت
مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مروی ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کے تین ٹکڑے
کیے (یعنے قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل ھو اللہ کو ایک ٹکڑا کیا قرآن کا (یعنے عمدہ صفات
اللہ تعالی سے بھری ہے) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی

باب منہ

ساقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ
قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض انی اری ھذا خبر جاءہ من السماء فذاک
الذی ادخلہ ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت لکم ساقرأ علیکم
ثلث القرآن الا انہا تعدل ثلث القرآن ترجمہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم لوگ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں غرض جمع ہو گئے جنکو جمع
ہونا تھا پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے قل ھو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے تو ہم ایک دوسرے
سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں پھر نکلے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تہائی کلام اللہ تمہارے آگے پڑھوں گا سو یہ سورت
تہائی کلام اللہ کے برابر ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال خرج الینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ علیکم ثلث القرآن فقرأ قل ھو اللہ احد اللہ
الصمد حتی ختمہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے
اور فرمایا میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ھو اللہ احد پڑھی یہانتک کہ
اس سورت کو ختم کیا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی

باب منہ

سریۃ وکان یقرأ لاصحابہ فی صلوتہم فیختم بقل ھو اللہ احد فلما رجعوا
ذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ لای شیء یصنع ذلک
فسألوہ فقال لانہا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ یحبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں
قرآن پڑھتے اور قراءت کو قل ھو اللہ پر ختم کرتے پھر جب وہ لشکر لوٹ کر آیا لوگوں نے اسکا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپنے فرمایا کہ ان سے پوچھو۔ وہ کیون ایسا کرتے ہین پوچھا تو انہون نے کہا یہ صفت ہے رحمن کی اور مین اسکو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا اون سے کہدو کہ اللہ تعالی تمکو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک مین اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی معبود ہونا اور اولاد سے پاک ہونا کسیکے پیدا نہونا یعنے قدیم ہونا اوس کی ذات کا ہمسر کوئی نہونا یعنے بےمثل ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک مین مذکور ہین پہر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہو اور اللہ کا دوست رکہنا بندہ کو یہ ہے کہ اوسکے گناہ بخشے دونو جہان مین عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندے کا دوست رکہنا خدا کو یہہ ہے کہ اسکی عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لاوے اور اسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت کو ساری جہان سے مقدم سمجھے

باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ معوذتین کی فضیلت کا بیان

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ترجمہ** عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہین دیکہتے کہ آج کی رات ایسی آیتین اتری ہین کہ انکے مثل کبہی نہین دیکہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہہ دونو سورتین قرآن مین داخل ہین اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کیطرف منسوب ہے کہ یہہ قرآن مین داخل نہین اور امت کا اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن مین ہین اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ لفظ قل بہی قرآن مین داخل ہے اسپر بہی اجماع ہے (نووی) **عَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا

باب فَضْلِ مَنْ يَّقُوْمُ بِالْقُرْاٰنِ وَيُعَلِّمُهٗ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکے سکہانیوالے کی فضیلت کا بیان

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ

اِثْنَيْنِ

کہ آپنے فرمایا رشک کسی اوپر روا نہیں مگر دو شخصون پر ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اسکو رات کو پڑھتا ہو دن کو اُسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالی نے اوسکو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو دن کو بھی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جاوے اور مجھی ملجاوے اور یہہ باجماع امت حرام ہے دوسری یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالی مجھے بھی نصیب کرے اور اسکو عربی مین غبطہ کہتے ہین اور یہ شریعت مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین بھی ہوتا ہے یہان بھی رشک سے وہی مراد ہے نہ معنی اول **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** اُسکا بھی جو اوپر ہو چکا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہین ہے مگر دو شخصون پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسکے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اوسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے (حکمت سے مراد علم حدیث ہے) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِّنْ مَّوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسفان مین اور حضرت عمر نے اون سے کہا تھا کہ مکہ پر کسیکو تحصیلدار بنا دیا غرض حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے جنگل والون پر کس کو تحصیلدار بنایا انہون نے کہا ابن ابزی کو حضرت عمر نے کہا ابن ابزی کون انہون نے کہا ایک غلام آزاد ہماری ہین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو اون پر تحصیلدار کیا انہون نے

کہا کہ وہ قاری ہین کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بانٹنا خوب جانتے ہین حضرت عمر نے کہا کہ سنو تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کی سبب سے کچھ لوگون کو بلند کرے گا اور کچھ لوگون کو گرا دیگا **ف** یعنی جو اوس کے تابع ہونگے دنیا مین حکومت آخرت مین جنت پاوین گے اور جو منکر ہون گے دنیا مین ذلت آخرت مین عقوبت اٹھاوین گے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے وہی روایت جو اوپر گذری مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت کی

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَّبَيَانِ مَعْنَاهُ قرآن کا سات حرفون مین ہونا اور اس کے مطلب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد الرحمن عبد القاری کے فرزند نے کہا سنا مین نے حضرت عمر سے کہ کہتے تھے ایک دن مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگون کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پڑھا چکے تھے سو مین قریب تھا کہ انکو جلد پکڑ لون مگر مین نے انہے مہلت دی یہانتک کہ پڑھ چکے پھر مین نے ان کی چادر اُن کے گلے مین ڈالکر کھینچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین نے ان سے سورہ فرقان سنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھے پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہون نے ویسا ہی پڑھا جیسا مین نے اون سے پہلے سنا تھا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پہر مجہہ سے کہا پڑہو مین نے بہی پڑہی (یعنے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے پڑہائی تہی) تب بہی آپ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفون مین اترا ہے اس مین سے جو تمکو آسان ہو اس طرح پڑہو **ف** نووی نے کہا سات حرفون مین اترنا قرآن کا محض آسانی اور سہولت امت کے لیے تہا جیسے اور روایتون مین بتصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ میری امت پر آسانی ہو اور سات حرفون تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددون سے مراد کیا ہے بعضون نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہین مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنے سات سے آگے نہین ہو سکتی اب اسکے مطلب مین بہی کئی قول ہین **ایک** یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہین جو خلاصہ مطالب قرآن ہین جیسے وعد وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور مثال اور بعضون نے کہا مراد اس سے کیفیت قرارت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار تفخیم ترقیق امالہ مد قصر ہین اسلیے کہ عرب کے قبائل آپس مین ان قاعدون مین اختلاف رکہتے تہے پس اللہ تعالیٰ نے امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ مین جسے ادغام یعنے تشدید پڑہنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسیطرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضون نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حروف مراد ہین اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جیسا روایت کی اون سے مسلم نے اپنی کتاب مین پہر ان لوگون نے اسمین بہی اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا مراد اس سے سات قرائتین اور وجوہ ہین اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہین جیسے یمن اور ہوازن اور یہ فصیح لغات ہین اور کسی نے کہا سات زبانین قبیلہ مضر کی اور یہ سب لغات قرآن مین جابجا وارد ہوئی ہین نہ یہ کہ ایک جگہہ ہون یا ایک کلمہ مین ہون اور بعضون نے کہا کہ بعض کلمات مین سب لغت جمع ہین جیسے وعبد الطاغوت ونرتع ونلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ مین اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتون طرح کے لغات مروی ہو چکی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ساری جماعت نے اسکو اکہٹا کر لیا ہے مصحف مین اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی کبہی مختلف ہوتے ہین مگر آپس مین ضد اور منافات نہین رکہتے کہ ایک معنی دوسرے کا مکذب ہو

اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفون مین قرارت کی ضرورت اول اسلام مین تہی کہ اسوقت تک لوگو
کو قرآن مین مشق خوب نہ تہی پہر جب بہت لوگ اسلام مین داخل ہوگئے اور وحی کا لکہنا بہی جابجا ہُوا اب ضرورت
باقی نہین رہی اور داؤدی نے کہا یہ سات قرارتین جو آج کے دن پڑہی جاتی ہین ہر حرف اور ہر لفظ مین نہین
ہین بلکہ جابجا متفرق ہین اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ ساتون قرائتین ایک حرف سے نکلی ہین جو حدیث مین مذکور
ہین اور اسیکو جمع کیا ہے حضرت عثمان نے اپنے مصحف مین اور نحاس وغیرہ نے یہی کہا ہے اور اور
علما نے کہا ہے کہ ہر رمضان مین قرآن کا دور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل مین ہوتا تہا تو سات
حرف کی اجازت ایک ہی دور مین نہین ہوئی اور یہ بہی نہین معلوم کہ ان سات قرارتون مین جو درج
ہین اخیر دورہ مین کون سی پڑہی گئی اور یہ ساتون قرارتین مشہور ہین اور بشہرت مروی ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ یَّقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ
وَزَادَ فَکِدْتُّ اُسَاوِرُہٗ فِی الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے سنا مینے ہشام
بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑہتے پہر حدیث بیان کی اول کی مثل اور اسمین زیادہ کیا کہ قریب تہا کہ مین
انکو قید کرلون نماز مین مگر مین نے صبر کیا یہانتک کہ انہون نے سلام پہیرا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا روایت کی ہمسے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونون نے کہا روایت کی
ہمسے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے اون سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسی اسناد سے۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِیْ
جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُہٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُہٗ فَیَزِیْدُنِیْ حَتّٰی
انْتَہٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْکَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا ہِیَ فِی
الْاَمْرِ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَاحِدًا لَا یَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ **ترجمہ** ابن عباس نے عبید اللہ بن عتبہ
سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑہایا اور
مین اون سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے یہانتک کہ سات حرف تک نوبت
پہنچی ابن شہاب نے کہا کہ مجہے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کسی
حلال وحرام مین اون سے اختلاف نہین پڑتا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان

کی ہم سے عبد بن حمید نے اون سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے اون سے زہری نے اسی اسناد سے عن

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي نَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ

ترجمہ ابی بن کعب نے کہا مین مسجد مین تہا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑہنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑہی کہ مین اوسے نہ جانتا تہا پہر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرارت پڑہی اوس کے سوا پہر جب ہم لوگ نماز پڑہ چکے سب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی مین نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرارت پڑہی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے تو اس نے اور ایک قرارت پڑہی سوا اس کے پہر حکم کیا اون دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انہون نے پڑہا اور روا رکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو مختلف قراتون کو اور میرے دل مین ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت مین تہی پہر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کہ جس نے مجھے ڈہانپ لیا تہا میرے سینے پر ایک ہاتہ مارا کہ مین پسینہ پسینہ ہوگیا اور مجھے گویا اللہ پاک نظر آنے لگا خوف کی مارے تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بہیجا گیا کہ قرآن ایک حرف مین پڑہون سو مین نے عرض کی بارگاہ الٰہی مین کہ آسانی فرما میری امت پر پہر دوبارہ مجھے حکم ہوا کہ دو حرفون مین پڑہون پہر مین نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرما میری امت پر پہر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات حرفون پر پڑہون اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار آسانی امت کے لیے عرض کی ہر بار کے عوض ایک

نفضت
هوّن
هوّن
فلك
رددتکها
رددتکها

دعا مقبول ہی تم بہی مانگ لو مینے عرض کی یا اللہ بخش دی میری امت کو یا اللہ بخشدی میری امت کو (یہ دو ہوئین) اور تیسری مین نے اٹہا رکہی ہے اوس دن کے لیے جسدن سب خلق میری طرف رغبت کریگی یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بہی کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے اون سے اسمعیل بن ابی خالد نے اون سے عبد اللہ بن عیسی نے اون سے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے انہون نے کہا خبر دی مجہے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ مین بیٹہے ہوئے تہے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑہی اور ایک قرارت پڑہی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت سے اوپر گذرا **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَرَاَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ اَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ اَصَابُوْا **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تہے کہ ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑہاؤ آپ نے فرمایا مین اللہ تعالے سے اوس کی معافی اور بخشش چاہتا ہون اور میری امت اوسکی طاقت نہ رکہی گی پہر دوبارہ انکے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفون پر قرآن شریف پڑہاوین آپنے عرض کی کہ مین اللہ تعالے سے عفو اور بخشش اوسکی چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا پہر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفون مین قرآن پڑہاؤ آپ نے عرض کی کہ مین اللہ تعالی سے اسکا عفو اور اسکی بخشش چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہو سکیگی پہر آئے وہ چوتہی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفون پر پڑہاؤ اور جس حرف پر پڑہین گے ان حرفون مین سے وہ ٹہیک ہوگا کہا مسلم نے اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے

نسخ فانّ
نسخ فانّ

اسی اسناد سے مثل اس روایت کی **باب** تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ قرآن ٹہیر ٹہیر کر پڑہنے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت مین پڑہنے کا بیان **عَنْ** أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلٰكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي أَثَرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ **ترجمہ** ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتی تہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ ای ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑہتے ہین یا یا من ماء غیر اسن ہے یا من ماء غیر یاسن عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کو اوس نے پہر کہا کہ مین مفصل کے تمام سورتین ایک رکعت مین پڑہتا ہون عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعرین جلدی جلدی ہانکی جاتی ہین بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑہتے ہین کہ ان کی ہنسلی سے نیچے نہین اوترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل مین اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے نماز مین افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور مین ان ایک جیسی دو سورتون کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑہا کرتے تہے پہر عبد اللہ کہڑے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اوس کی اور ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام نہین لیا **ف** نووی نے کہا عبد اللہ نے یہ جو کہا کہ مین نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اسلیے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑہنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹہیر ٹہیر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا

حاشیہ: [illegible]

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہی ورنہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افضل نماز وہی ہے جس مین قیام لنبا ہو اور جو سورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت
ٹپرہا کرتے تہے وہ ابو داؤد کی روایت مین یون وارد ہوئی ہین کہ سورہ رحمن اور والنجم ایک رکعت
مین اور اقتربت اور الحاقہ ایک مین اور طور اور ذاریات ایک مین اور واقعہ اور نون ایک مین اور
سال سائل اور والنازعات ایک مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک مین اور مدثر اور مزمل ایک
مین اور ہل اتے اور لا اقسم ایک مین اور عم اور مرسلات ایک مین اور دخان اور اذا الشمس کورت
ایک مین اور انکو مفصل اسلیے کہتے ہین کہ جدا جدا ہین اور قرآن کی تفصیل یہ ہی کہ پہلے سبع طوال
یعنے سات سورتین لنبی ہین پہر ذوات المائین اور وہ وہ سورتین ہین جسمین ایک سو آیت کے قریب
ہین پہر مثانی ہین پہر مفصل اور مفصل کی ابتدا مین اختلاف ہی بعضون نے کہا قتال سے آخر تک
مفصل ہے بعضون نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی
عَبْدِ اللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ نَھِیْکُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَجَآءَ عَلْقَمَۃُ
لِیَدْخُلَ عَلَیْہِ فَقُلْنَا لَہٗ سَلْہُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقْرَأُ بِھَا فِیْ رَکْعَۃٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَسَاَلَہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَۃً فِیْ
عَشْرِ رَکَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِیْ تَالِیْفِ عَبْدِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد آیا عبد اللہ
بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام پہر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کی مثل (یعنے جیسے اوپر گذری)
مگر اتنا فرق ہی پہر علقمہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اون سورتون
کو پوچہہ لو جو ایک رکعت مین دو دو پڑہی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑہتے
تہے سو وہ گئے اور ان سے پوچہا اور پہر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتین ہین اور دس رکعات مین پڑہی
جاتی تہین مفصل مین سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف مین **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہم
سے یہی روایت اسحق بن ابراہیم نے اون سے عیسی بن یونس نے اون سے اعمش نے اسی اسناد سے
مثل روایت اون دونون راویون کی (یعنے جنکی روایتین اوپر گذرین) اور اس مین یہ ہی کہ عبد اللہ
نے کہا مین ان نظائر کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت مین
پڑہا کرتے تہے اور وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعتون مین پڑہتے تہے **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ

غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّیْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَکَثْنَا بِالْبَابِ هُنَیَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِیَةُ فَقَالَتْ اَلَا تَدْخُلُوْنَ فَدَخَلْنَا فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ یُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَکُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَکُمْ فَقُلْنَا لَا اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَیْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ لَمْ تَطْلُعْ فَاَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ مَهْدِیٌّ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ کُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا کَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَاِنِّیْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِیْ کَانَ یَقْرَأُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ ترجمہ ابی وائل نے کہا ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازے پر ہم نے سلام کہا انہوں نے اجازت دی مگر ہم دروازے پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہیں غرض ہم اندر گئے اور انکو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں انہوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال تھا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ نام ہے انکی والدہ کا) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا انکو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا یہ حال ہے کہ پہر دن چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں) غرض پھر وہ تسبیح کرنے لگے یہانتک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھ تو سہی کیا سورج نکلا اوسنے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تھا کہ خود اوٹھکر سورج کو دیکھ لیں) یہانتک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا پھر کہا کہ اے چھوکری دیکھ سورج نکلا پھر اوسنے دیکھا تو نکل چکا تھا تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیاں اوس اللہ تعالے کے واسطے ہیں کہ جس نے ہمکو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں) اپنے آخر

کہا میں خیال کرتا ہون کہ شاید یہہ بھی کہا اور ہلاک کیا اسی اسہ تعالی نے ہمکو بسبب ہمارے گناہون کے
اور ہم لوگون میں سے ایک نے کہا کہ مین نے ساری مفصل کی سورتین پڑہین اج کی شب کو او سپر عبد اسہ
نے کہا تم نے پڑہا ایسا جیسا کوئی شعرون کو پڑہتا ہے ہمنے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہین وہ
جوڑی لگی ہوئین سورتین جنکو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتین ہین
مفصل کی اور دو سورتین ہین جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عن** شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسکا
نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اسہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مین مفصل سب سورتین ایک رکعت
مین پڑہتا ہون پہر عبد اسہ نے کہا تو ایسا ہی پڑہتا ہے جیسے پڑہتے ہو شعرون کو مین جانتا ہون ان دو
دو سورتون کو کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تھے **عن** أَبِي
وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ
كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ
سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات
زیادہ ہے کہ پہر عبد اسہ نے ذکر کیا اون بیس سورتون کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت مین دو دو آپ
پڑہتے تھے

باب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قرأتون کا بیان

عن أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُدَّكِرٍ دَالًا
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا مینے دیکہا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچہا اور وہ مسجد مین قرآن
پڑہاتے تھے کہ تم مدکر مین دال پڑہتے ہو یا ذال انہون نے کہا دال سنی ہے مین نے عبد اسہ بن مسعود
سے اور وہ بل من مدکر مین کہتے تھے کہ دال سنی مینے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے

عن عبد الله رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقرأ هذا الحرف فهل من مدکر **ترجمه** عبد الله نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم فهل من مدکر پڑھتے تھے یعنی دال کے ساتھ **عن** علقمة رضی الله عنه قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه فقال فیکم احد یقرأ علی قراءة عبد الله فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبد الله یقرأ هذه الآیة واللیل اذا یغشی قال سمعته یقرأ واللیل اذا یغشی والذکر والانثی قال وانا والله هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأها ولکن هؤلاء یریدون ان اقرأ وما خلق فلا اتابعهم

ترجمه علقمه نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم مین کوئی عبد الله کی قرارت پڑھنے والا ہے مین نے کہا ہان مین ہی ہون انہون نے کہا کیونکر سنا تم نے اس آیت کو عبد الله کو پڑھتے ہوئے واللیل اذا یغشی مین نے کہا عبد الله پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی انہون نے کہا الله کی قسم مین نے بہی رسول الله صلی الله علیه وسلم سے یون ہی پڑھتے سنا ہے اور یہان کے لوگ چاہتے ہین کہ مین پڑھون وما خلق الذکر والانثی تو مین انکی نہین مانتا **ف** نووی نے لکہا کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتون مین یون سمجہنا چاہیے کہ یہ قراتین اول مین تہین پہر منسوخ ہو گئین اور جن لوگون کو اس کے نسخ کی خبر نہین پہونچی وہ معذور ہین جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پہر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابه وبحذف قرارت منسوخه شائع ہو گیا پہر کسی نے اسکا خلاف نہین کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہین پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول ہے اسپر کہ عبد الله کی عادت تہی کہ وہ اپنے مصحف مین بعض احکام اور تفسیر بہی لکہہ لیا کرتے تہے جسکو وہ خود بہی جانتے تہے کہ یہ قرآن نہین ہے اور سب کا اعتقاد نہ رکہتے تہے کہ قرآن کے ساتہ اور چیز لکہنا حرام ہے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی بیاض تہی کہ جو چاہتے تہے لکہہ لیتے تہے اور حضرت عثمان اور تمام صحابه قرآن کے ساتہ کسی اور چیز کو لکہنا حرام جانتے تہے کہ ایسا نہ ہو بعد ایک مدت کے لوگ سب کو قرآن جاننے لگین غرض اس مسئله فقہیه مین عبد الله کا اور تمام صحابه کا اختلاف تہا کہ کچہ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن مین جائز ہے یا نہین اور یہ جو مروی ہے کہ عبد الله کے مصحف مین معوذتین نہ

(یعنی [illegible] والذکر والانثیٰ [illegible])

اتنی وجہ اوسکی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کے اوسکو چہوڑ دیا ہو اور ساری قرآن کی کتابت
کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اوسکی لکہنے کی حاجت نہ سمجہی ہو **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اَتَى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ
فَعَرَفْتُ فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ ثُمَّ قَالَ اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَاُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا علقمہ شام میں آئے اور مسجد مین گئے
اور وہان نماز پڑہی اور ایک حلقہ پر لوگون کے گذرے اور ان مین بیٹھ گئے پہر ایک شخص آیا اور
لوگون کے خفگی اور وحشت اسکی طرف سے معلوم ہوئی تہی پہر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا
کہ آپکو یاد ہے جیسے عبد اللہ پڑہا کرتے تہے پہر ذکر کی انہون نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ**
عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ
الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ فَقَرَاْتُ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا **ترجمہ** علقمہ نے کہا مین ابو الدرداء سے ملا انہون
نے کہا تم کہان کے ہو مین نے کہا عراق کے اونہون نے کہا کس شہر کے مین نے کہا کوفہ کے انہون
نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قرارت پڑہتے ہو مین نے کہا ہان کہا واللیل تو پڑہو مین نے واللیل اذا
یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی پڑہا تو وہ ہنسدیے اور کہا مین نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑہتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے عبد الاعلی
نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اون سے علقمہ نے کہ آیا مین شام کو اور ملا ابو الدرداء سے اور ذکر
کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی **بَابُ** الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا جن وقتون
مین نماز منع ہے اون کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا
جبتک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جبتک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے
کہا کہ سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی اور
وہ ان سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب
تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے کہ جبتک آفتاب نہ ڈوبے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت
کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے شعبہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ
سے ابو غسان مسمعی نے اون سے عبدالاعلیٰ نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے
اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد
سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح حتی تشرق الشمس **عَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ
بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ
غُرُوْبِهَا **نافع** نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ
طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر ہوا اتنا زیادہ
ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا
الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز
میں تاخیر کرو یہاں تک کہ خوب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز میں

دیکھو یہانتک کہ پورا آفتاب غائب ہوجاوے **عَنْ** اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ **ترجمہ** ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑہی ہمارے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص مین (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہہ نماز تم سے اگلون کے پیش کی گئی اور انہون نے اسکو ضائع کیا پہر جو اس کی حفاظت کرے اسکو دونا ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہہ ہے کہ اول وقت ادا کرین اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سینگون سے بعضون نے کہا کہ اسکا گروہ اور لشکر مراد ہے اور بعضون نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضون نے کہا سینگون سے دونو کنارے سر کے مراد ہے اور یہہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اسواسطے قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کرین وہ شیطان کو پوجنے اور آپ مسجود نا بہبود بن بیٹہے اور سورج کے پوجنے والے اسیوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہین اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتون کا انکار کرتے ہین وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجہتے ہین پہر اس سے بڑہکر دنیا مین کوئی بے عقل نہین **کہا** مسلم نے روایت کی مجہ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے انکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے انسے یزید بن ابی حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضرمی نے انسے عبد اللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہین اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصرہ غفاری نے کہا ابو بصرہ نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ السَّبَائِیِّ وَکَانَ ثِقَۃً عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **عَنْ** مُوْسَی بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ الْجُھَنِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

مرتکان

[illegible]

الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او ان نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس
بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس
للغروب حتى تغرب **ترجمہ** موسی بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے
عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہتے تھے تین گھڑیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز سے روکتے تھے
اور مردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند نہ ہو جاوے دوسرے جسوقت ٹھیک
دوپہر ہو جبتک کہ زوال نہ ہو جاوے تیسرے جسوقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نجاوے
عن عكرمة بن عمار قال حدثنا شداد بن عبد الله ابو عمار ويحيى بن ابي كثير
عن ابي امامة قال عكرمة ولقي شداد ابا امامة و واثلة وصحب انسا الى الشام واثنى عليه فضلا وخيرا عن ابي امامة قال
قال عمرو بن عبسة السلمي رضي الله عنه كنت وانا في الجاهلية اظن ان
الناس على ضلالة وانهم ليسوا على شيء وهم يعبدون الاوثان قال فسمعت برجل
بمكة يخبر اخبارا فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فاذا رسول الله صلى الله
عليه وسلم مستخفيا جراء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت
له ما انت قال انا نبي فقلت وما نبي قال ارسلني الله فقلت وباي شيء ارسلك قال ارسلني
بصلة الارحام وكسر الاوثان وان يوحد الله لا يشرك به شيئا قلت له فمن
معك على هذا قال حر وعبد قال ومعه يومئذ ابو بكر وبلال رضي الله عنهما ممن
آمن به فقلت اني متبعك قال انك لا تستطيع ذلك يومك هذا الا ترى حالي وحال
الناس ولكن ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرت فأتني قال فذهبت الى اهلي
وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وكنت في اهلي فجعلت اتخبر الاخبار
واسال الناس حين قدم المدينة حتى قدم على نفر من اهل يثرب من اهل المدينة
فقلت ما فعل هذا الرجل الذي قدم المدينة فقالوا الناس اليه سراع وقد اراد
قومه قتله فلم يستطيعوا ذلك فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت يا رسول
الله اتعرفني قال نعم انت الذي لقيتني بمكة قال فقلت بلى فقلت يا نبي الله
اخبرني عما علمك الله واجهله اخبرني عن الصلوة قال صل صلوة الصبح ثم اقصر

باب النہی عن الصلوۃ بعد الصبح و بعد العصر و حین الزوال

حین عن الصلوۃ حتی تطلع الشمس حتی ترتفع فانھا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان و حینئذ یسجد لھا الکفار ثم صل فان الصلوۃ مشھودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوۃ فان حینئذ تسجر جھنم فاذا اقبل الفیئ فصل فان الصلوۃ مشھودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوۃ حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لھا الکفار قال فقلت یا نبی اللہ فالوضوء حدثنی عنہ قال ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیمضمض ویستنشق فینتثر الا خرت خطایا وجھہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجھہ کما امرہ اللہ الا خرت خطایا وجھہ من اطراف لحیتہ مع الماء ثم یغسل یدیہ الی المرفقین الا خرت خطایا یدیہ من انا ملہ مع الماء ثم یمسح راسہ الا خرت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم یغسل قدمیہ الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیہ من انا ملہ مع الماء فان ھو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ھو لہ اھل وفرغ قلبہ للہ الا انصرف من خطیئتہ کھیئتہ یوم ولدتہ امہ فحدث عمرو بن عبسۃ بھذا الحدیث ابا امامۃ رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ابو امامۃ یا عمرو بن عبسۃ انظر ما تقول فی مقام واحد یعطی ھذا الرجل فقال عمرو یا ابا امامۃ لقد کبرت سنی ورق عظمی واقترب اجلی وما بی حاجۃ ان اکذب علی اللہ ولا علی رسولہ لو لم اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مرۃ او مرتین او ثلاثا حتی عد سبع مرات ما حدثت بہ ابدا ولکنی سمعتہ اکثر من ذلک

ترجمہ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحیی بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تھانوں کو پوجتے تھے (یعنے چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے نام کے امام باڑہ چبوترہ مشرک لوگ بنا لیتے ہیں) غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس

دونون چھپے ہوئی تھی ... انکی قوم انپر غالب اور مسلط تھی پھر مین نے نرمی کی (یعنے حیلہ کیو)
اور داخل ہوا مین مکہ مین اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نے عرض کی نبی
کسے کہتے ہین فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے مین نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
دیا ہے مجھے ناتے دارون سے نیکی کرنے کا اور بتون کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا مین نے عرض کی پھر آپ کے ساتھ کون ہین اس دین پر آپ
نے فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دنون مین آپ کے ساتھ ابوبکر اور بلال تھے جو آپ پر ایمان
لا چکے تھے پھر مین نے عرض کی کہ مین آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہون آپ نے فرمایا ان دنون تم سے نہ
ہوسکے گا تم میرا اور لوگون کا حال نہین دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر جب سنا کہ مین ظاہر ہوگیا
تو میرے پاس آنا انہون نے کہا کہ مین اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آگئے
اور مین اپنے گھر مین لوگون سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آگئے تھے یہانتک
تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور مین نے پوچھا کہ کیون جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ مین آئے
ہین انہون نے کہا کہ لوگ ان کیطرف دوڑ رہے ہین اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تھا مگر
کچھ نہ کر سکی پھر مین مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا اے رسول اللہ کے آپ مجھے پہچانتے ہین
آپ نے فرمایا تم وہی ہو جو مجھسے مکہ مین ملے تھے مین نے کہا جی ہان پھر مین نے عرض کی کہ اللہ
کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور مین نہین جانتا اور مجھے نماز
سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچے یہانتک کہ آفتاب نکل کر بلند ہوجاوے
اس لیے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کافر لوگ اس کو سجدہ
کرتے ہین (پھر اگر تم بھی نماز پڑھوگے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہوگیا نماز پڑھو
کہ اسوقت کی نماز کی کراماً کاتبین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی) یہانتک
کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجاوے (یعنے ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجاوے (یعنے سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اسلیے کہ اسوقت کی
نماز مین فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہانتک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہانتک
کہ آفتاب غروب ہوجاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین

اور اوسوقت بہی کافر اوسکو سجدہ کرتے ہین پہر مین نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو بہی فرمایے آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین ہے کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک مین ڈالے اور ناک جہاڑے مگر گر جاتے ہین اوسکے چہرہ اور موہنہ اور نتہنون کے سب گناہ پہر جب وہ موہنہ دہوتا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گر جاتے ہین اوسکے چہرہ کے گناہ اوس کی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتہہ پہر وہ اپنے ہاتھ دہوتا ہے کہنیون تک تو گر جاتے ہین دونو ہاتہون کے گناہ اوس کی انگلیون کے پورون سے پانی کے ساتہہ پہر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہین اوس کے سر کے گناہ اوس کے بالون کے نوکون سے پانی کے ساتہہ پہر اپنے دونون پیر دہوتا ہے ٹخنون تک تو گر جاتے ہین گناہ دونون پیرون کے اونگلیون کے پورون سے پانی کے ساتہہ پہر اگر وہ کہڑا ہوا اور اوس نے نماز پڑہی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیان بیان کین اور بڑائی کی جیسے اوسکی شان کو لائق ہے اور اپنے دلکو خاص اسی کے لیے اسکے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہون سے ایسا صاف ہوگیا گویا اسکی مان نے آج ہی جنا ہے پہر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکہو تم کیا کہتے ہو کہین ایک جگہہ مین آدمی کو اتنا ثواب ملسکتا ہے یعنی تمہارے بیان مین کچہہ فرق .... ہے اتب عمرو بن عبسہ نے کہا اے ابو امامہ مین بوڑہا ہوا اور میری ہڈیان گل گئین اور موت کے کنارے ہو چکا پہر مجہے کیا ضرورت ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جہوٹ باندہون اگر مین اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دو تین بار سات بار تک سُنتا تو بہی کبہی نہ بیان کرتا مگر مین نے اس سے بہی زیادہ بار سنا ہے حبیب بیان کی (غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکہتا ہون نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سُنتے تو روایت روا نہین) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کے مان فرماتی ہین کہ حضرت عمر کو وہم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے منع کیا ہے کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کی نماز پڑہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے یہہ اسواسطے فرمایا کہ انہون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا کرتے تہے اور جو روایت کی عمر نے یعنے بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑہنا اوسکو

ابوسعید اور ابوہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اوسکی خبر کئی راویون نے دی ہے اور ان دونون روایتون
مین تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اوسی وقت ادا کرے اور اسیطرح عصر کی عادت غروب آفتاب
کے وقت نہ رکھے اور جن روایتون مین نہی وارد ہوئی ہے اون سے وہ نمازین مراد مین جو بلا سبب پڑھی
جاتی ہین یعنے نوافل وغیرہ **عن** عائشة رضی الله عنها قالت لم یدع رسول الله صلى الله
علیه وسلم الرکعتین بعد العصر قال فقالت عائشة رضی الله عنها قال رسول الله
صلى الله علیه وسلم لا تحروا طلوع الشمس ولا غروبها فتصلوا عند ذلك **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی مان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہین چھوڑین کبھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خاص کر اپنے نمازون کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسیوقت ادا
کیا کرو **عن** کریب مولى ابن عباس ان عبد الله بن عباس وعبد الرحمن ابن ازهر
والمسور بن مخرمة رضی الله عنهم ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله علیه وسلم
فقالوا اقرأ علیها السلام منا جمیعا وسلها عن الرکعتین بعد العصر وقل انا اخبرنا
انك تصلیهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله علیه وسلم نهى قال ابن عباس رضی الله
تعالى عنهما وکنت اصرف مع عمر بن الخطاب رضی الله تعالى عنه الناس عنها قال
کریب فدخلت علیها وبلغتها ما ارسلونی به فقالت سل ام سلمة فخرجت الیهم
فاخبرتهم بقولها فردونی الى ام سلمة بمثل ما ارسلونی به الى عائشة رضی الله عنها
فقالت ام سلمة رضی الله عنها سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم ینهى عنها
ثم رأیته یصلیهما اما حین صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندی نسوة من بنی
حرام من الانصار فصلاهما فارسلت الیه الجاریة فقلت قومی لجنبه فقولی له
تقول ام سلمة یا رسول الله انی اسمعك تنهى عن هاتین الرکعتین واراك تصلیهما
فان اشار بیده فاستأخری عنه قالت ففعلت الجاریة فاشار بیده فاستأخرت
عنه فلما انصرف قال یا ابنة ابی امیة سألت عن الرکعتین بعد العصر انه اتانی

تحروا

عنها

فاضرب

عنهما

سمعتك

اَنَا سَتُّهُمْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ترجمہ کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین وہ بلوی ہین کہ عبداللہ بن عباس اور عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت مین سلام عرض کرو اور ان دو رکعتون کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑہی جاتی ہین اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پڑہتے ہین اور یہ بہی خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے ابن عباس نے کہا کہ مین تو حضرت عمر کے ساتھ ہوکر لوگون کو اس کے پڑہنے پر مارتا تہا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضرور ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتون اور بدعتون سے روکے اور باز رکہے) کریب نے کہا کہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچہی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھسے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیجدے اور اسمین حسد نہ کرے) پہر مین ان لوگون کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی انکو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہون نے اپنی رائے سے تصرف نہین کیا کہ ام سلمہ کے پاس جاوین بلکہ جنہون نے بہیجا تہا انکو اطلاع دیدی) پہر ان لوگون نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت عائشہ کے پاس مین لے گیا تہا تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ان سے منع کرتے تہے پہر مین نے آپ کو پڑہتے دیکہا اب سنو کہ جب مین نے آپ کو پڑہتے دیکہا اور آپ عصر پڑہ چکے تہے اور میرے گہر مین آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار مین کی چند عورتین بیٹھی تہین سو مین نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بہیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کہڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی ہین کہ اے رسول اللہ کے کہ مین سنتی تہی کہ آپ ان دو رکعتون سے منع فرماتے تہے اور پہر مین آپ کو پڑہتے دیکھتی ہون (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی بات خلاف دیکہے تو سوال کرے اس سے اگر وہ بہول گیا ہوگا تو اس سے باز آئیگا ورنہ اوس کی حکمت بیان کریگا) پہر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کرین ہاتہ سے تو پیچھے کہڑے رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہین جاتی) ام سلمہ فرماتی ہین کہ پہر اوس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپ نے ہاتہ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ

گئی پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپنے فرمایا کہ ای بیٹی ابی امیہ کی تم نے اون رکعتون کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد
مین نے پڑہین اوسکا سبب تہا کہ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تہے اور اپنی قوم
کا پیغام تو مین ان مین مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتین نہین پڑہ سکا سو وہ یہی تہین **ف**
اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت روزمرہ
کی قضا ہو تو اوس کے ادا مستحب ہے اور یہی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز
کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ مین بھی جائز ہے بخلاف اوسکے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ
ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہین اور معلوم ہوا کہ صلوۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور یہی مذہب جمہور کا
ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزین جمع ہون تو جس مین مصلحت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرین جیسے آپ
نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکہا اس لیے کہ اسلام کسی قوم
کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے

باب منہ

عن ابی سلمۃ انہ سأل عائشۃ عن السجدتین اللتین
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما بعد العصر فقالت کان یصلیہما
قبل العصر ثم انہ شغل عنہما او نسیہما فصلاہما بعد العصر ثم اثبتہما وکان
اذا صلی صلوۃ اثبتہا **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتون کو
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تہے تو انہون نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے
تہے پھر ایکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تہی کہ جب کوئی
نماز پڑھتے تو اسکو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اسکو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تہے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہہ دو رکعتین عصر کی قبل کی سنت ہین اور قاضی عیاض نے کہا کہ اُسکو سنت ظہر سمجھنا
چاہیے تاکہ سب روایتون مین تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ عصر کے
قبل پڑھی جاتی ہین پس یہہ فرمانا بھی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت
ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر عندی قط **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے
بعد کی دو رکعتین کبھی نہین چھوڑین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت صلوتان
ما ترکہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی قط سرا ولا علانیۃ رکعتین

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ دو نمازین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر مین کبھی ترک نہین کین نہ چھپی نہ کھلی دو رکعتین فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یعنی عصر کی جب سے بہول گئی اور بعد عصر کے ایکبار پڑہی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑہتے ہی تہے **عن** اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِيْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** ابو اسحق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر مین ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑہتے یعنے عصر کے بعد کی

باب استحباب ركعتين قبل صلوة المغرب قبل نماز مغرب کے دو رکعت کا بیان

عن مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا ان نفلون کو جو بعد عصر کے پڑہتے ہین انہون نے کہا حضرت عمر ہاتھ مارتے تھے اوپر نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑہتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو رکعت پڑہتے تھے بعد غروب آفتاب کے قبل نماز مغرب کے سو مین نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتین پڑہا کرتے تھے انہون نے کہا ہم کو پڑہتے ہوئے دیکھتے تھے اور نہ اسکا حکم کرتے تھے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتون کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ مین ثابت ہوا اور صحیح بھی ہے کہ یہ مستحب ہین اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جانتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہا اور نخعی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتین ان سب پر حجت ہین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ

رسول اللہ ... قبل المغرب ... ۲۸

فصل نماز قبل المغرب

المغرب ابتدروا السواري فركعوا ركعتين حتى ان الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب ان الصلوٰة قد صليت من كثرة من يصليهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مدینہ مین ہم لوگون کی عادت تہی کہ جب موذن مغرب کی اذان دیتا تہا سب لوگ کہنبون کی آڑ مین دوڑ کر دو رکعت پڑہتے تہے یہانتک کہ نیا آدمی اگر مسجد مین آتا تہا جانتا تہا کہ نماز ہو چکی غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتون کو پڑہتے تہے عن عبد الله بن مغفل المزني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلوٰة قالها ثلاثا قال في الثالثة لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ مین دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جسکا جی چاہے پڑہے (یعنے موکدہ نہین) مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد الاعلی نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے اون سے عبد اللہ بن مغفل نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی مگر انہون نے تیسرے بار کی جگہہ چوتہی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے

باب صلوٰة الخوف نماز خوف کا بیان عن ابن عمر رضي الله عنهما قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الخوف باحدى الطائفتين ركعة والطائفة الاخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا وقاموا في مقام اصحابهم مقبلين على العدو وجاء اولئك ثم صلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة ثم سلم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قضى هؤلاء ركعة وهؤلاء ركعة ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتہہ ایک رکعت اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تہا پہر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہہ کہڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ساتہہ بہی ایک رکعت ادا کی پہر حضرت نے سلام پہیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کرلی ف نماز خوف کے باب مین روایتین بہت ہین اور سب صورتین روا ہین اور افضلیت اور اولویت مین ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب از مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ اون دونون گروہون نے ایک ایک رکعت ملکر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی عن سالم بن عبد الله بن عمر

عن ابيه رضي الله عنهما انه كان يحدث عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخوف
ويقول صليتها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے
راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے جیسے اوپر مذکور ہوئی **عن** ابن عمر رضي الله عنهما قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فقامت طائفة معه
وطائفة بازاء العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ذهبوا وجاء الآخرون فصلى بهم
ركعة ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة قال وقال ابن عمر رضي الله عنهما فاذا كان خوف
اكثر من ذلك فصل راكبا او قائما تومئ ايماء ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپکے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور
آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کیطرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ
بھی ایک رکعت پڑھی پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کر لی اور ابن عمر نے کہا جب
خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے پڑھو اشارہ سے **عن** جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فصففنا
صفين صف خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم والعدو بيننا وبين القبلة فكبر النبي
صلى الله عليه وسلم وكبرنا جميعا ثم ركع وركعنا جميعا ثم رفع راسه من الركوع
ورفعنا جميعا ثم انحدر بالسجود والصف الذي يليه وقام الصف المؤخر في نحر العدو
فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم السجود وقام الصف الذي يليه انحدر الصف المؤخر
بالسجود وقاموا ثم تقدم الصف المؤخر وتاخر الصف المقدم ثم ركع النبي صلى الله
عليه وسلم وركعنا جميعا ثم رفع راسه من الركوع ورفعنا جميعا ثم انحدر بالسجود
والصف الذي يليه الذي كان مؤخرا في الركعة الاولى وقام الصف المؤخر في نحر
العدو فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم السجود والصف الذي يليه انحدر الصف
المؤخر بالسجود فسجدوا ثم سلم النبي صلى الله عليه وسلم وسلمنا جميعا قال جابر رضي
الله عنه كما يصنع حرسكم هؤلاء بامرائهم ترجمہ جابر بن عبداللہ نے

فصفنا نسخہ

بسجود نسخہ

کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا نماز خوف مین پہر ہم سب نے دو صفین کین حضرت کے پیچھے اور
دشمن اسوقت ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین تہا اور حضرت نے تکبیر اولی کہی اور ہم سب نے بہی اور حضرت نے
رکوع کیا اور ہم سب نے بہی پہر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پہر سجدہ
کو جہکے آپ بہی اور وہ صف بہی جو آپکے قریب تہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کہڑی رہی پہر جب
حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپکے قریب تہی کہڑی ہوگئی پیچھے کی صف والے سجدہ مین گئے اور جب کہڑے
ہوئے پیچہے کی صف آگے ہوگئی اور آگے کی پیچھے ہوگئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے آپکے
ساتھہ رکوع کیا (یعنے دونون صفون نے) پہر سر اٹھایا آپ نے اور ہم سب نے پہر آپ سجدہ مین گئے اور
اس صف کے لوگ جو آپکے پاس تہے کہ وہ پہلی رکعت مین پیچھے تہے سب سجدہ مین گئے اور پچہلی صف دشمن
کے روبرو کہڑی رہی (یعنے جو پہلی رکعت مین آگے تہی) پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور
وہ صف جو آپکے پاس تہی تب پچہلی صف جہکی سجدہ مین اور انہون نے سجدہ کیا پہر سلام پہیر دیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے کہا جابر نے جیسے آجکل تمہارے چوکیدار تمہارے سردارون کے
ساتھہ کرتے ہین **ف** اس حدیث کے ساتھہ تمسک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسف
نے کہ جب دشمن قبلہ کیطرف ہو اسی طرح ادا کرین اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو
جانا اور پیچھے کا آگے ہوجانا جائز ہے جیسا اس روایت مین آچکا اور اگر اپنی جگہہ مین رہین اور آگے پیچھے
نہون جب بہی روا ہے جیسا ابن عباس کی روایت مین وارد ہوا ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا
فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّهُمْ سَتَاْتِيْهِمْ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ
الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا
سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَقَامُوْا مَقَامَ الْاَوَّلِ فَكَبَّرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ

الاول وقام الثاني فلما سجد الصف الثاني ثم جلسوا جميعا ثم سلم عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو الزبير ثم خص جابر ان قال كما يصلي امراؤكم هولاء

ترجمہ جابر نے کہا جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مین ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کی اور وہ بہت لڑے پہر جب ہم ظہر پڑہ چکے مشرکون نے کہا کاش کہ ہم انپر ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو کاٹ ڈالتے اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکون نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ اولاد سے بہی زیادہ انکو عزیز ہے پہر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفین باندہ لین (یعنے آگے پیچہے) اور مشرک قبلہ کیطرف تہے اور تکبیر اولی کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور آپ نے اپنی دونون صفون کو ساتھ شریک رہین) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پہر جب آپ اور پہلی صف کہڑی ہوگئے دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچہے اور پچہلی آگے ہوگئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی ہی کہڑی رہی پہر جب دوسرے بہی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور بہی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہین **عن** سهل بن ابي حثمة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه في الخوف فصفهم خلفه صفين فصلى بالذين يلونه ركعة ثم قام فلم يزل قائما حتى صلى الذين خلفهم ركعة ثم تقدموا وتاخر الذين كانوا قدامهم فصلى بهم ركعة ثم قعد حتى صلى الذين تخلفوا ركعة ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھ نماز خوف یون ادا کی کہ اپنے پیچہے دو صفین کین اور اگلی صف جو آپ کے قریب تہی اون کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور پہر کہڑے رہے یہانتک کہ جو لوگ آپ کے پیچہے تہے انہون نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کرلی پہر وہ پیچہے ہوگئے اور پیچہے والے آگے ہوگئے پہر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور بیٹھ گئے یہانتک کہ جو آپ کے پیچہے تہے انہون نے ایک رکعت باقی ادا کرلی پہر آپ نے سلام پہیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتین ہین جتنی مروی ہوئین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یلونہم

وسلم سو عن صالح بن خوات رضی اللہ عنہ عن من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالذین
معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت
الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم
ترجمہ صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑہی تہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ ذات الرقاع کے دن (نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اوس میں پیرمین چیتھڑی باندہی
تہی) کہ ایک گروہ نے صف باندہی اور حضرت کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور ایک گروہ غنیم کے
آگے رہا پہر آپ نے اپنے ساتھہ کی صف کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی پہر آپ کہڑے رہے اور اس صف والوں
نے اپنی نماز پوری پڑہ لی پہر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ
نے ان کے ساتھہ ایک رکعت باقی ادا کی پہر آپ بیٹہے رہے اور ان لوگون نے اپنی نماز پوری کرلی پہر
آپ نے سلام کہا اون سب پر۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناھا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرۃ فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال
فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتہددہ اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوۃ فصلی
بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا فصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین
قال فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم
رکعتان۔ ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ پہنچے ہم ذات الرقاع
تک (رقاع ایک پہاڑ کا بہی نام ہے) تو ہماری یہہ چال تہی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہونچتے
تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چہوڑ دیتے پہر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت مین لٹکی ہوئی تہی اس نے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کیون

تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہیں اوس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ مجھ
بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے پھر صحابہ نے اسکو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کر لی اتنے میں اذان ہوئی
نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو
رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
دو رکعتوں میں متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری کا
اور طحاوی حنفی نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعوے مقبول نہیں اسلیے کہ نسخ کی
کوئی دلیل نہیں **عن** اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
وَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت تو آپ کی چار رکعت ہوئی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے بھی وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
خلاف جو کرتے ہیں محض بے دلیل ہے

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

یہ کتاب ہے جمعہ کی بیان میں **ف** جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے
یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن
کو یوم العروبہ کہتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لیوے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور
سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوع مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو
کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم مین
سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہا لیوے مسلم نے کہا روایت کی مجھسے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق
نے اون سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے اون سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونو صاحب زادے ہین
عبد اللہ بن عمر کے اونہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ بن یحیی نے اون سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس
نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ سنا انہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکی جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَنَادَاہُ عُمَرُ اَیَّۃُ سَاعَۃٍ ھٰذِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ شُغِلْتُ الْیَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰی اَھْلِیْ حَتّٰی سَمِعْتُ النِّدَاءَ
فَلَمْ اَزِدْ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روای ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ
پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتون سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمر نے انکو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا
(یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہون نے کہا مجھ آج کام ہو گیا اور مین گھر بھی نہین گیا تھا کہ اذان
سنے تو مجھسے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو بھی سہی مگر تمکو معلوم نہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
فَعَرَّضَ بِہٖ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَّتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
مَا زِدْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا
اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْجُمُعَۃِ

فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا حضرت عمر ایکدن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفان
آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہوگا اون لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمان
نے کہا اے امیر المؤمنین جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت
عمر نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی
جمعہ کو آوے تو ضرور نہاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِيْ فَيَاْتُوْنَ
فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيْحُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ
مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھروں سے اور مدینہ کی
بلند محلوں سے اور عبا میں پھنستی تھی (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان میں سے اور فرمایا اگر تم نہایا کرو آج کی دن تو خوب ہو
اور وہ شخص میرے ہی پاس تھا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ اَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوْا يَكُوْنُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ حضرت عائشہ
نے فرمایا لوگ محنتی تھے اور انکے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو انکو
حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ
مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيْبِ وَلَوْ مِنْ
طِيْبِ الْمَرْاَةِ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان کو
جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگالی جتنی ہو سکے مگر بکیر نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں
کیا اور خوشبو میں کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَيَمَسُّ

طیبا او دھنا ان کان عند اھلہ قال لا اعلمہ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگاوے خوشبو یا تیل اگر اوس کی گھر والی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ مین نہین جانتا کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے اون سے ضحاک نے دونون نے ابن جریج سے اسی اسناد سے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حق اللہ علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یغسل راسہ وجسدہ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ مین ایکبار نہاوے اور اپنا سر بدن دھووے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یستمعون الذکر ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہاوے جمعہ کے دن جنابت سے اسمین صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے صحبت بھی کرے پھر جاوے یعنی اول گھڑی مین تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک انڈا قربان کیا پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس مسجد کے دروازے پہ حاضری لکھتے تھے وہ مسجد مین حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اسوقت جو آیا اوسکی حاضری نہین لکھی گئی اور آنے کی کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے **ف** اس مین اختلاف ہے کہ یہ گھڑیون کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے مذہب امام مالک کا اور ان کے اکثر یارون اور قاضی حسین کا اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گھڑیون سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہین اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگون نے دعوے کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہین الغرض مذہب امام شافعی اور جمہور اصحاب

ان کے کا یہ ہی کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور اکثر کتب ہیں کا حساب انکے نزدیک شروع سے دن کے ہے اور
یہی مذہب ہی صحیب مالکی اور بہت سارے علماء کا اور نسائی کی روایت مین آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتے
صحیفے کو لپیٹ دیتے ہین اور پہر کسی کی حاضری نہین لکہتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہی کہ قبل زوال
مسجد مین جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت بہی یہی تہی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ترجمہ سعید بن مسیب کو ابوہریرہ نے خبر دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتہی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑہتا ہو تو
تم نے بہی ایک لغو بات کہی (یعنے اشارے سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات بہی منع ہے۔ کہا مسلم نے اور
روایت کی مجہہ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے اون سے انکے دادا نے انسے عقیل بن
خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ بن ابراہیم نے اور
ابن مسیب نے دونون سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تہے مثل اس روایت کی جو ابہی گذری اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہسے محمد بن حاتم نے ان
سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابن شہاب نے ان دونون سندون سے یہی حدیث
مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ
فَقَدْ لَغَيْتَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ هِیَ لُغَةُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ اِنَّمَا هُوَ فَقَدْ
لَغَوْتَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنے ساتہی سے
کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابوالزناد نے کہا لغیت ابوہریرہ
کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل مین لغوت ہے ف قرآن سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو مین واو ہے
یا نہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَالْغَوْا فِیْهِ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات
نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بہی کرے تو اشارے سے غرض کلام کو بعض علما نے حرام کہا ہے اور شافعی
کے اسمین دو قول ہین اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عا

علماء کا مذہب ہی کہ اسوقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہین مگر جبکہ خطبہ مین قرآن پڑہا جاوے اُس مین بہی اختلاف ہی کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بہی چپ رہنا واجب ہی سو جمہور کا تو یہی قول ہی کہ چپ رہنا واجب ہے اور نخعی اور احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ زَادَ قُتَیْبَةُ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسمین ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اسوقت نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالے اسکو دیوے قتیبہ نے اپنی روایت مین ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تہوڑی ہے — **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَقَالَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا وَیُزَهِّدُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہی کہ جو مسلمان اسوقت کہڑا نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالے بیشک اسکو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تہوڑی ہے اور اوس کی رغبت دلاتے تہے **اور کہا** مسلم نے روایت کی ہم سے ابن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے حمید بن مسعدۃ الباہلی نے اون سے بشر نے اون سے سلمہ نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اوس مین کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالی ضرور اسکو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **اور** کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے ابو...

اون سے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے اون سے ہمام بن منبہ نے اون سے ابو ہریرہ نے انہون نے نبی صلی الله علیہ وسلم سے اور اسمین یہ نہین کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** اگلے لوگون کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنے کہ وہ دعا مانگنے والا کہڑا نماز پڑہتا ہو غرض بعضون نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور مراد کہڑے ہونے سے یعنی نماز سے دعا ہے اسلیے کہ صلوۃ کے معنے دعا بہی آئے ہین اور کہڑے ہونیسے مراد یہہ ہے کہ دعا کے ساتہہ قیام کرتا ہو یعنے دعا مین مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اسوقت سے نماز سے فارغ ہونے تک ہے اور کسینے کہا وہ نماز کے شروع سے اسکے ختم تک ہے اور سب کے نزدیک صلوۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا وہ جب ہے کہ امام منبر پہ بیٹہتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک اور بعضون نے کہا وہ اخیر گہڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اقوال کے مقدمہ مین آثار مروی ہوئے ہین رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے اور بعضون نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضون نے کہا زوال سے اسوقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتہہ ہو جاوے اور بعضون نے کہا وہ سارے دن مین چہپی ہوئی ہے جیسے لیلۃ القدر چہپی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہین ہے کہ وہ ان سب وقتون مین ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتون مین سے کسی وقت مین ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہی ہے جو روایت کیا مسلم نے ابو موسی کی روایت سے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہتا ہے یعنے منبر پر نماز کے تمام ہونے تک **عن** اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاکَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ **ترجمہ** ابو بردہ نے کہا کہ مجہسے عبد الله بن عمر نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب مین کچہ سنا ہے کہ وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے کچہ بیان کرتے ہون مین نے کہا ہان مین نے انسے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے سنا مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے وہ گہڑی اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہے یعنے منبر پر نماز کے ختم ہونے تک پس یہ قول اس باب مین صحیح ہے اسلیے کہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے اور باقی اقوال ظن مین اور اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنے حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ

خلق آدم علیہ السلام وفیہ اُدخل الجنۃ وفیہ اُخرج منہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر اُن دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی
مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین جنت گئے اور اسی مین وہان سے نکلے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ
اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن
ہے کہ اسی مین آدم پیدا ہوئے اوسی مین جنت گئے اوسی مین وہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر
اسی دن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہون گے خواہ
وہ فضیلت کے ہون یا نہ ہون اور یہ سب اسلیے بیان فرمائے کہ آدمی اسمین نیکی کے لیے طیار ہون اور اسکی
کی رحمت کے امیدوار ہین اور ابوبکر بن عربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی مین کہا ہے کہ خروج
آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہوسکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا اُنکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور
انبیا اور رسل کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت مین جانے
کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ مین داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام
دنون پر ثابت ہوئی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّۃٍ اُوْتِیَتِ
الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْنَا ھَدَانَا
اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصٰرٰی بَعْدَ غَدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہین اور آگے بڑھ جانے والے ہین قیامت کے دن فقط
اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمکو انکے بعد پھر یہ دن جو ہمپر اللہ نے فرض کیا
اسکی ہمکو راہ بتا دی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہین کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے
اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنے ہفتہ اور اتوار کو) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمِثْلِہٖ ترجمہ اوسکے مثل
اوپر کی روایت کی مروی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ
أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ
لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سب کے پیچھے ہیں اور سب کے آگے ہو جانے والے ہیں قیامت کے دن اور ہم سب سے پہلے داخل ہونگے
جنت میں مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہمکو ان کے بعد اور انہوں
نے اختلاف کیا سچی بات میں سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جسمیں اختلاف کیا اور اللہ نے ہمکو راہ بتادی
پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا نصاری کا (یعنی اتوار)
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ [وَهٰذَا] فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا
فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت
میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن
ہے (یعنی جمعہ) جو ان پر فرض کیا تھا اور اسمیں انہوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو
وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں (یعنی انکی عید ہمارے پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے نصاری کی پرسوں۔
عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ
عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ
فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ
تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ
لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** ربعی اور حذیفہ دونوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے
تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاری کی یکشنبہ کو ہوئی اللہ اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عیدون کی یہ ترتیب کہی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے
رہینگے قیامت کے دن ہم دنیا مین سب سے پیچھے ہین اور قیامت مین سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور
ایک روایت مین یہ لفظ ہے المقضی بینہم **کہا** مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہ روایت کی ہمسے
ابو کریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد نے اون سے ربعی بن خراش نے اون سے حذیفہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور اور لوگون کو بہلا دیا جو ہم سے پہلے
تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کی یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِی الْبَدَنَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الْبَیْضَةَ

بدنۃ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازون مین سے فرشتے لکھتے ہین کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اوسکے بعد وہ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہین اور خطبہ آکر سننے لگتے ہین اور جو اول آیا اوس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اوسکے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اوس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اوسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے اسکے بعد جو آوے گا ایسا ہے جیسا کوئی ایک انڈا خدا کی راہ مین دیوے **کہا** مسلم نے روایت کی ہمسے یحیی بن یحیی اور عمرو ناقد نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سعید سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَکٌ یَکْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰی صَغَّرَ اِلٰی مَثَلِ الْبَیْضَةِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِیَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّکْرَ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دروازے پر مسجد کے ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو ایسا لکھتا ہے جیسے کسینے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہین انکو گھٹاتا جاتا ہے یہانتک کہ اسکی مثل لکھتا ہے جسنے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیا اور ہر دروازے کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جسنے غسل کیا اور جمعہ مین آیا اور جتنی تقدیر مین تھی نماز پڑہی اور چپ رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی اوس کی گناہ بخش گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ ف اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندہنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت غسل کی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ مین آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش جاوین گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریون سے کھیلے اوس نے بیفائدہ کام کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ ترجمہ عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے جمعہ کی) پھر لوٹکر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹون کو حسن نے کہا جعفر سے کہ اسوقت کیا وقت ہوتا تھا انہون نے کہا آفتاب ڈہلنے کا وقت عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّیْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ

انصتت

غفی

تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑہتے تہے جمعہ کی انہون نے کہا جب وہ نماز پڑہ چکتے تہے تب ہم جاتے
تہے اور اپنے اونٹون کو آرام دیتے تہے عبد اللہ نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے مین
جب آفتاب ڈہل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا
نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پہر دن چڑہے کا کہانا نہ سوتے اور نہ کہاتے تہے مگر بعد نماز جمعہ کے
ابن حجر نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عَنْ إِيَاسِ بْنِ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے
روایت کی کہ انہون نے کہا ہم جمعہ پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب سورج
جاتا تہا پہر لوٹتے تہے سایہ ڈہونڈہتے ہوئے یعنی دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تہا عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ
بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَمَا
نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے
کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور جب لوٹتے تہے یعنی بعد نماز جمعہ کے تو
دیوارون کا سایہ نہ پاتے تہے کہ جس کی آڑ مین آوین ف ان سب روایتون سے جمعہ کا جلدی پڑہنا
ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علما کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ
نہین ہوتا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہین کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونو
کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام مین تائید شافعیہ وغیرہ کی کی ہے مگر امام احمد کا
مذہب بہی دلائل صحیحہ سے خالی نہین اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہین اور جلدی کے مبالغہ پر اِن کلمون
کو اتارتے ہین اور کہتے ہین کہ صحابہ صبح کا کہانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے اور اس دن ان دونو
مین دیر کرتے اسلیے کہ وہ اول وقت آتے تہے لہذا ان کامون مین دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولیٰ یا خطبہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ
ڈہونڈہتے اور نہ پاتے اسکی تاویل مین کہتے ہین کہ جمعہ اول وقت ہوتا تہا اور دیوارین گہرون کی چہوٹی نہین اسلیے سایہ
نہ ملتا تہا اور شاید سایہ تہوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چہپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹون کو آرام

دنیو سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چھوڑا دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چراگی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پاوین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے جمعہ کے دن کہڑے ہوکر پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہو جاتے جیسے تم لوگ آجکل کرتے ہو عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو خطبہ پڑہا کرتے تہے اور انکے بیچ مین بیٹہتے تہے اور خطبون مین قرآن شریف پڑہتے اور لوگون کو نصیحت کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کہڑے ہوکر پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوتے اور کہڑے کہڑے پڑہتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹہہ کر پڑہتے اس نے خدا کی قسم جہوٹ کہا مین نے ان کے ساتہہ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑہی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تہے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈہ آیا ملک شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکی پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتہہ رہ گئے او سپر یہ آیت اتری جمعہ کو کہ جب دیکھتے ہین تجارت یا کوئی کہیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہین اسطرف اور چہوڑ جاتے ہین تجہکو کہڑا ہوا عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس نے قائما کا لفظ نہین کہا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اَنَا فِيهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

جابر نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جمعہ کے دن سو ایک قافلہ آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری اور جب دیکھتے ہیں سودا گری یا کھیل اوسکیطرف دوڑ جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيْرٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا **ترجمہ** اسکا وہی جو اوپر گذرا ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ ابو بکر اور عمر مسجد سے نہیں گئے بلکہ ان بارہ آدمی میں تھے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھکر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہوکر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رح نے کہا کہ بیٹھکر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دو خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کی طحاوی نے کہا یہ امر سوای شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یوں ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نووی) **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا **ترجمہ** کعب بن عجرہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خبیث کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو دوڑ جاتے ہیں اس کیطرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا ہوا **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ حکم بن میناسے عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنی منبر کی لکڑیون پر کہ لوگ باز آوین جمعہ کے چھوڑ دینے سے نہیں تو اللہ تعالے انکے دلون پر مہر کردے گا کہ وہ غافلون مین ہوجاوین گے ف یعنی ان سے لطف و رحمت کو دور کرلے گا اور اسباب خیر کو باز رکھیگا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو آپ کی نماز و خطبہ بیچ بیچ کا تھا یعنے نہ بہت لنبا نہ چھوٹا ہ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلعم الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے آپ کی آنکھین سرخ ہوجاتین اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ زیادہ ہوجاتا گویا وہ ایک ایسی لشکر سے ڈرانیوالے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ مین اور قیامت یون بھیجا گیا ہون اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کامون سے بری نئے کام ہین اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ مین ہر مومن کا دوست ہون اسکی جان سے زیادہ پھر جو مومن مرکر مال چھوڑ جاوے وہ اس کے گھر والون کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے تو انکی پرورش میری طرف ہے اور انکا خرچ مجھپر ہے ف اس حدیث مین کئی فائدے ہین اول اداب خطبہ پڑہنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے دوسرے قرب قیامت تیسرے اما بعد کا لفظ کہ یہ خطبون مین کہنا مسنون ہے چوتھے بدعت کی برائی پانچوین تقسیم بدعت کا باطل ہونا چھٹے محدثات یعنی نئے کامون کو برا کہنا عبادات مین ہون یا عادات مین ساتوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنون پر جو ہزارون ماباپ سے بڑھکر ہے آٹھوین

یہہ کہ ابتدای اسلام مین آپ کی عادت تہی کہ جو مرے اور قرض چہوڑ جاوے اور کچہ مال اسکی موافق نہ چہوڑے
اسپر آپ نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے پہر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث مین مذکور ہوا عَنْ
جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ يَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ
مَيْمُوْنٍ ثُمَّ قَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ ترجمہ جعفر نے یہی اسناد سے روایت کی اور
عبد العزیز نے اپنی روایت مین کہا پہر ملاتے دو انگلیان اپنی اور ابن میمون نے کہا اپنی بیچ کی اور انگوٹہے کی پاس کی انگلی ملاتے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهٗ ثُمَّ
سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہہ تہا کہ اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی اور پہر اوس کے بعد آواز بلند سے یہ فرمایا اور
بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے لوگون پر اور اللہ کی حمد
و ثنا کرتے تہے ان لفظون سے جو اسکی درگاہ کے لائق ہین پہر فرماتے تہے جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور سب باتون سے
بہتر اللہ کی کتاب ہے پہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کی یعنے جو اوپر گذری عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ
الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا
الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَ
اِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ
لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ
عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ایک شخص کا نام ہے) اور قبیلہ ازد شنوءہ سے تہا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جہاڑتا تہا تو مکہ کے نادانون سے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہین (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا مین انکو دیکہون شاید اللہ میرے ہاتہہ سے انہے چنگا کردے غرض آپ سے ملا اور کہا کہ اے محمد مین جنون وغیرہ کو جہاڑتا ہون اور اللہ میرے ہاتہہ سے جسکو چاہتا ہی شفا دیتا ہے پہر انکو خواہش ہے تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیان اللہ ہین مین اسکی خوبیان کرتا ہون اور اس سے مدد چاہتا ہون جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو کون بہکاوے اور جسے وہ بہکاوے اسکو کون راہ بتاوے اور گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی نہین شریک اسکا اور محمد بندہ اور بہیجا ہوا اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو کہون ضماد نے کہا پہر تو کہو ان کلمات کو (الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا فیض پہنچ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تین بار پڑہا پہر ضماد نے کہا ابہی مین نے تو کاہنون کی باتین سنین جادوگرون کے اقوال سُنے شاعرون کے شعر بہی سنین مگر ان کلمات کے برابر مین نے کسی کو نہین سُنا اور یہ تو دریا ی بلاغت کی تہ تک پہونچ گئی ہین پہر ضماد نے کہا اپنا ہاتہہ لائیے کہ مین اسلام کی بیعت کرون غرض انہون نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لیتا ہون مین تم سے اور تمہاری قوم سے انہون نے عرض کی کہ ہان مین اپنی قوم کیطرف سے بہی بیعت کرتا ہون آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور وہ اون کی قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچہ نہین لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ہان مین نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہون نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پہیر دو اس لیے کہ یہ قوم ضماد ہے اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان مین آچکے ہین) **عن** وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ

ناعوس البحر

فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ
مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ترجمہ واصل بن حیان
نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے
منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر میں ہوتا تو ذرا
اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
آدمی کو نماز کا لنبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا نشانی ہے اسکی سمجھدار ہونے کی سو تم نماز کو لنبا کیا کرو اور خطبہ
کو چھوٹا اور بعضا بیان جادو ہوتا ہے (یعنے تاثیر رکھتا ہے) **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِيَ عدی بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس اور اس نے کہا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى (یعنے جو اطاعت کرے
اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہہ ومن یعص اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت
میں کہا فقد غوی **ف** ومن یعصہما کے لفظ کو آپنے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے
تو اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہے
اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ ترجمہ صفوان بن
یعلے نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے وَ
نَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ **ف** اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں ثابت ہوا اور اس کے
مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ
ایک ہی آیت ہو **عَنْ** اُخْتٍ لِعَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ
مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ
ترجمہ عمرہ کی بہن نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یاد کی

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ مین منبر پر پڑہا کرتے تہے عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کَانَتْ اَکْبَرَ مِنْہَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ
عمرہ جو عمرہ کی بہن ہین کہ وہ بڑی تہین اون سے یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال
کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ
فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِہَا کُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَکَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا ترجمہ حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہین یاد کی مین نے سورہ
ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک سے سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین پڑہا کرتے تہے اور ہمارا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تہا (یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تہے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا) عَنْ اُمِّ ہِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ
ابْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَقَدْ کَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاحِدًا سَنَتَیْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَؤُہَا کُلَّ جُمُعَةٍ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ ترجمہ ام ہشام
بنت حارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تہا دو برس یا ایک برس اور
کچہ ماہ تک اور نہین سیکہا مین نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ
اسکو ہر جمعہ مین منبر پر پڑہتے تہے جب لوگون پر خطبہ پڑہتے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَیْبَةَ قَالَ
رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ ہَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ بِیَدِہٖ ہٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ الْمُسَبِّحَةِ ترجمہ
عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکہا کہ منبر پر ہاتہ اٹہائے ہے (یعنے دعا کے لیے) تو کہا
کہ اللہ خراب کرے ان دونون ہاتہون کو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ اس سے زیادہ
نہ کرتے تہے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتہ اٹہانا خطبہ
مین دعا کے لیے بدعت ہے اور روا نہین ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور اور فقہا کا ۔
عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَیْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ یَوْمَ جُمُعَةٍ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَقَالَ
عُمَارَةُ بْنُ رُوَیْبَةَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ترجمہ حصین نے بشر کو جمعہ کے دن ہاتہ اٹہاتے دیکہا (یعنے خطبہ مین

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کا پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو یعنے سنت

ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھکر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور یہ حدیثین انپر حجت ہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھسے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو سے اونے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ارْكَعْ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ

نسخہ: صَلِّ

نسخہ: فَقَالَ

قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھو اور ان کو پڑھ لو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ
وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
اور وہ آکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک اوٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو پھر فرمایا جب
تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضرور ہے کہ دو رکعت مختصر ادا کرلے ف اس
حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کردیا معلوم ہوا کہ انکو یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو
نہیں پہونچی عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ
لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ
حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا ترجمہ حمید نے
کہا ابورفاعہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے
عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب (مسافر) آیا ہے اپنا دین دریافت کرنے کو نہیں جانتا
کہ اسکا دین کیا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور
ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اوسکی پائے لوہے کے تھے آپ اوسپر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی
پر بیٹھنا منع نہیں) مجھے سکھانے لگے جو آپ کو اللہ نے سکھایا تھا پھر آپ نے خطبہ کو آکر تمام کیا
(یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے عَنِ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ
اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا

بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابوہریرہ کو خلیفہ کیا مدینہ مین اور
آپ مکہ گیا ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت مین سورہ منافقون
پڑہی پہر مین اون سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتین پڑہین جو حضرت علی کوفہ مین پڑہتے تہے انہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا ہے کہ جمعہ مین یہی پڑہتے تہے (یعنے حضرت علی کے
تقلید سے نہین پڑہتا بلکہ متبع دلیل ہون سُبحان اللہ صحابہ کو اسقدر تقلید سے نفرت تہی کہ یہہ کہنا
پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے اُنپر جو تقلید پر جان دیتے ہین)
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَ
فِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی
روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اسمین کہا پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری مین
سورہ منافقون اور عبد العزیز کی روایت مین مثل سلیمان بن بلال کے ہے ف اس سے
استحباب ان دونون سورتون کے پڑہنے کا ثابت ہوا جمعہ مین عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ
وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ ترجمہ نعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدون اور
جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہا کرتے تہے اور جب جمعہ اور عید دونو
ایک دن مین ہوتی تب بہی انہین سورتون کو دونون نماز مین پڑہتے مسلم نے فرمایا یہی روایت
کی مجہ سے قتیبہ نے اون سے ابو عوانہ نے اون سے ابراہیم نے اسی اسناد سے
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ
قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ
الْغَاشِيَةِ ترجمہ عبید اللہ نے کہا ضحاک نے لکہہ بہیجا نعمان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ مین سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑہتے تہے انہون نے کہا ہل اتاک عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَ
هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلوٰةِ
الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ ترجمہ عبداللہ عباس کے فرزند ارجمند نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑہتے تہے اور نماز جمعہ مین
سورہ جمعہ اور منافقون مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہون نے کہا
روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اور کہا مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے
دونون نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے محمد بن بشار
نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونون نمازون مین
جیسے سفیان نے روایت کی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰى ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر مین الم تنزیل ...... اور ہل اتی پڑہتے تہے ف اس سے ان سورتون
کے پڑہنے کا استحباب ثابت ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ
مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
پہلی رکعت مین اور ہل اتی دوسری مین پڑہتے تہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑہے تو اسکی چار رکعت سنت پڑہ لے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا أَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو
فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑہ
چکو تو چار رکعت پڑہ لو عمرو نے اپنی روایت مین یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
کو کچھ جلدی ہو تو مسجد مین دو رکعت اور گھر مین لوٹ کر دو رکعت پڑہ لو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

صلوٰۃ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ مِنْکُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی روایت مین منکم کا لفظ نہین **ف** معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتین واجب نہین مستحب ہین اور محدثین کی احتیاط دیکھیے کہ ایک لفظ جو جریر کے روایت مین نہ تھا اسکو بھی بیان کر دیا حالانکہ اسکو اصل مطلب مین کچھ دخل نہ تھا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکتے تو گھر اکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ یَحْیٰی اَظُنُّنِیْ قَرَأْتُ فَیُصَلِّیْ اَوْ اَلْبَتَّۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے پھر دو رکعت پڑھتے گھر مین یحییٰ نے کہا کہ مجھے خیال گذرتا ہے کہ مین نے پڑھا ہے (یعنے امام مالک کے روبرو قرارت حدیث کے وقت) پھر پڑھتے انکو ضرور **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہٗ اِلَی السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْاَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ فَلَا تَصِلْہَا بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ اَنْ لَا نُوْصِلَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ ترجمہ عمر بن عطا نے کہا کہ نافع بن جبیر نے بھیجا انکو سائب کیطرف اور کچھ پوچھا ایسی چیز کو جو انہون نے دیکھی تھی معاویہ سے نماز مین تو کہا سائب نے کہ ہان مین نے انکے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ مین پھر جب امام نے سلام پھیرا

قال
نسخہ تکلم

تو مین اپنی جگہہ مین کھڑا ہوا اور نماز پڑہی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر مکر نا (یعنے فرض اور سنت کے بیچ مین نہ بات کی نہ اس جگہہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑھ چکنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہین تب تک کوئی نماز نہ پڑہنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نمازون کو ایسا نہ ملاوین کہ انکے بیچ مین نہ بات کرین اور نہ نکلین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت مین فرق کر دینا چاہیے کہ دونون کے بیچ مین یا بات کرے یا کہین چلا جاوے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھسے ہارون نے اون سے حجاج بن محمد نے اون سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطا نے کہ نافع بن جبیر نے انکو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا جب امام نے سلام پھیرا مین اپنی جگہہ مین کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہین کیا

کتاب صلوۃ العیدین

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب غرض جب ہم قائل ہون کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چھوڑ دین تو ان کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فروض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہون تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صورت مین بھی قتال واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہین کہ بار بار عود کرتی ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال شہدت صلوۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فکلہم یصلیہا قبل الخطبۃ ثم یخطب قال فنزل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الیہ حین یجلس الرجال بیدہ ثم اقبل یشقہم حتی جاء النساء ومعہ بلال فقال یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا فتلا ہذہ الایۃ حتی فرغ منہا ثم قال حین فرغ منہا انتن علی ذلک فقالت امراۃ واحدۃ لم یجبہ غیرہا منہن نعم یا نبی اللہ لا یدری حینئذ من ہی قال فتصدقن فبسط بلال ثوبہ ثم قال ہلم فدا لکن ابی وامی فجعلن یلقین الفتخ والخواتیم فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ **ترجمہ** ابن عباس

لا یدری
الخواتیم

نے کہا مین گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھہ تو ان سب کا
کا قاعدہ تہا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے اور اسکے بعد خطبہ پڑہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوترے یعنے
خطبہ پڑہکر گویا مین ان کیطرف دیکھہ رہا ہون جب انہون نے لوگون کو ہاتہہ سے اشارہ کرکے بیٹھانا شروع
کیا پہر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتون کے پاس آئے اور آپکے ساتھہ بلال ہی تھے اور آپ نے
یہ آیت پڑہی یا ایہا النبی سے آخر تک یہانتک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پہر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
اقرار کیا کہ اوس مین سے ایک عورت نے کہا کہ ہان اے نبی اللہ تعالے کے راوی نے کہا معلوم نہین
وہ کون تہے پہر انہون نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہیلایا اور کہا لاؤ میرے ماباپ
تمپر فدا ہون اور وہ سب چہلے اور انگوٹہیان اوتار کر بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین **فائدہ**
اس آیت کے معنی یہ ہین اے نبی جب آوین تیرے پاس ایمان لانیوالیان عورتین اور بیعت کرین وہ تجہہ
سے کہ نہ شریک کرینگی اللہ کے ساتھہ کسی کو (یعنی نبی و ولی پنجہ بندہ گور چلہ امام امام زادہ کسی کو) اور نہ
چوری کرین گی اور نہ زنا کرین گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرین گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتہہ پاؤن سے
بہتان باندہین گی اور نہ کسی دستور کی بات مین تیری نافرمانی کرین گی تو اون سے بیعت لی لے اور
ان کے لیے بخشش مانگ اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہہ سورہ ممتحنہ
مین ہے غرض آپنے اس آیت کے موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید مین خطبہ بعد نماز
ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتون کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتون کا حاضر ہونا عید مین مسنون ہے
اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے۔ اور عورتون کا مردون سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
تطوع مین ایجاب و قبول ضرور نہین صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال مین سے صدقہ دینا
بغیر اجازت شوہر کے روا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ
فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ
الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ ترجمہ ابن عباس کہتے تہے مین گواہی دیتا ہون کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتون نے نہین سُنا
پہر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے

اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کچھ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو احکام و نواہی ضروریہ سمجھا دیں

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان کو اسمعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اسکی **عن** جابر بن عبد اللہ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةُ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا لوگوں پر اور جب فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں راوی نے کہا میں نے عطا سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا انہوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلا ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطا سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس جاوے جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بیشک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جاویں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

خواتیمھن

مِنْ قِرَطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيْمِهِنَّ ترجمہ جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نماز عید میں
سو آپ نے خطبہ سے پہلی نماز پڑہی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلال پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے
ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی پھر عورتوں کے پاس
گئے اور انکو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندھن ہیں سو ایک عورت آن کے بیچ
سے کھڑی ہو گئی کالے گالوں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اس لیے کہ تم
شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری (راوی) نے کہا پھر وہ خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے
اور ڈالتی تہیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے چھلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَأَلْتُهُ
بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ
يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ
وَلَا اِقَامَةَ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تہی نہ عید ضحی میں پھر میں
نے اون سے پوچہا تہوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہوں نے کہا
(یعنے عطاء اون کے شیخ نے) کہ خبر دی مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تہی عید فطر
میں جب امام نکلتا تہا اور نہ بعد اسکے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تہی نہ اذان اور نہ اور کچہہ وہ دن ایسا
ہے کہ اسدن نہ اذان ہے نہ تکبیر ف اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوۃ وغیرہ اون دنوں
پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اسکو مسنون جاننا حماقت ہے اور اسپر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہیں منقول
سلف صالحین میں عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهُ
اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ
وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى
ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عطاء نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بہیجا ابن زبیر کی طرف جب
اون سے اول اول لوگوں نے بیعت کی تہی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دیجاتی سو تم آج اذان
نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بہی کہلا بہیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور
وہ یہی کرتے تہے سو ابن زبیر نے بہی نماز خطبہ کے قبل پڑہی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ

یومہ

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة ترجمہ جابر نے
کہا مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون عیدون کی کئی بار بغیر اذان کی اور اقامت کے عن
ابن عمر رضی الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر رضي الله عنهما كانوا
يصلون العيدين قبل الخطبة ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر یہہ
سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الاضحى ويوم الفطر فيبدأ بالصلوة فاذا صلى
صلوته وسلم قام فاقبل على الناس وهم جلوس في مصلاهم فان كان له حاجة ببعث
ذكره للناس او كانت له حاجة بغير ذلك امرهم بها وكان يقول تصدقوا تصدقوا
تصدقوا وكان اكثر من يتصدق النساء ثم ينصرف فلم يزل كذلك حتى كان مروان بن
الحكم فخرجت مخاصرا مروان حتى اتينا المصلى فاذا كثير بن الصلت قد بنى منبرا
من طين ولبن فاذا مروان ينازعني يده كانه يجرني نحو المنبر وانا اجره نحو الصلوة
فلما رأيت ذلك منه قلت اين الابتداء بالصلوة فقال لا يا ابا سعيد قد ترك ما تعلم
قلت كلا والذي نفسي بيده لا تأتون بخير مما اعلم ثلاث مرات ثم انصرف ترجمہ

(حاشیہ: فلم يزل — مرار)

ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین جب نکلتے تو پہلے نماز
پڑہتے پہر جب نماز کا سلام پہیرتے لوگون کی طرف مونہہ کرکے کہڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹہے رہتے اپنی نماز کی
جگہہ مین پہر اگر آپکو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگون سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
اسکا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتین اس دن صدقہ دیتین پہر گہر کو لوٹتے
غرض آپکی یہی عادت رہی یہان تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور مین اسکے ساتہہ ہاتہہ مین ہاتہہ
ہوکر نکلا یہانتک کہ عیدگاہ مین آئے اور وہان کثیر بن الصلت نے ایک منبر بنا رکہا تہا کیچڑ اور اینٹون سے
سو مروان مجہسے اپنا ہاتہہ چہوڑانے لگا گویا وہ مجہے منبر کیطرف کہینچتا تہا مین اسی نماز کیطرف پہر جب مین
نے دیکہا تو اس سے کہا کہان گیا پہلے نماز پڑہنا اوس نے کہا اے ابی سعید چہٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو
مین نے کہا ہرگز نہین ہوسکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتہہ مین ہے کہ تم اس سے بہتر
کام کرسکو جو مین جانتا ہون (یعنی بدعت سنت کی برابر نہین ہوسکتی بہتر ہونا تو کجا) غرض یہہ بات

میں بھی اس سے تین بار کہی پھر پھرا **ف** بخاری کی روایت مین ہے کہ انہون نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد ہی پھر وان کے ساتھ پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کے بھی ہوا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جاوے کی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہین ہو سکتی **عن** ام عطیة رضی الله تعالى عنها قالت امرنا تعني النبي صلى الله عليه وسلم ان نخرج في العيدين العواتق وذوات الخدور وامر الحيض ان يعتزلن مصلى المسلمين **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا ہمکو حکم دیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدون مین لیجاوین جوان لڑکیون کنواریون کو اور پردہ نشین عورتون کو اور حکم دیا کہ حیض والیان مسلمانون کی نماز کی جگہہ سے ذرا دور رہین **عن** ام عطية رضي الله عنها قالت كنا نؤمر بالخروج في العيدين والمخبأة والبكر قالت الحيض يخرجن فيكن خلف الناس يكبرن مع الناس **ترجمہ** ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیان لوگون کے پیچھے رہین اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہین **عن** ام عطية قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرجهن في الفطر والاضحى العواتق والحيض وذوات الخدور فاما الحيض فيعتزلن الصلوة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين قلت يا رسول الله احدانا لا يكون لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجاوین ہم عید فطر اور عید قربان مین کنواری جوان لڑکیون کو اور حیض والیون کو اور پردہ والیون کو سو حیض والیان جدا رہین نماز کی جگہہ سے اور حاضر ہون اس کار نیک اور مسلمانون کی دعا مین میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم مین سے کسی کے پاس چادر نہین ہوتی آپ نے فرمایا کہ اوڑھا دیوے بہن اوسکی اپنی چادر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ مین عورتون کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عن** ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم الاضحى او فطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ثم اتى النساء ومعه بلال فامرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقي خرصها وتلقي سخابها **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد پھر عورتون کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتون کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگون کے ہار جو ان کے گلے مین تھے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے

قبلها
بعدها

روایت کی مجھسے عمرو ناقد نے اون سے ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھسے ابوبکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کی **عن** عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** عبید اللہ نے کہا حضرت عمر نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحے اور فطر مین کیا پڑھتے تھے انہون نے کہا ق والقران المجید اور اقتربت الساعۃ **عن** اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَاَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ **ترجمہ** ابو واقد نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تھین انصار کی وہ بعاث کے دن کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تھا گا رہی تھین (بعاث کی وہ لڑائی تھی جو اوس اور خزرج دو قبیلون مین انصار کے کفر کی حالت مین واقع ہوئی تھی اور اوس اسمین جیتی تھی) اور وہ لڑکیان گانے کا پیشہ نہین کرتی تھین تو ابوبکر نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین اور وہ عید کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنے انکو دل خوش کرنے دو) **ف** نووی نے کہا علما کا اختلاف ہے گانے مین ایک جماعت اہل حجاز کی اسکو مباح کہتی ہے اور ایک روایت مالک کی بھی یہی ہے اور ابوحنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب مین مکروہ ہے اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور جن لوگون نے مباح کہا ہے اونکی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگون نے منع کیا ہے اونہون نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرات بڑھانیوالا تھا اور اس مین کوئی مفسدہ نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانیوالا ہے شر کی اور زنا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ اون لڑکیون کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تہا اور اس مین لڑکیو
ے فساد کا وہم بہی نہین تہا اور یہ گانا اس قسم مین نہتہا جس مین اختلاف ہی اور یہ تو صرف شعرون کا پڑہنا
تہا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانیوالیان نتہین کہ جو
شوق دلاتی ہین فحش کی اور یاد دلاتی ہین شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تہے
جن سے یہ شرور پیدا ہون کہ انکو غزل کہتے ہین کہ اس کےلیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنے غنا منتر
ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیون کا ایسا تہا جسمین گٹکرے ہو اور تانین ہون اور آواز دن کا ملانا اور
لفظون کا گہٹانا بڑہانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرون کے پڑہنے کو گانا کہتے ہین غرض یہ گانا وہ ہرگز
نہین جسمین اختلاف ہی بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اسکو روا رکہا ہے کہ یہ صرف شعرون کا پڑہنا ہے اور
خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا پڑہنا ہے جسمین کوئی مضمون فسق کا نہین اور جائز رکہا ہے آخر
اونہون نے اون اشعار کو جو اونٹون کے چلانے کے لیے پڑہے جاتے ہین اور یہ بہی شعر پڑہن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو غرض یہ سب جائز ہین غرض ایسا گانا مباح ہے حرام نہین اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے اور ابو کریب نے دونو نے ابو معویہ سے انہون نے ہشام
سے اسی اسناد سے اور اسمین یہ ہے کہ وہ دو لڑکیان تہین کہ دف سے کہیلتی تہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ
وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَقَالَ
وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میرے گہر ابو بکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین منی کے دنون مین (یعنے ذیحجہ کی گیارہوین
بارہوین وغیرہ مین) کہ وہ گاتی تہین اور دف بجاتی تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
سے لپیٹے ہوئے تہے غرض ابو بکر نے اون دونون کو جہڑک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا
اٹہایا اور فرمایا چہوڑ دو ان لڑکیون کو اے ابو بکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہین اور حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مجہے اپنی چادر سے چہپائے ہوئے تہے اور

مین اون حبشیون کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور مین لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھےگی **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کھیل کود کی چیزون سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقون کو ضرور ہی کہ جب ایسی چیز دیکھین تو خود منع کردین کہ اس بزرگ کو اسکی تکلیف نہ پہونچے اسمین اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے تو اسوجہ سے کہ وہ لڑکیان ایک مباح کام مین تھین اور آپ نے مونہہ اسلیے ڈھانپ لیا کہ وہ شرمائین نہین اور اسمین آپکے رافت اور رحمت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا مباح ہے سرور اور خوشی کیوقت جیسے نکاح وغیرہ مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بہی عید مین داخل ہین کہ قربانی اسمین جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین کھیلتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیارون کا کھیل مثلا بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد مین سیکھنا اور کھیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتین ایسی کھیل مردونکی دیکھین تو روا ہے بغیر اسکے کہ اون مردون کے نظر عورتون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو باتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بہی نہ ہو تو شافعیہ کے اس مین دو قول ہین اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندہے سے پردہ کرنیکا حکم دیا اور فرمایا کہ تم تو اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندہا ہے غرض جو لوگ اس نظر کو بہی حرام کہتے ہین وہ اس حدیث کا حضرت عائشہ کے یہہ جواب دیتے ہین کہ اول تو اسمین یہ تصریح نہین ہے کہ وہ ان کے بدنون کو دیکھتی تہین اگرچہ احیاناً نظر پڑ جائے بلکہ وہ اون کی کھیل کود کو دیکھتی تہین دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے کے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بی بیون کے ساتھ ثابت ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ **ترجمہ** حضرت سب مسلمانون کی ماں اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازے پر میرے حجرے کے

ن الحریصۃ

کھڑے ہوکر اپنی چادر سے مجھے چھپائی ہوئی تھی اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین
اپنے ہتھیار دن سے کھیلتے تھے تاکہ مین انکی کھیل کو دیکھون پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہانتک کہ مین
ہی (سیر ہوکر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا
دیکھے گی (یعنی جب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا) عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ
فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارُ
الشَّیْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَکَانَ یَوْمُ عِیْدٍ یَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ
وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقَالَتْ
نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَاءَهٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ
قَالَ حَسْبُکِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان اللہ ان سے راضی ہو
فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان گاتی تھین بعاث
کی لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا مونھ ان کیطرف سے پھیر لیا اور پھر ابوبکر آئے اور مجھے
جھڑکا کہ آئین شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کیطرف دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو رہنے دو پھر جب وہ غافل ہوگئے مین نے ان دونون
کی چٹکی لی کہ وہ نکل گئین اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈھالون اور نیزون سے کھیلتے تھے سو مجھے یاد
نہین کہ مین نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتے ہو مین نے کہا ہان
پھر مجھے آپنے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا گال آپکے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد ارفدہ
کی تم اپنی کھیل مین مشغول رہو یہانتک کہ جب مین تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس مین نے عرض
کی کہ ہان آپ نے فرمایا جاؤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ یَزْفِنُوْنَ فِیْ یَوْمِ
عِیْدٍ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِیْ عَلٰی مَنْکِبِهٖ فَجَعَلْتُ
اَنْظُرُ اِلٰی لَعِبِهِمْ حَتّٰی کُنْتُ اَنَا الَّتِیْ اَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ اِلَیْهِمْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا ایک بار حبشی آکر کھیلنے لگے عید کے دن مسجد مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

دعهما
فقلت

بلایا اور مین نے آپکے شانے پر سر رکہا اور ان کی کہیل کو دیکہنے لگی یہانتک کہ مین ہی اون کے دیکہنے سے بیزار ہو جاتی تہی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجہہ سی یحیے بن یحیے اون سے یحیے بن زکریا نے اور کہا کر روایت کی مجہہ سو ابن نمیر نے ان سی محمد نے دونون نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہون نے مسجد کا ذکر نہین کیا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ لِلّٰعَابِیْنَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ اَرَاہُمْ فَقَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَی الْبَابِ اَنْظُرُ بَیْنَ اُذُنَیْہِ وَعَاتِقِہٖ وَہُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ اَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِیْ ابْنُ عَتِیْقٍ بَلْ حَبَشٌ

ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان اللہ اون سی راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے کہیلنے والون سے کہلا بہیجا کہ مین چاہتی ہون انکو دیکہون اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بہی دروازے پر کہڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانو کے بیچ مین سے دیکہتی تہی اور وہ مسجد مین کہیلتے تہے عطا نے کہا وہ فارس کے لوگ تہے ابن عتیق نے کہا نہین حبشی تہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا الْحَبَشَۃُ یَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِہِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَھْوٰی اِلَی الْحَصْبَاءِ یَحْصِبُہُمْ بِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُمْ یَا عُمَرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیلتے تھے اپنی نیزون سے کہ حضرت عمر آئے اور کنکریون کیطرف جہکے کہ انکو مارین تو آپ نے فرمایا کہیلنے دو ان کو اے عمر

کتاب صلوٰۃ الاستسقاء نماز استسقا کا

بیان **ف** علماء کا اجماع ہے کہ استسقا سنت ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ نماز استسقا مین مسنون ہے یا نہین ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہین صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور ستقدمین و متاخرین سبکی خلاف ہے اور ان سبکی مقابل مین اکیلے انکا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہون نے اون حدیثون سے تمسک کیا ہے جنمین صلوٰۃ کا ذکر نہین اور جمہور نے ان حدیثون سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا مین دو رکعت ادا کی اور جن روایتون مین نماز کا ذکر نہین تو بعض محمول ہین اس پر کہ راوی بہول گیا اور بعض مین احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہین کیا اور بعضی روایتون مین ایسا وارد ہو کہ آپ نے خطبہ جمعہ مین استسقا کے لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ استسقا کے لیے بہی کافی

سمجھی گئی اور اگر کہین نماز نہ پڑہنا مروی ہوا تو مراد اوس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر ہی اکتفا کرنا روا
ہے اور اس کے روا ہونے مین کچھ اختلاف نہین غرض جن حدیثون مین نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائینگی
اس لیے کہ ان مین زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کرین وہ مقبول ہے غرض خلاصہ
یہ کہ استسقا تین قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ مین یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ
اول سے اولی ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑہنا اور اس کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ
اور توبہ اور نیکیان اور خیرات بجا لانا یہ سب سے کامل ہے (نووی) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ
يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور پانی
مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اولٹا یہ گویا کہ فال نیک تھی کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے
جب قبلہ کیطرف مونہہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلنا استسقا کے لیے مستحب ہے اس لیے کہ اس
مین عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگون کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا
اولٹنا بھی مستحب ہے شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جاوے جب اولٹے اور یہی مذہب ہے شافعی
اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا اولٹنا مستحب جانتے ہین بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل
اسکی سنیت کا انکار کرتے ہین اور یہ نہین مگر حدیث کی تھوڑی جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیون
کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقا کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جمہور کا
مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے
موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑہا تو بھی روا
ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوۃ
استسقا کے قبل تکبیرین کہے مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول
سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیرین نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہے پر اجماع ہے مثل عید کی
مگر الصلوۃ جامعۃ کا مضائقہ نہین (نووی) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ
وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ

کو اور پانی مانگا اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور اپنی چادر کو لوٹا اور دو رکعت پڑہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى
يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ترجمہ عبد اللہ نے خبر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور دعا مانگی پانی کے لیے اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں قبلہ
کیطرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ترجمہ عباد نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن استسقا کے
لیے اور لوگوں کیطرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور چادر الٹی اور
دو رکعت پڑہی عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي
الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ترجمہ انس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ
اٹھاتے تھے دعا میں ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی ف اتنا بلند اٹھانا ہاتھوں کا
آپ سے استسقا ہی میں مروی ہوا اور دعا میں اتنا بلند نہوتا اگرچہ اٹھایا جاتا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى
السَّمَاءِ ترجمہ انس نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کیطرف
اشارہ کیا ف بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسی ہی یوں ہے کہ ہاتھوں
کی پشت آسمان کیطرف کرے اور جب کچھہ مانگے تو پیٹ ہاتھوں کا آسمان کیطرف کرے عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ
حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلٰى قَالَ يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ترجمہ
انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھہ کسی دعا میں مگر استسقا میں یہانتک اٹھاتے
کہ انکی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی اور عبد الاعلی کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک
بغل کو کہا یا دونوں بغلوں کو ف چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھہ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت
ہوچکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ بیان مبالغہ

النَّبِيَّ

کے ساتھ اٹھانا مقصود ہو کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھسے ابن مثنی نے اون سے یحییٰ نے ان سے
ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مانند اسکی

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رجلا دخل المسجد يوم جمعة من باب كان نحو
دار القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله
عليه وسلم قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يغثنا
قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم
اغثنا قال انس ولا والله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين سلع من
بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت
ثم امطرت قال فلا والله ما راينا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة
المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول
الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا قال فرفع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يديه ثم قال حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية
ومنابت الشجر قال فانقلعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك فسألت انس بن مالك
رضي الله عنه اهو الرجل الاول قال لا ادري **ترجمہ** انس بن مالک نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں
جمعہ کو دن آیا اس دروازے سے کہ دار القضا کیطرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھتے
تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال لوگوں
کے برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے
یا اللہ ہمکو پانی دے انس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں
اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) الغرض سلع کے پیچھے سے
ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا (یہ معجزہ ہے
آپ کا اور فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا نشان گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم
ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پھر وہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ

قوله الجمعة
قوله يغثنا
قوله حوالينا
قوله فانقلعت

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے اور پہر آپکے آگے کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ اب رسول اللہ کے مال بہ
گئے اور رستے بند ہو گئے تو آپ دعا کیجئے اللہ تعالے سے کہ وہ بارش کو روک دے پہر آپنے دونوں ہاتہ اٹہائے
اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گرد برساؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور
درختوں کے اوگنے کی جگہہ پر برساؤ غرض مینہ فوراً کہل گیا اور ہم دہوپ مین نکلے شریک نے کہا مین نے
انس سے پوچہا یہ وہی شخص تہا جو پہلے آیا تہا انہون نے کہا مین نہین جانتا (بخاری کی روایت مین آیا
ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا مین دعا بہی کافی ہے اور مینہ
کی موقوفی کے لیے بہی دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اوس کے لیے اجتماع لوگونکا میدان مین اور نماز مشروع
نہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اصابت الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی المنبر یوم
الجمعۃ اذ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ھلک المال وجاع العیال وساق الحدیث
بمعناہ وفیہ قال اللھم حوالینا ولا علینا قال فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ الا تفرجت
حتی رایت المدینۃ فی مثل الجوبۃ وسال وادی قناۃ شھرا ولم یجیء احد من
ناحیۃ الا اخبر بجود **ترجمہ** انس نے کہا ایک قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین اور آپ ایکدن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑہتے تہے کہ ایک گاؤن والا کہڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے
رسول اللہ تعالے کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بہوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان
کی حدیث اول کی ہم معنی اور اس مین یہ ہے کہ آپنے دعا مین عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہم پر
غرض آپ جدہر ہاتہ سے اشارہ کرتے تہے اودہر سے بدلی کہلتی جاتی تہی یہانتک کہ ہم نے مدینہ
کو دیکہا کہ آنگن کی طرح بیچ مین سے کہل گیا اور نالا قناۃ کا ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے
نہین آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی **ف** قناۃ ایک نالے کا نام ہے مدینہ کے نالون سے ـ
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب
یوم الجمعۃ فقام الیہ الناس فصاحوا وقالوا یا نبی اللہ قحط المطر واحمر الشجر و
ھلکت البھائم وساق الحدیث وفیہ من روایۃ عبد الاعلی فتقشعت عن المدینۃ
فجعلت تمطر حوالیھا وما تمطر بالمدینۃ قطرۃ فنظرت الی المدینۃ وانھا لفی مثل الاکلیل

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا
کہ اے نبی اللہ کے مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث
آخر تک اور عبد الاعلی کی روایت میں یہی ہے کہ آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور
مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ڈھال کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا **مسلم**
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوکریب نے ان سے ابواسامہ نے ان سے سلیمان
بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کی اور اس میں یہہ بات زیادہ ہے کہ اللہ
تعالے نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا یعنے
مینہ کی شدت سے) **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ
حِينَ يُطْوَى **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَصَابَنَا وَ
نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ
حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہونچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ نے ایسا
کیوں کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالے شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور
بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ
معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ

رحمۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آندہی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا۔ یعنے
عذاب الہی سے ڈرتے اور کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے پھر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف
جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے آپ سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ شاید یہ کوئی عذاب
ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب مینہ دیکھتے تو فرماتے یہ رحمت ہے **عن** عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم
انی اسألک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا وشر
ما ارسلت بہ قالت واذا تخیلت السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت
سری عنہ فعرفت ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما
رأوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جھونکے کی آندہی
آتی تو اللھم سے ارسلت بہ تک پڑہتے یعنی یا اللہ مین اس ہوا کی بہتری مانگتا ہون اور جو اسکے اندر ہے اس کی بہتری اور جو اسمین بھیجا
ہے اسکی بہتری اور اللہ پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی اور جو اسکے اندر ہے اسکی برائی سے اور جو اسکے ساتھ بھیجا گیا ہے اسکی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی
ہین کہ جب آسمان پر بدلی آتی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور
پیچھے جاتے پھر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپکی گھبراہٹ جاتی رہتی غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے پہچانا اور آپسے پوچھا تو آپنے فرمایا اے عائشہ مین ڈرتا ہون کہ کہین ایسا نہ ہو جیسا عاد کی قوم نے
عذاب کو دیکھکر کہا تھا کہ یہہ بدلی ہے جو ہمارے نالون کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہہ بدلی ہے پر برسنے
والی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہین کہ اسکو خدا کا خوف نہ ہو۔ بلکہ
جتنا اوس شاہنشاہ عالیجاہ بے پروا کا قرب ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی خوف اسکی بے نیازی کا اور بے پرواہی
کی سبب سے بڑہتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالے شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کیا کرے
اور اسکی عذاب اور عقاب سے پناہ مانگتا رہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما
کان یتبسم قالت وکان اذا رأی غیما او ریحا عرف ذلک فی وجہہ فقالت یا رسول اللہ

اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَیْتَهٗ عُرِفَتْ فِیْ وَجْهِكَ الْکَرَاهَةُ قَالَتْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَا یُؤْمِنُنِیْ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ مین نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپکے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپکے چہرہ مین ڈر معلوم ہونے لگتا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین لوگون کو دیکھتی ہون کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہین تو آپکے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھے خوف رہتا ہے کہ کہین اسمین عذاب نہ ہو اسلیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب اس نے دیکھا عذاب کو تو یون کہا کہ یہ بدلی ہے ہمپر برسنے والی **ف** سچ ہے یہ مصرع ۔ نزدیکان را بیش بود حیرانی ۔ اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یون ڈرتے ہین تو ہم گنہگارون کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہمسے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہین ہو سکتا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی **ف** صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جسکو پروائی کہتے ہین اور دبور جو مغرب سے آوے اور اسے پچھیاؤ کہتے ہین **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کی مثل روایت کی

کِتَابُ الْکُسُوْفِ

کتاب کسوف کے بیان مین

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاَطَالَ الْقِیَامَ جِدًّا ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ فَاَطَالَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

فَاَطَالَ الْقِیَامَ

وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ
اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا
وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ
يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ کہڑے ہوئے نماز مین اور بہت دیر تک قیام
کیا پہر رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے
کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سجدہ کیا (یہہ ایک رکعت مین دو رکوع ہوئے اور یہی
مذہب ہے شافعی کا) پہر کہڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے
رکوع سے کم پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہہ بہی دو رکوع ہوئے) پہر سجدہ کیا اور
فارغ ہوتے اور آفتاب اتنے مین کہل گیا تہا پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند
اللہ کی نشانیون مین سے ہین اور ان مین گہن نہین لگتا کسی کی موت سے نہ زندگی سے پہر جب تم گہن
دیکہو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑہو اور خیرات کرو اے امت محمد کی اللہ سے بڑہکر
کوئی غیرت والا نہین اس بات مین کہ اسکا غلام یا باندی زنا کرے اے امت محمد کی اللہ کی قسم ہے جو مین
جانتا ہون اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تہوڑا ہنستے سن لو مین نے اللہ کا حکم پہونچا دیا اور مالک
کی روایت مین یہہ ہے کہ سورج اور چاند دو نور دو نشانیان ہین اسکی نشانیون مین سے **ف** اجماع ہے
علماء کا کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ جماعت اسکو ادا
کرین اور اہل عراق نے (یعنے حنفیون نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑہین مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے رو سے
صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت مین دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت
مین دو ہی ہین اور حنفیون کے نزدیک مثل اور نمازون کی ایک ہی رکوع ہر رکعت مین ہو مگر مذہب شافعی
موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بہی اسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی روایتون مین ہر رکعت
مین تین رکوع بہی آئے ہین اور چار بہی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور اضبط ہین مگر قوی مذہب یہہ ہے
کہ جسطرح چاہے ادا کرے باقی رہی سورہ فاتحہ سو قیام اول مین تو باتفاق علماء پڑہنا ضرور ہے اور

قیام ثانی میں بہی پڑہنا۔ یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ میں یہہ قول ہے
کہ قیام ثانی میں پڑہنا نچاہیے اور طول قراءت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بہی روا ہے اور طول سجدہ کی بہی
محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑہنا بہی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ بہی بعد نماز کے مستحب ہے یہہ
مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہا مسلم نے اور بیان کی
ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے ان سے ابو معویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہہ
زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہہ بہی زیادہ
کیا کہ پہر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا **عَنْ عَائِشَةَ**
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ
الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ
الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى
مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ أَيْضًا فَصَلُّوا حَتّٰى
يُفَرِّجَ اللهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ
حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ

أتقدم ولقد رأيت جهنم يحطم بعضها بعضا حين رأيتموني تأخرت ورأيت فيها
عمرو بن لحي وهو الذي سيب السوائب وانتهى حديث أبي الطاهر عند قوله فافزعوا
للصلوة ولم يذكر ما بعده ۞ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرماتی ہین کہ سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی مین اور آپ نکلے مسجد مین
اور نماز کو کہڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لنبی قرات پڑہی پہر اللہ اکبر کہا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر اپنا سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور
ربنا لک الحمد اور پہر کہڑے رہے اور لنبی قرات پڑہی کہ پہلی قرات سے ذرا کم تہی پہر اللہ اکبر کہکے دوسرا رکوع
کیا لنبا مگر پہلے رکوع سے کم پہر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پہر سجدہ کیا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہین
کیا کہ پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا یہانتک کہ چار رکوع پورے ہوئے اور چار سجدے
(یعنے دو رکعت مین ہر رکعت مین دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سورج صاف ہوگیا آپکے فارغ ہونے سے
پہلے پہر آپ کہڑے ہوئے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اور اللہ کی تعریف کی اون لفظون سے جو اسکی شان کے
لائق ہین پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے اور کسی کی موت اور زندگی
کے سبب سے اون مین گہن نہین ہوتا (یعنے صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پہر جب تم گہن کو دیکہو تو جلد
نماز پڑہنے لگو اور یہہ بہی فرمایا کہ یہانتک نماز پڑہو کہ اللہ تعالی اسکو تمہارے اوپر سے کہولدے اور فرمایا آپ نے
کہ مین نے اسجگہہ وہ سب چیزین دیکہین جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ مین نے اپنے کو دیکہا کہ چاہتا ہون
کہ ایک گچہا لیلون جنت مین سے جب تمنے مجہکو دیکہا تہا کہ مین آگے بڑہا تہا اور مرادی راوی نے أتقدم
کہا معنے دونون کے ایک ہی ہین اور بیشک مین نے جہنم کو دیکہا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم
نے مجہکو دیکہا تہا کہ مین پیچہے کو ہٹا تہا۔ اور مین نے جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا (ایک کافر کا نام ہے) اور اسی
نے پہلے سب سے سانڈ چہوڑے اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو وہین تمام ہوگئی جہان آپنے فرمایا تہا کہ جلدی
نماز پڑہو اور اسکے بعد کچہ ذکر ہی نہین کیا **عن** عائشة رضي الله عنها أن الشمس خسفت
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلوة جامعة فاجتمعوا وتقدم
فكبر وصلى أربع ركعات في ركعتين وأربع سجدات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور آپنے مدینہ مین ایک پکارنیوالے

کو بہیجا کہ یون پکار دی کہ سب لوگ ملکر نماز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ آگے بڑہکر تکبیر کہی یعنے تکبیر
اولی اور چار رکوع کیے دو رکعتون مین اور چار سجدے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورج گہن کی نماز مین قرات پکار کر پڑہی اور چار رکوع کیے اور چار سجدے دو رکعتون مین زہری نے
کہا کہ خبر دی مجہکو کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتون مین
اور چار سجدے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجہ سے حاجب بن ولید نے اون سے محمد بن حرب نے ان سے
محمد بن ولید نے اون سے زہری نے اون سے کثیر بن عباس نے ان سے ابن عباس نے بیان کی ابن عباس نے
نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ سے عَنْ عُبَيْدِ
بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ
انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ قَائِمًا ثُمَّ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفًا
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا ترجمہ عبید بن عمیر کہتے ہین کہ روایت کی مجہ سے اس شخص نے جسکو مین سچا
جانتا ہون مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہین کہ ایکبار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین اور آپ نماز مین بڑی دیر تک کہڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے
پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے غرض پڑہیں دو رکعتین کہ ہر رکعت مین تین رکوع
ہوتے اور دونون رکعتون مین چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر
کہتے پہر رکوع مین جاتے اور جب سر اٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑہا کہڑے ہوئے اور
اللہ تعالی کے حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کی موت وحیات کے سبب سے گہن نہین لگتا

بلکہ یہ اللہ کی نشانیون مین سے ہے کہ اون سے اللہ ڈراتا ہے پہر جب تم گہن دیکہو تو اللہ کو یاد کرو یہانتک کہ
دونون صاف ہوجاوین **عن** عائشة ان نبی الله صلی الله علیه وسلم صلی ست رکعات
واربع سجدات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چہہ رکوع کیے یعنی
دو رکعتون مین اور چار سجدے **عن** عمرة ان یهودیة اتت عائشة رضی الله عنها تسالها
فقالت اعاذك الله من عذاب القبر قالت عائشة فقلت یا رسول الله یعذب الناس
فی القبور قالت عمرة فقالت عائشة رضی الله عنها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عائذا
بالله ذلك ثم رکب رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات غداة مرکبا فخسفت الشمس فقالت
قالت
عائشة رضی الله عنها فخرجت فی نسوة بین ظهری الحجر فی المسجد فاتی رسول الله صلی
الله علیه وسلم من مرکبه حتی انتهی الی مصلاه الذی کان یصلی فیه فقام وقام الناس وراءه
قالت عائشة رضی الله عنها فقام قیاما طویلا ثم رکع فرکع رکوعا طویلا ثم رفع
فقام قیاما طویلا وهو دون القیام الاول ثم رکع فرکع رکوعا طویلا وهو دون الرکوع
دون ذلك
الاول ثم رفع وقد تجلت الشمس فقال انی قد رایتکم تفتنون فی القبور کفتنة الدجال
قالت عمرة فسمعت عائشة رضی الله عنها تقول اسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعد ذلك یتعوذ من عذاب النار وعذاب القبر **ترجمہ** عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اگر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا کہ اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے بچاوے
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا لوگون کو قبرون مین عذاب ہوگا عمرہ
نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی پہر سوار ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ مین بہی
نکلی اور عورتون کے ساتہہ حجرون کے پیچہے سے مسجد مین آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری
سے اوترے اور اپنی نماز کی جگہہ تک تشریف لے گئے جہان ہمیشہ امامت کرتے نماز مین اور کہڑے
ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ پیچہے آپ کے کہڑے ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پہر آپ نے
بہت لمبا قیام کیا اور پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پہر اوٹہے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام
سے کم تہا پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تہا پہر سر اوٹہایا اور آفتاب صاف

ہوا اور فرمایا کہ مین نے تم کو دیکہا کہ تم قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے عمرہ نے
کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے کہ فرماتی تہین مین بعد اسکے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگو
کرتے تہے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حدیث
محمد بن مثنی نے ان سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے
ان سے سفیان نے دونون نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

ذالک

ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور اس دن
مین بڑی گرمی تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے یارون کے ساتہہ اور بہت لمبا
قیام کیا یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لمبا قیام کیا پہر رکوع
کیا اور لمبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لمبا قیام کیا پہر دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے اور اسیطرح کیا غرض
چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنے دو رکعتین) پہر فرمایا کہ جتنی چیزین ایسی ہین کہ تم ان مین جاؤ گے
(یعنے دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئین اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر مین ایک
گچہا اسمین سے لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا یا یہ فرمایا کہ مین نے اسمین سے ایک گچہا لینا چاہا تو میرا ہاتہہ نہ پہونچا
اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکہا کہ ایک بلی کے واسطے اوسپر عذاب ہوتا ہے
کہ اس نے بلی کو باندہ دیا تہا اور نہ کہانے کو دیا اور نہ کہولدیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہا لیتی اور دوزخ

میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی انتین دوزخ میں کھینچتا ہے اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور
چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
میں سے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب اون میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ کھل نہ جاوے کہا مسلم رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ بیان کی ہمسے روایت مجھسے ابو غسان مسمعی نے اونسے عبدالملک نے انسے ہشام نے اسی اسناد سے
مثل اسکے مگر اسمیں یہہ ہے کہ دیکھا میں نے اکیعورت بڑی آوارہ والی لنبی کالی کو اور یہہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل
میں کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ
کافر ہو اور بلی کے سبب سے اوسپر عذاب اور زیادہ ہوگیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی
طرح کا عذاب اوسپر ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ
ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ
الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى
ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ
رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ
فَرَكَعَ اَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا وَرُكُوْعُهُ
نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى انْتَهٰى اِلَى
النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى قَامَ فِيْ مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ
الشَّمْسُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ مَا
مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهِ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ
تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ
كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ
وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ

الارض حتى ماتت جوعا ثم جئ بالجنة وذلك حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي
ولقد مددت يدي وانا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظروا اليه ثم بدا لي ان لا افعل فما
من شيء توعدونه الا قد رأيته في صلوتي هذه (رواه مسلم) ترجمہ جابر نے کہا سورج گہن ہوا ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جسدن آپکے صاحبزادے ابرہیم انتقال کیے تھے سو لوگون نے کہا کہ ابرہیم
کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کہڑے ہوئے اور چار سجدون کے ساتھ چھ رکوع
کیے اسطرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرارت کی اور لمبی قرارت کی پہر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پہر رکوع
سے سر اٹہایا پہر قرارت کی پہلی قرارت سے کم پہر رکوع کیا قریب قیام کے (ایسے طول مین) پہر رکوع سے سر اٹہایا اور قرارت کی دوسری
قرارت سے کم پہر رکوع کیا قیام کے برابر پہر سر اٹہایا اور سجدے کو جہکے اور دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے اور پہر رکوع کیے تین رکوع کہ انمین کوئی رکعت
نتہی اور پہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تہا اور ہر رکوع سجدے کے برابر تہا پہر آپ پیچہے ہٹے اور سب صفین آپکے ساتھ پیچھے ہٹین یہانتک
کہ ہم قریب پہونچ گئے عورتون کے اور پہر آپ آگے بڑہے اور سب لوگ آپکے ساتھ آگے بڑہے (سبحان اللہ
کیا اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واتباعہ وسلم کی) پہر آپ اپنی جگہہ پر کہڑے ہوگئے اور نماز سے
فارغ ہوئے اسوقت کہ آفتاب کہل چکا تہا پہر فرمایا کہ اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون
سے اور بیشک ان دونون مین گہن نہین لگتا ہے کسی آدمی کے مرنے سے پہر جب تم دیکہو اسمین سے کچہہ تو نماز پڑہو
یہانتک کہ صاف ہو جاوے اور کوئی چیز ایسی نہین رہی جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ مین نے اسکو نہ دیکہا ہو
اس اپنی نماز مین چنانچہ دوزخ آئی اور یہہ تب آئی کہ جب تمنے مجہے دیکہا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید
اوسکی لو مجہے نہ لگ جاوے (سبحان اللہ اتنے بڑے نبی کو اللہ انپر رحمت کرے اور سلام بہیجے دوزخ سے
اتنا خوف ہو پہر ہمکو کتنا لازم ہے) اور یہانتک وہ قریب ہوئی کہ مین نے اسمین ٹیڑہی موہنہ کی لکڑی
والے کو دیکہا کہ وہ اپنی آنتین گہسیٹتا تہا آگ مین اور دنیا مین حاجیون کی اسطرح چوری کرتا تہا کہ اسنے
اپنی لکڑی مین کسی چیز کو اٹکا یا (یعنے چادر کپڑا وغیرہ) اگر مالک اسکا آگاہ ہوا تو اس نے کہا یہی میری لکڑی
مین اٹک گئی تہی اور اگر مالک اسکا غافل ہوگیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہانتک کہ مین نے اسمین بلی والی کو
دیکہا کہ اسنے بلی کو باندہ رکہا اور نہ کہانا دیا نہ چہوڑا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے زمین کے کہا لیتی یہانتک کہ
بہوکون مر گئی پہر جنت کو میرے آگے لائے اور وہ اسوقت آئی جب تمنے مجہکو دیکہا کہ مین آگے بڑہا یہانتک
کہ مین اپنی جگہہ جا کہڑا ہوا اور مین نے اپنا ہاتہہ پہیلایا اور چاہتا تہا کہ اسکی کچہہ پہل توڑ لون کہ تم دیکہو پہر مین

نے خیال کیا کہ نہ کرون غرض جن چیزون کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی جو مینے
اپنی اس نماز مین نہ دیکھی ہو عن اسماء رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وھی تصلی فقلت ما شان الناس یصلون
فاشارت برأسھا الی السماء فقلت اٰیۃ قالت نعم فاطال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیام
جدا حتی تجلانی الغشی او الغشیُ فاخذت قربۃ من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی راسی
او علی وجھی من الماء قالت فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ما من شیٔ لم اکن
رأیتہ الا قد رأیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار وانہ قد اوحی الی انکم تفتنون
فی القبور قریبا او مثل فتنۃ المسیح الدجال لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیؤتی احدکم
فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء
فیقول ھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا ثلث
جاءنا
مرات فیقال لہ نم قد کنا نعلم انک لتؤمن بہ فنم صالحا واما المنافق او المرتاب
لا ادری ای ذلک قالت اسماء رضی اللہ عنہا فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون
شیئا فقلت
فقلتہ
ترجمہ اسماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن ہوا اور مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ نماز پڑہ رہے
ہین تو انہون نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا مین نے کہا ایک نشانی ہے (یعنے اللہ کی قدرت کی)
انہون نے اشارہ سے کہا ہان (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز مین جائز ہی) پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لنبا قیام کیا کہ مجہے غش آنے لگا اور مین نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر
تہی اپنے سر پر اور مونہہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے اور
آفتاب کہل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا کی پہر اسکے بعد کہا کوئی
چیز ایسی نہین رہی جسکو مین پہلے نہ دیکہتا تہا مگر یہان مین نے اسکو کہڑے کہڑے دیکہہ لیا یہانتک کہ
جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور میری طرف وحی بہیجی گئی کہ تم اپنی قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال
کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تہا پہر اگر قبر والا

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہین اللہ کے بہیجے ہوئے اور اونپر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کہلے معجزے
اور سیدہا راہ کی خبر لیکر آئے اور ہمنے انکی حدیث قبول کی اور انکا کہنا مانا تین بار وہ یہی جواب دیگا پہر وہ
(یعنے فرشتہ) اس سے کہیگا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تہا کہ تو ایماندار ہے سو اچہا بہلا سو رہ۔ اور منافق کہتا
ہے (یعنے فرشتہ کو) کہ مین نہین جانتا مین لوگون سے سنتا تہا کچہ کہتے تہے سو مین نے بہی کہدیا (یعنے لوگون کی
دیکہا بہالی سے مین بہی کچہ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین مین نہین تہا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگون کا
مقلد بے معنی تہا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نکرتا تہا مسلم نے کہا روایت کی ہمسے
ابوبکر نے اور ابوکریب نے دونون نے ابو اسامہ سے اُس نے ہشام سے اُس نے فاطمہ سے اُس نے اسماء سے روایت
کی کہ انہون نے کہا مین حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگون کو کہڑے دیکہا اور وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے
کہا کیا حال ہے لوگون کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہون نے ہشام سے روایت کی۔

عن عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عروہ نے کہا
سورج کو کسوف ہوا مت کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونون کے معنی ایک ہین
اور چاند اور سورج دونو کے لیے دونو لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اسکی خلاف دعوی کیا ہے مگر قول انکا اس آیت
سے رد ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونو مین جائز ہے کہ پورا گہن
نہو اور کچہہ روشنی باقی رہے اور بعضون نے کہا کہ خسوف وہ ہے جسمین ذرا رنگ بدلجاوے اور کسوف
وہ ہے کہ پورا التغیر آجاوے خواہ چاند مین خواہ سورج مین اور امام لیث نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے مین ہو
اور کسوف وہ جو تہوڑے مین اور یہہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اسکو بہی قائل ہین اور کوئی قائل نہین

عن اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
قَالَتْ تَعْنِیْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا لَوْ
اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰى لَمْ يَشْعُرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ **ترجمہ**
اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن گہبرا گئے مراد یہہ تہی کہ جسدن سورج گہن
ہوا تہا اور آپنے گہبراہٹ سے کسی عورت کی سی چادر اوڑہ لی اور چلے یہانتک کہ آپکی چادر آپ کو لا کر
دی اور نماز مین اتنی دیر کہڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہہ بہی نجانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ نے

ن: يَوْمَئِذٍ

مروی ہوئے ہین بہت دیر تک کہڑے رہنے کے سبب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجہہ سے سعید
بن یحیٰی نے اون سے انکے باپ نے اون سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اسکی اور اسمین یہ کہا کہ کہڑے ہوئے
بہت دیر تک کہڑے ہوتے تہے پہر رکوع کرتے تہے اور یہہ بہی زیادہ کیا کہ اسما کہتی تہین کہ مین دیکہتی تہی کہ
عورت کو جو مجہہ سے بوڑہی تہی اور دوسری کو جو مجہہ سے زیادہ بیمار تہی عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ
بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِيْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اَجْلِسَ ثُمَّ اَلْتَفِتُ اِلَى
الْمَرْاَةِ الضَّعِيْفَةِ فَاَقُوْلُ هٰذِهٖ اَضْعَفُ مِنِّيْ فَاَقُوْمُ فَرَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ
الْقِيَامَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَمْ يَرْكَعْ ترجمہ اسما نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر
گذرا اور بعد اوسکے کہا مین نے اپنی حاجت پوری کی اور پہر مسجد مین آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکہا کہ نماز کو کہڑے ہین تو مین بہی اون کے ساتہہ کہڑی ہوئی اور بہت لنبا قیام کیا یہانتک کہ مین اپنے
تئین دیکہتی تہی کہ جی چاہتا تہا کہ بیٹہہ جاؤن اور ایک ضعیف عورت کو دیکہا تو مین نے دل مین کہا یہہ تو
مجہہ سے زیادہ ضعیف ہے پہر مین کہڑی رہی پہر آپ نے رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع پہر اپنا سر اوٹہایا اور لنبا قیام
کیا یہانتک کہ اگر کوئی شخص اوسوقت آتا تو جانتا کہ آپ نے ابہی رکوع نہین کیا یعنے قومہ قیام کے برابر تہا عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ
دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا
وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ
الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ
فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ

یعنی النبی

قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ ابن عباس نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لنبا قیام کیا سورہ بقر کے برابر پھر رکوع کیا بہت لنبا پھر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا لنبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوگئے اور آفتاب کھل چکا تھا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ گہن نہیں لگتا ہے اون میں سے کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم انکو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو پھر لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ہم نے آپکو دیکھا کہ آپ نے اس جگہہ پر کچھہ لیا پھر دیکھا کہ آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کہاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی بار میں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر بسنے والی اسکی عورتیں دیکھیں لوگوں نے عرض کیے کہ یہ کیوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کے سبب لوگوں نے عرض کی کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی انپر احسان کرے پھر وہ عورت اسکی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی **مسلم** نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحق یعنے ابن عیسی نے اون سے مالک نے اون سے زید بن اسلم نے اسی اسناد سے مثل اسکی صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا ثم رایناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہمنے آپکو کہ پیچھے ہٹے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھہ رکوع کیے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت میں) اور حضرت علی سے بھی مثل اسی کے مروی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا ترجمہ مطلب اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ
رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا سورج
گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں
پڑھائیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہوگیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
رکوع سجدے نہیں کیے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ترجمہ
ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتے ہیں پھر جب تم گہن
دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو
تو اٹھو اور نماز پڑھو عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ اسمعیل
سے بھی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جسدن ابراہیم صاحبزادے آپ کے انتقال
کیے اسدن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا انہی کی موت سے یہ ہوا ہے عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ
حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ
بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ وَفِي رِوَايَةِ
ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ ترجمہ ابی موسی نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے
جسمیں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا کسی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

یہ نشانیان ہین کہ اللہ انکو بھیجتا ہے یہہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہین ہوتین بلکہ اللہ تعالی انسے
اپنے بندونکو ڈراتا ہے پھر جب تم ایسی کچھہ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑاؤ اور اوسکو یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور
اس سے بخشش مانگو اور ابن علا کی روایت مین کسفت کا لفظ ہے اور یہہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندون
کو **عن** عَبدِ الرحمنِ بنِ سَمُرَةَ قال بينا انا ارمي باسهمي في حيوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا انكسفت الشمس فنبذتهن وقلت لانظرن ما يحدث لرسول الله صلى الله عليه و
سلم في انكساف الشمس اليوم فانتهيت اليه وهو رافع يديه يدعو ويكبر ويحمد و
يهلل حتى جلي عن الشمس فقرأ سورتين وركع ركعتين **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ مین تیر
پہینک رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہ سورج گہن ہوا اور مین نے تیرون کو پہینک دیا اور
دل مین کہا کہ دیکہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن مین آجکے دن جب مین ان
تک پہونچا تو وہ دونون ہاتہہ اوٹہاے ہوئے تہے اور دعا کرتے تہے اور اللہ اکبر کہتے تہے اور اسکی تعریف
کرتے تہے اور لا الہ الا اللہ کہتے تہے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپنے دو رکعت پڑہی اور دو سورتین
پڑہین **ف** اس روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑہی
مگر یہ مراد نہین ہے مگر راوی نے مضمون مقدم و موخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپکے جمع کرکے کہدیا اور چونکہ
دوسری روایت مین اونہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑہ رہے
تہے اسلیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑہی ہو اور اخیر کے دو قیامون مین دو سورتین پڑہین
پہلی رکعت مین اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب باتون
کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے **عن** عبدِ الرحمنِ بنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه وكان من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت ارتمي باسهم لي بالمدينة في حيوة رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذ كسفت الشمس فنبذتها فقلت والله لانظرن الى ما حدث لرسول الله
صلى الله عليه وسلم في كسوف الشمس قال فاتيته وهو قائم في الصلوة رافع يديه فجعل يسبح
ويحمد ويهلل ويكبر ويدعو حتى حسر عنها قال فلما حسر عنها قرأ سورتين وصلى ركعتين
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب مین حضرت کے پاس آیا تو آپ کو
نماز مین ہاتہہ اوٹہائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تہے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تہے اور اللہ کی بڑائی

ارمی

ارتمی

رکعتین فی سجدۃ ثم قام فرکع رکعتین فی سجدۃ ثم تجلت عن الشمس فقالت عائشۃ ما رکعت
رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا سورج
گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
رکوع سجدے نہیں کیے عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ یخوف اللہ بہما عبادہ وانہما لا ینکسفان
لموت احد من الناس فاذا رأیتم منہما شیئا فصلوا وادعوا اللہ حتی یکشف ما بکم ترجمہ
ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے کہ اللہ اون سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں پھر جب تم گہن
دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے عن ابن مسعود قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر لیس ینکسفان لموت احد من الناس ولکنہما
آیتان من آیات اللہ فاذا رأیتموہ فقوموا فصلوا ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو
تو اٹھو اور نماز پڑھو عن اسمعیل بہذا الاسناد وفی حدیث سفین ووکیع انکسفت
الشمس یوم مات ابراہیم فقال الناس انکسفت لموت ابراہیم رضی اللہ عنہ ترجمہ اسمعیل
سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جسدن ابراہیم صاحبزادے آپ کے انتقال
کیے اسدن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا انہی کی موت سے یہ ہوا ہے عن ابی موسی رضی اللہ
عنہ قال خسفت الشمس فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فزعا یخشی ان تکون الساعۃ
حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیتہ یفعلہ فی صلوۃ قط ثم قال
ان ہذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن اللہ یرسلہا یخوف
بہا عبادہ فاذا رأیتم منہا شیئا فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ وفی روایۃ
ابن العلاء کسفت وقال یخوف عبادہ ترجمہ ابی موسی نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے
جسمیں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا کسی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

یہ نشانیاں ہیں کہ اللہ انکو بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے
اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پھر جب تم ایسی کچھ دیکھو تو اسکے آگے گڑگڑاؤ اسکے ادھر یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور
اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت میں کسفت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں
کو عن عبد الرحمن بن سمرة قال بينا انا ارمي باسهمي في حياة رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذ انكسفت الشمس فنبذتهن وقلت لانظرن ما يحدث لرسول الله صلى الله عليه و
سلم في انكساف الشمس اليوم فانتهيت اليه وهو رافع يديه يدعو ويكبر ويحمد و
يهلل حتى جلي عن الشمس فقرأ سورتين وركع ركعتين ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ میں تیر
پھینک رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیروں کو پھینک دیا اور
دل میں کہا کہ دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن میں آج کے دن جب میں ان
تک پہونچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اسکی تعریف
کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپ نے دو رکعت پڑھی اور دو سورتیں
پڑھیں **ف** اس روایت سے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑھی
مگر یہ مراد نہیں مگر راوی نے مضمون مقدم و مؤخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپکے جمع کرکے کہدیا اور چونکہ
دوسری روایت میں اونہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑھ رہے
تھے اسلیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑھی ہو اور اخیر کے دو قیاموں میں دو سورتیں پڑھیں
پہلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب باتوں
کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے عن عبد الرحمن بن سمرة رضي الله عنه وكان من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت ارتمي باسهم لي بالمدينة في حياة رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذ كسفت الشمس فنبذتها فقلت والله لانظرن الى ما حدث لرسول الله
صلى الله عليه وسلم في كسوف الشمس قال فاتيته وهو قائم في الصلوة رافع يديه فجعل يسبح
ويحمد ويهلل ويكبر ويدعو حتى حسر عنها قال فلما حسر عنها قرأ سورتين وصلى ركعتين
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ کو
نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی

ترمی / ارمی

ن / ارتمی

بولتے تھے اور دعا کرتے تھے یہانتک کہ آفتاب کھل گیا جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں **ف** اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز نہیں کرتے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَتَرَمّٰى بِاَسْهُمٍ لِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا **ترجمہ** عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم انکو دیکھو تو نماز پڑھو **عَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان **ف** جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کی زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زبر کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زیر کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز نون سے آتی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** ابی سعید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو جو قریب مرنے کے ہوں انکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ **ف** اسلیے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو کہ حدیث میں آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جاوے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور اجماع ہے علماء کا اسپر اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگے اور جب وہ ایکبار پڑھ لے پھر چپ ہو رہیں ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہمسے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے یعنی دراوردی نے اور

اترامی

کہا روایت کی مجہ سی ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سی خالد بن مخلد نے ان سی سلیمان بن بلال نے وہ دونوں نے اسی سند
سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا
اللہ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ عز وجل انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا قالت فلما مات ابو
سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حاطب بن ابی بلتعۃ یخطبنی لہ فقلت ان لی بنتا وانا غیور فقال اما ابنتہا فندعو
اللہ ان یغنیہا عنہا وادعو اللہ ان یذہب بالغیرۃ **ترجمہ** ام سلمہ سی روایت ہے کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ کوی مسلمان ایسا نہیں کہ اسکو مصیبت پہونچے اور وہ کہے جو اللہ نے
حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم اوسی کیطرف جانیوالے ہیں یا اللہ مجہی اس مصیبت کا ثواب دے
اور اسکے بدلے میں اس سی اچہی عنایت فرما مگر اللہ تعالی اس سی بہتر چیز اوسکو دیتا ہے ام سلمہ کہتی ہیں کہ
جب ابو سلمہ (یعنی انکے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سی بہتر کون ہوگا اسلیے کہ انکا گہر پہلا تہا جس
نے ہجرت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پہر میں نے یہی دعا پڑہی (انا للہ سے واخلف لی خیرا منہا
تک) تو اللہ نے مجہے ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی
بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجہے حضرت کا پیغام دینے آیا میں نے عرض کی کہ میری ایک بیٹی ہے اور
مجہہ میں غیرت ہے تو آپ نے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سی دعا کریں گے کہ اللہ انکو بیٹی کے فکر سے بے غم
کردے گا اور ان کے غیرت کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کہو دیگا **ف** اس سی انا للہ اور اسکی
بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوی **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد تصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ وانا الیہ
راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اجرہ اللہ تعالی فی مصیبتہ
واخلف لہ خیرا منہا قالت فلما توفی ابو سلمۃ قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخلف اللہ لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جو اوپر ہو چکا مسلم نے کہا

اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اون سے ان کے باپ نے ان سے سعید بن سعید نے اون سے عمر نے یعنی
ابن کثیر نے اون سے ابن سفینہ نے جو مولی ہین ام سلمہ کے جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین انہون
نے فرمایا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی ابو اسامہ کی حدیث کے مانند جو اوپر گذری
اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا ان سے بہتر کون ہوگا کہ وہ
صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اللہ تعالی نے میرے دل مین ڈالدیا کہ مین نے یہی دعا کو پڑھا
پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئی **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما
تقولون قالت فلما مات ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ قد مات قال قولی اللہم اغفرلی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ
[illegible]
قالت فقلت فاعقبنی اللہ من هو خیر لی منہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام سلمہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اسلیے
کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو اور سیر آگے وہی قصہ ہے ابوسلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتون
مین گذرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی
سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من
اھلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون
ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا ولہ یا رب العلمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ ترجمہ ام سلمہ نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابوسلمہ کی عیادت کو اور انکی آنکھین کھلی رہ گئی تھین پھر انکو بند کردیا اور فرمایا
جان جب نکلتی ہے تو آنکھین اسکی پیچھے لگی رہتی ہین اور لوگون نے ان کے گھر مین رونا شروع کردیا
تو آپ نے فرمایا اپنے لیے بھی یہی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری باتون پر پھر آپ نے دعا کی کہ یا
اللہ بخشدے ابی سلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا ہدایت والون مین اور تو خلیفہ ہوجا اون کے باقی رہنے والے عزیزون
مین اور بخشدے ہمکو اور انکو اے پالنے والے عالمون کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اوس مین ۔
عن خالد الحذاء بھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال واخلفہ فی ترکتہ وقال اللہم اوسع

فِیْ قَبْرِهٖ وَلَمْ یَقُلْ اِفْسَحْ وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰی سَابِعَةٌ نَسِیْتُهَا ترجمہ خالد الحذاء
نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس مین یہ کہا کہ حضرت نے دعا مین عرض کی کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو
ان کا انکے باقی بچون مین جو یہ چھوڑ مرے ہین اور کہا کہ یا اللہ انکی قبر چوڑی کر اور فسح کا لفظ نہین کہا
اور یہہ بہی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتوین چیز کے لیے کہ وہ مین بہول گیا **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُهٗ
نَفْسَهٗ ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آدمی کو کہ جب مرجاتا ہے تو آنکھیں
کھلی رہ جاتی ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا سبب اسکا یہہ ہے کہ نگاہ اسکی جان کے پیچھے جاتی ہے کہا
مسلم نے اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے اون سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے انسے
علاء نے اسی سند سے **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِیْبٌ
وَفِیْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْکِیَنَّهٗ بُکَاءً یُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَکُنْتُ قَدْ تَهَیَّاْتُ لِلْبُکَاءِ عَلَیْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَةٌ مِّنَ الصَّعِیْدِ تُرِیْدُ اَنْ تُسْعِدَنِیْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ
اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَیْنِ فَکَفَفْتُ عَنِ الْبُکَاءِ فَلَمْ اَبْکِ ترجمہ
عبید بن عمیر نے کہا ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا یہہ مسافر پرائی زمین مین مر گیا
مین اسکو لیے ایسا روؤنگی کہ لوگون مین اسکا خوب چرچا ہوگا غرض مین نے رونے کی تیاری کی کہ ایک عورت
اور آگئی مدینے کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تہی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر مین جسمین سے اللہ نے اوسکو دو بار نکالا ہے
ام سلمہ کہتی ہین کہ پہر مین رونے سے باز رہی اور نہ روئی **ف** نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے
اور یہہ اخلاق تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اسلیے کہ وہ شدت غم مین تہین اور
دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بہی سمجھکر رونے سے باز رہین **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اِحْدٰی بَنَاتِهٖ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ
اَنَّ صَبِیًّا لَهَا اَوِ ابْنًا لَهَا فِی الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ
مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ
اَقْسَمَتْ لَتَاْتِیَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِیْ شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ
سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ
الرُّحَمَاءَ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو بلا
بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہے تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہدے کہ اللہ
ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو انکو حکم کر کہ وہ صبر کریں
اور اللہ سے امید ثواب کی رکھیں وہ خبر لانیوالا پھر آیا اور عرض کی کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف
لادیں (اس سے قسم دینا دوسرے کو جائز ہوا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ
اور معاذ بن جبل بھی چلے اور اسامہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھا
لائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا ایک مشک کھلکھلاتی تھی سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا
یہ کیا ہے ای رسول اللہ کے (اپنے رونے کو صبر کے خلاف سمجھا) آپنے فرمایا یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو اپنے
بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں سے انہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں
ف معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا بال
نوچنا چھاتی کوٹنا رانیں پیٹنا کپڑے پھاڑے کہانا شیوہ ایمان نہیں مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن
عبد اللہ نے اون سے ابن فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے اونسے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احول
سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
اِشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ اَقَدْ
قُضِیَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ
يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا سعد بیمار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اونکو دیکھنے کو آئے اور عبد الرحمن اور سعد اور عبد اللہ انکے ساتھ پھر جب ان کے پاس آئے تو بیہوش پایا
تو آپنے فرمایا کیا انکا انتقال ہو گیا لوگوں نے عرض کی نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں
ہوتا) پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے آپنے فرمایا سنتے

كانا

ہو اسد تعالی انکھون کے آنسوون پر اور دل کے غم پر عذاب نہین کرتا وہ تو اسپر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان
کیطرف اشارہ کیا یا اسی سے رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے
تو عذاب کرتا ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ
وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے
ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی
سعد کیسا ہے اسنے عرض کی اچھا ہے آپنے فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کھڑے ہو گئے اور ہم
بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیان تھین نہ موزے نہ ٹوپیان نہ کرتے
(یہ کمال زہد تھا صحابہ کا اور بیزاری تھی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تھے اوس کنکریلی زمین مین یہانتک کہ
ان تک پہونچے اور اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے
اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ
عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى ترجمہ انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے
شروع مین ہو (اسلیے کہ آخر مین تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئے) عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي
اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَعْرِفْكَ
فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے اور وہ ایک اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور
صبر کر اوسنے کہا تمکو میری سی مصیبت نہین پہونچی ہے پھر جب آپ چلے گئے لوگون نے بتایا کہ وہ رسول تھے اللہ
کے تو اسکو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپکے دروازہ پہ آئی

بمصیبتی

اور وہان کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیا داروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو
نہیں پہچانا آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحیی بن
حبیب حارثی نے اون سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے اون سے
عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت
کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت
میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک عورت کے پاس سے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ اَلَمْ تَعْلَمِيْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ حفصہ
رونے لگیں حضرت عمر پر (یہ انکی صاحبزادی ہیں) تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اے میری بیٹی کیا تم جانتی نہیں
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گھر والوں کے اوس پر رونے سے
ف اس بارہ میں کئی روایتیں حضرت عمر اور انکے صاحبزادے سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہا اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ ان دونوں
کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی کوئی کسی کا بوجھ
نہ اٹھاوے گا پھر اوروں کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا اور یہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال
کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر
عذاب ہو رہا ہے غرض اوس پر عذاب اوس کے کفر کی جہت سے تھا نہ انکے رونے سے اور علماء نے حضرت عمر کی
روایتوں کی تاویل یہ کی ہے کہ مراد اون سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو اپنے واسطے رونے اور نوحہ کرنے
کی اور اوسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اوس پر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود رو دیں اور اوس نے وصیت
نکی ہو یا اس کے دل میں کراہت ہو نوحہ سے اوس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ خود
فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھاوے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور انپر
غم کھاتا ہے اور درد کھاتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے
(النووی) **عَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر مین اسکے اوپر نوحہ
کرنیکے سبب سے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لما طعن عمر رضی اللہ عنہ اغمی علیہ
فصیح علیہ فلما افاق قال اما علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب
ببکاء الحی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہو گئے اور لوگ
اونپر چیخکر رونے لگے پہر جب انکو ہوش ہوا تو انہون نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونیسے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال لما اصیب
عمر رضی اللہ عنہ جعل صہیب یقول وا اخاہ فقال لہ عمر یا صہیب اما علمت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء الحی ترجمہ ابو بردہ نے اپنے
باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بہائی تب عمر نے فرمایا
اے صہیب تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے
سے **عن** ابی موسی رضی اللہ عنہ قال لما اصیب عمر اقبل صہیب من منزلہ حتی دخل
علی عمر رضی اللہ عنہ فقام بحیالہ یبکی فقال عمر علام تبکی اعلی تبکی قال ای واللہ
لعلیک ابکی یا امیر المؤمنین قال واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من یبکی علیہ یعذب قال فذکرت ذلک لموسی بن طلحۃ فقال کانت عائشۃ رضی اللہ
عنہا تقول انما کان اولئک الیہود ترجمہ ابو موسی نے کہا جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب
اپنے گہر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہونچے اور ان کے آگے کہڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا
تم کیون روتے ہو کیا مجہ پر روتے ہو انہون نے کہا کہ ہان اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہون اے سردار
مومنون کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسپر لوگ روویں وہ عذاب کیا جاتا ہے انہون نے کہا کہ مین نے اسکا ذکر موسی بن طلحہ سے کیا انہون نے
کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ یہ لوگ یہود تہے جنکو حضرت نے ایسا فرمایا تہا **عن** انس ان عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ لما طعن عولت علیہ حفصۃ رضی اللہ عنہا فقال یا حفصۃ اما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المعول علیہ یعذب وعولت علیہ صہیب فقال عمر
یا صہیب اما علمت ان المعول علیہ یعذب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

عمر زخمی ہوئے تو حفصہ ادہر چیخکر رونے لگین تو انہون نے کہا تم نے سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتے تہے جس پر چیخ کر روویں اوس پر عذاب ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ
کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَۃَ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهٗ
عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَآءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْدُهٗ قَآئِدٌ فَاُرَاهُ اَخْبَرَهٗ بِمَکَانِ ابْنِ
عُمَرَ فَجَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ فَکُنْتُ بَیْنَهُمَا فَاِذَا صَوْتٌ مِّنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ کَاَنَّهٗ یَعْرِضُ
عَلٰی عَمْرٍو اَنْ یَّقُوْمَ فَیَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ
بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَۃً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کُنَّا مَعَ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِیْ ظِلِّ
شَجَرَۃٍ فَقَالَ لِیَ اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِیْ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَجَعْتُ
اِلَیْهِ فَقُلْتُ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَعْلَمَ لَکَ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ وَاِنَّهٗ صُهَیْبٌ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ
لَهٗ اِنَّ مَعَهٗ اَهْلَهٗ قَالَ وَاِنْ کَانَ مَعَهٗ اَهْلُهٗ وَرُبَّمَا قَالَ اَیُّوْبُ مُرْهُ فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا
لَمْ یَلْبَثْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ اُصِیْبَ فَجَآءَ صُهَیْبٌ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ
اَلَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ اَوَلَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَاَرْسَلَهَا مُرْسَلَۃً وَاَمَّا عُمَرُ
فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ
فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ
اَحَدٍ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ یَزِیْدُهُ اللّٰهُ بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی
وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ اَیُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
لَمَّا بَلَغَ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اِنَّکُمْ لَتُحَدِّثُوْنِیْ
عَنْ غَیْرِ کَاذِبَیْنِ وَلَا مُکَذَّبَیْنِ وَلٰکِنَّ السَّمْعَ یُخْطِئُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ مین بیٹھا تہا
ابن عمر کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کے صاحب زادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے
(یعنی ابن عمر کے) پاس عمرو بن عثمان تہے اور ابن عباس بہی آئے کہ انکو ایک شخص لاتا تہا جو انکو لئے آیا کرتا
تہا (یعنی وہ نابینا تہے) پہر گمان کرتا ہون مین کہ خبر دے انکو ابن عمر کی جگہہ (پہر وہ آئے اور میرے بازو

پر بیٹھ گئی اور مین اون دونون کے بیچ مین تہا (یعنی ابن عمر او سا ابن عباس کے) کہ اتنے مین ایک رونے کی اواز گہر مین سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمرو کیطرف کہ وہ کہڑے ہو کر اون رونے والون کو منع کردین (یعنے انکو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوسکی لوگون کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنے قید اسکی نہ لگائی کہ یہہ حدیث حضرت نے یہود کے لیے فرمائی تھی) اوسپر ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر کے ساتہہ تھے یہانتک کہ جب ہم بیدا مین پہونچے (کہ نام ایک مقام کا ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کے سایہ مین اوترا ہوا ہے تو مجہہ سے امیر المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پہر مین گیا اور مین نے دیکھا کہ وہ صہیب تہے پہر مین لوٹا اور مین نے کہا مجہے آپنے حکم دیا تہا کہ دیکہو یہہ کون ہے تو مین نے دیکہا کہ وہ صہیب ہین پہر انہون نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملین مین نے کہا ان کے ساتہہ انکی بیوی بہی ہے حضرت عمر نے فرمایا کیا مضایقہ ہے اگرچہ ہو پہر جب مدینہ مین آئے تو کچہہ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہوئے اور صہیب آئی اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بہائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہین ہو یا تم نے سُنا نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مردہ اوس کے گہر والون کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر کہا کہ عبد اللہ نے مطلق کہدیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تہا کہ بعض لوگون کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر مین کہڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تہا تب انہون نے (یعنے ام المومنین نے) فرمایا نہین قسم اللہ کی یہ بات نہین ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کبہی کہ مردے کو اوس کے لوگون کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اوس کے گہر والون کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رولاتا وہی ہے اور ہنساتا بہی وہی ہے (یعنے اللہ) اور کوئی کسی کا بوجہہ نہین اوٹہاتا ایوب نے کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجہہ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہونچی حضرت عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہون نے فرمایا کہ تم ایسے لوگون کی بات کہتے ہو کہ وہ جہوٹ نہین بولتے اور نہ انکی بات کو کوئی جہوٹ سمجہہ سکتا ہے مگر سُننے مین کبہی غلطی ہو جاتی ہے (یعنے مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تہی سُننے والون نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجہہ لیا) **ف** نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جسپر کا ظن غالب ہو اوسپر قسم کہا سکتے ہین جیسے ام المومنین نے

قسم کہانی عن عبد الله بن ملیکة قال توفیت ابنة لعثمان بن عفان بمکة قال فجئنا لنشهدها قال فحضرها ابن عمر وابن عباس رضی الله عنهم قال وانی لجالس بینهما او قال جلست الی احدهما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی فقال عبد الله بن عمر رضی الله عنهما لعمرو بن عثمان رضی الله عنه وهو مواجهه الا تنهی عن البکاء فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه فقال ابن عباس رضی الله عنهما قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکة حتی اذا کنا بالبیداء اذا هو برکب تحت ظل شجرة فقال اذهب فانظر من هؤلاء الرکب فذهبت فنظرت فاذا هو صهیب قال فاخبرته فقال ادعه لی قال فرجعت الی صهیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین رضی الله عنه فلما ان اصیب عمر رضی الله عنه دخل صهیب یبکی یقول وا اخاه وا صاحباه فقال عمر رضی الله عنه یا صهیب اتبکی علی وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت یعذب ببعض بکاء اهله علیه فقال ابن عباس رضی الله عنهما فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشة رضی الله عنها فقالت یرحم الله عمر لا والله ما حدث رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی یعذب المؤمن ببکاء احد ولکن قال ان الله یزید الکافر عذابا ببکاء اهله علیه قال وقالت عائشة حسبکم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخری قال وقال ابن عباس رضی الله عنهما عند ذلک والله اضحک وابکی قال ابن ابی ملیکة فوالله ما قال ابن عمر من شیء ترجمہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کے صاحبزادی نے انتقال کیا مکہ مین اور ہم آئے کہ انکے جنازے مین شریک ہون اور ابن عمر اور ابن عباس بھی آئے اور مین ان دونون کے بیچ مین بیٹھا ہوا تہا اور یون ہوا کہ پہلے مین ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے اسلیے مین ان دونو کے بیچ مین ہو گیا پہر عبد اللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہین کرتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گھر والون کے رونے سے اسپر ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر تو یون کہتے تہے کہ بعض گھر والون کے رونے سے یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا پہر حدیث بیان کی اور کہا کہ مین حضرت عمر کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تہا تک کہ جب ہم بیدا مین پہونچے تو وہان چند

سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا تو
وہ صہیب تھے پھر میں نے حضرت عمر کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباس نے کہا میں انکے پاس گیا
اور صہیب سے کہا کہ چلو اور امیر المومنین سے ملو پھر جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور
رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب پھر کہا عمر نے صہیب کو اے صہیب
کیا تم میرے اوپر روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے
عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کیا انہوں نے کہا اللہ رحم کرے عمر پر حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے
مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالی کافر کا عذاب اوسکے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا
ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالی اسمیں فرماتا ہے کہ کوئی کسی
کا بوجھ اٹھانیوالا نہیں اور ابن عباس نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رولاتا ہے ابن
ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمر نے اسپر کچھ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم
سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرو نے اون سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہوں نے
کہا ہم ایک جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور
مرفوع کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ
عبد اللہ نے کہا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ
فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ ترجمہ اپنے باپ سے وہ
سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمر کا اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردے پر اوسکی لوگوں کے
رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہوں نے سنا
کچھ اور اوسکو یاد نہ رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آگے آیا اور لوگ اسپر روتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم تو روتے ہو اور اوسپر عذاب ہوتا ہے

عن هشام بن عروة عن ابيه قال ذكر عند عائشة ان ابن عمر يرفع الى النبي
صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب في قبره ببكاء اهله فقالت وهل انما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه ليعذب بخطيئته او بذنبه وان اهله ليبكون عليه الآن
وذلك مثل قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على القليب يوم بدر وفيه قتلى بدر من
المشركين فقال لهم ما قال انهم ليسمعون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليعلمون
ان ما كنت اقول لهم حق ثم قرأت انك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور يقول
حين تبوؤا مقاعدهم من النار **ترجمہ** ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور حضرت عائشہ نے
کہا کہ وہ بھول گئے یعنے عبداللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہہ فرمایا تھا کہ اوسپر عذاب ہوتا ہے
اوسکے گناہ او خطا کے سبب سے اور لوگ اسپر روتے ہین اوس وقت اور یہ قول بھول عبداللہ کی ایسی ہی کہ جیسے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئین پر جس مین بدر کے مشرکون کے مقتول تھے کہڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور
عبداللہ نے یون روایت کیا کہ وہ لوگ سنتے ہین جو مین کہتا ہون اور عبداللہ بھول گئے حقیقت یہہ ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہین کہ جو مین اون سے کہا کرتا تہا (یعنی او نکی زندگی مین) وہ سچ نکلا پہر حضرت عائشہ
نے یہہ آیتہ پڑہی کہ تو نہین سنا سکتا مردے کو اور نہ سنا سکتا ہی اونکو جو قبرون مین ہین یہہ حال ہے اون کے
خبر دیتا ہی جب وہ جگہہ پکڑ چکے ٹہکانون مین دوزخ کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے
اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے اسی سند سے ابو اسامہ کے روایت کی مثل معنون مین اور حدیث
اسامہ کی پوری ہی **ف** اس حدیث سے تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ مین کس خوبی
اور حسن سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے
بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی مین کیسی کیسی خلاف تہذیب باتین قلم و زبان سے نکلتی ہین **عن**
عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول
ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب
ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال
انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها **ترجمہ** عمرہ نے خبر دی کہ انہون نے کہا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے کہ لوگ اسپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو روتے ہیں
اور اسپر قبر میں عذاب ہوتا ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ بِالْکُوْفَةِ قَرَظَةُ بْنُ
کَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهُ
یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ علی بن ربیعہ نے کہا پہلے جسپر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کی بیٹی قرظہ
تھی اور مغیرہ نے سنکر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسپر نوحہ کیا جاویگا اوسکو عذاب
ہوگا اوس کے سبب سے قیامت کے دن مسلم نے کہا روایت کی مجھسے علی بن حجر نے اون سے علی بن مسلم نے
انسے محمد بن قیس نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھسے ابن ابی عمر نے اون سے مروان بن معاویہ نے اون سے
سعید بن عبید طائی نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
اسی روایت کے عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ
مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ
وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ
ترجمہ ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں میری امت میں جاہلیت کے (یعنی
زمانہ کفر کی) کہ لوگ انکو نہ چھوڑینگے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعنہ کرنا دوسروں کی نسب پر اور تیسرے
تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بیان کرکے رونا اور بیان کرنیوالی اگر توبہ نکرے اپنے مرنے سے پہلے تو
قیامت جب ہوگی تو اسپر پیراہن ہوگا گندھک کا اور اوڑھنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کرکے
رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل خرخرہ کے ظاہر نہوں تب تک
توبہ قبول ہوتی ہے اوسکے بعد نہیں عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَتْلُ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَکَرَ بُکَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ یَّذْهَبَ فَیَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَاَتَاهُ فَذَکَرَ
اَنَّهُنَّ لَمْ یُطِعْنَهُ فَاَمَرَهُ الثَّانِیَةَ اَنْ یَّذْهَبَ فَیَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا

یا رسول اللہ قالت فرعمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذھب فاحث فی افواھھن
من التراب قالت عائشۃ فقلت ارغم اللہ انفک واللہ ما تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وما ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر آئی تو آپ
غمگین بیٹھہ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین انکو دروازے کی دراڑسے دیکھتی تھی کہ
ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ای رسول اللہ کے جعفر کی عورتین رورہی ہین (یعنے چیخ چلاکر) جو شرع مین
منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جا انکو روکو پہر وہ گیا اور پہر آیا اور عرض کی کہ انہون نے نہین مانا آپ نے پہر
دوبارہ اسکو فرمایا کہ جا اور انکو روک دے وہ پہر گیا اور پہر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم ہمکو انہون نے
ہرا دیا ای رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین خیال کرتی ہون کہ حضرت نے ا سے فرمایا کہ جا ان کے
مونہہ مین خاک ڈالدے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا تیرے ناک مین اللہ خاک بہرے کہ نہ تو وہ کام
کرتا ہے جسکا حضرت تجہے حکم فرماتے ہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑتا ہے کہ تکلیف سے چہوٹ کرتے ہین
مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبداللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے
کہ روایت کی مجہسے ابو الطاہر نے اون سے عبداللہ بن وہب نے اون سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی
مجہسے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبدالصمد نے اون سے عبدالعزیز نے یعنی ابن مسلم نے ان سب نے روایت کی
یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ لفظ ہین وما ترکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من العی یعنے نہ چہوڑا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہکانے سے **ف** اس
روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رونا انکا نوحہ اور چیخنے کے ساتہہ تہا اور نہ آپ انکو روکنے مین اتنا مبالغہ فرماتے
اسلیے کہ آنسوؤن سے رونا منع نہین ہے اور اس سے علو ہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ
اس شدت رنج مین بہی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضون نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ
چیخکر روتے ہون اور منع فرمانا آپ کا بطریق استحباب کے تہا عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا امرأۃ الا خمس ام سلیم وام
العلاء وابنۃ ابی سبرۃ امرأۃ معاذ او ابنۃ ابی سبرۃ وامرأۃ معاذ ترجمہ ام عطیہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کی ساتہہ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

نہ کیا مگر پانچ عورتون نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تہین معاذ کی یا یون کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا غیر خمس منھن ام سلیم ترجمہ ام عطیہ نے وہی مضمون بیان کیا اور پانچ عورتون مین سے ام سلیم کا نام لیا عن ام عطیۃ قالت لما نزلت ھذہ الآیۃ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا و لا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ قالت فقلت یا رسول اللہ الا آل فلان فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیۃ فلا بد لی من ان اسعدھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا آل فلان ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت اتری یبایعنک یعنی جب ہمسن عورتین آوین تیری پاس بیعت کو تو بیعت لے کہ نہ شریک کرین وہ اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نافرمانی کرین وہ تیری کسی دستور کی بات مین تو ان باتون مین جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا پہر مین نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ تو نوحہ کہین نہ کرون گی مگر فلان شخص کے قبیلہ مین اسلیے کہ وہ میرے نوحہ مین جاہلیت کے زمانہ مین شریک ہوئی تھی تو مجھے بھی انکے ساتھہ شریک ہونا ضرور ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ مین سہی **ف** اس حدیث سے بھی حرام ہونا نوحہ کا ثابت ہوا کہ آپنے سب عورتون سے اقرار لیا کہ کہین نوحہ کرین اور ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہین نوحہ نکرین سوا اس قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسیکو خاص کرے عن محمد بن سیرین قال قالت ام عطیۃ کنا ننھی عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا ترجمہ محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تہا جنازون کے ساتھ چلنے سے مگر تاکید سے نہین روکا جاتا تہا عن ام عطیۃ قالت نھینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ام عطیۃ قالت دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذالک ان رأیتن ذلک بماء و سدر و اجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلاتی تہے (یعنی انکے جنازہ کو) تو آپنے فرمایا نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتون سے اور ڈالو اخیر مین کافور یا فرمایا تہوڑا سا کافور پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو پھر جب ہم نہلا چکے تو آپکو خبر دی اور آپنے اپنی تہمت ہماری طرف پہینکدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کرو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے) اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضرور ہی ہے اور
اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرور ہے تو پانچ بار سات بار نہلا دیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی
حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح
یہ ہے کہ یہ زینب تھیں اور اخیر بار میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور
علما کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے
جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکوں کے کپڑوں سے
برکت لینا روا ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے
انکے بالوں کی تین لڑیں کردیں کنگھی کرکے **ف** یعنی ایک لڑ آگے کے بالوں کی اور دو پیچھے کے جیسے
اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے **عَنْ**
اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ
أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں
انکی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات
ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسے یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے
وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ
خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا
رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں
کہا کہ غسل دو انکو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام
عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال انکے سر کے تین لڑیں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ
اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ**

اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا عن ام عطیة قالت لما ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا
واجعلن فی الخامسة کافورا او شیئا من کافور فاذا غسلتنها فاعلمننی قالت فاعلمناه
فاعطانا حقوه وقال اشعرنها ایاه ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات فرما گئیں تو ہم سے آپنے فرمایا کہ انکو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار
کے پانی میں کافور ملا دو یا تھوڑا سا کافور ڈالدو پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو پھر ہمنے جب خبر دی تو آپنے
اپنی تہمد پھینکدی اور فرمایا کہ اسکا کفن کے اندر کا کپڑا کردو (یعنے یا بدن سے لگا رہے) اور سوچیے کت
کا ہے عن ام عطیة قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل احدی
بناته فقال اغسلنها وترا خمسا او اکثر من ذلك نحو حدیث ایوب وعاصم وقال
فی الحدیث قالت فضفرنا شعرها ثلاثة اثلاث قرنیها وناصیتها ترجمہ ام عطیہ فرماتی ہیں
کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم انکی ایک صاحبزادی کو نہلاتے تھے آپنے
فرمایا کہ طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں
ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہمنے تین چوٹیاں گوندہ دیں انکے بالوں کی دو دو نو کنپٹیوں کیطرف کی
اور ایک پیشانی کے سامنے کی عن ام عطیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث
امرها ان تغسل ابنته قال لها ابدان بمیامنها ومواضع الوضوء منها ترجمہ ام عطیہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو حکمدیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی
طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دہونا عن ام عطیة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لهن فی غسل ابنته ابدان بمیامنها ومواضع الوضوء منها ترجمہ
اسکا وہی جو اوپر گذرا عن خباب بن الارت قال هاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سبیل اللہ نبتغی وجه اللہ فوجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجره
شیئا منهم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد له شیء یکفن فیه الا نمرة فکنا اذا
وضعناها علی راسه خرجت رجلاه واذا وضعناه علی رجلیه خرج راسه فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضعوها مما یلی راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر ومنا من اینعت له

ثمرتہ فھو یھدبھا خباب نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی
راہ مین ہماری غرض یہ تہی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہماری اللہ پر ہو چکی سو ہم مین سے کوئی تو ایسا گیا کہ اپنی
اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا مین نہ کہایا انہی مین سے مصعب بن عمیر تھے جو جنگ احد مین شہید ہوگئے
کہ اونکے کفن کو ایک چادر کے سوا کچہ نملا وہ بہی ایسی تہی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے اور
جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈالدو اور پیرون کو اذخر
سے چھپادو (وہ ایک گہانس ہے مدینہ مین بہت ہوتی ہے) اور ہم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اسکا پہل پک گئے
اور وہ اسمین سے چن چن کہاتا ہے (یعنی دنیا مین بہی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) ف اس سے معلوم
ہوا کہ کفن سارے مال سے میت کو دینا چاہیے اور وہ قرضون کی ادائی پر مقدم ہے اسلیے کہ حضرت نے اونکے
کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچہا کہ اوسپر دین ہے یا نہیں اور اذخر ایک گہانس خوشبودار ہوتی ہے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کیطرف کردین اور پیر کہلے رہین اور کسی اور چیز سے ڈہانپ دین اور
اور اگر بہت کم ہون تو ستر عورت کردین اسلیے کہ انکا ڈہانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص و زہد صحابہ
کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ مین جان
دینا فخر جانتے تھے اس حال مین بہی اللہ پاک کے شکر گذار اور ثنا خوان تھے **عن** الاعمش
بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** اعمش سے بہی یہی روایت مروی ہوئی **عن** عائشۃ قالت
كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا
قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا فَتُرِكَتْ
الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَنَّهَا
حَتّٰى أُكَفِّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید
کپڑون مین جو سحول کی بنی ہوئی تہی (وہ ایک جگہہ کا نام ہے شام مین) جو روئی سے تہی کہ نہ اون مین
کرتا تہا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگون کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ کے لیے خریدا گیا تہا کہ اسمین آپ کو کفن
دین پہر نہ دیا اور تین چادرون مین دیا جو سفید تہین سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر نے
لیا اور کہا مین اسے رکھ چھوڑونگا اور مین اپنا کفن اسی سے کرون پہر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اسکی

ف تم آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی

یمنی میں بنتا اور تہبند کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑون مین کفن دیا کرجو تہا
کوئی کپڑا اس کے ساتھ نہ تہا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
نے اور جمہور علما نے اور امام مالک اور ابوحنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
قمیص اور عمامہ بھی ہو اور انہون نے مطلب اس حدیث کا کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
اور قمیص کے سوا تھے اور اس صورت مین پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
لیے کہ کسی روایت معتبر مین ثابت نہین ہوا کہ آپ کے کفن مین قمیص اور عمامہ
تہا اور گویا ابن عباس سے یہ بہی ثابت ہوا کہ جس قمیص مین آپ کو غسل دیا تہا
وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ
کو کفن دیا گیا تین کپڑون مین اور ایک حلہ مین اور ان دو کرتون مین جن مین آپ
نے وفات پائی تو یہ روایت ضعیف ہو اور قابل حجت لانے کے نہین اسلیے
کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویون کے خلاف کہے **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ادرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
حلۃ یمنیۃ کانت لعبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ثم نزعت عنہ وکفن فی ثلثۃ اثواب سحول یمانیۃ لیس
فیہا عمامۃ ولا قمیص فرفع عبد اللہ الحلۃ فقال اکفن فیہا
ثم قال لم یکفن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکفن
فیہا فتصدق بہا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے حلہ مین لپیٹا تہا جو عبد اللہ
کا تہا پھر اتار ڈالا اور اخیر مین یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا ۔
عن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الاسناد ولیس فیہم قصۃ
عبد اللہ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی روایت

بیان کی مگر اسمین عبد اللہ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِی سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہَا فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِیْ
ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِیَّۃٍ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن
کی کپڑے پوچھی تو انہوں نے فرمایا تین کپڑے تھے سحول کے **عَنْ** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ سُجِّیَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ حِبَرَۃٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک چادر یمن کی آپ کو اوڑھا دی گئی **عَنِ** الزُّہْرِیِّ
بِہٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** زہری سے بھی یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ قُبِضَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ
طَائِلٍ وَقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْہِ
اِلَّا اَنْ یُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ
فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا
اور ایک شخص کا اپنے اصحاب میں سے ذکر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر
نہیں ڈھپتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس جھڑکا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات
کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور
فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی کفن دے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے دینے تا کہ خوب ڈھانپنے والا
ہو اوس کے تمام بدن کا **ف** شاید خفگی آپ کی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز
مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اسمین امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ
ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار
کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر
ہاں کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر
کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مراد نہیں

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک وصاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو (النووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسی خیر کیطرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہے تو اوسے اپنی گردن سے اتارتے ہو ف جنازہ لیکر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنیکا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اسپر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھاویں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اسلیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے ثابت ہوا کہ صحبت بدوں سے بچنا ضرور ہے اگرچہ وہ بد جنازہ ہی ہو کہ آپ نے فرمایا جلدی اسے گردن سے اتارو پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ صاحب کی پناہ مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحیی بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اسکو یا نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ اِنْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْاٰخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جاوے اوسکو قیراط ثواب کا ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اسکو دو قیراط ہے راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہیں کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے ابوطاہر کی حدیث تمام ہوگئی اور دوسرے راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھکر جنازے پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہ کی روایت سنی

تو کہا کہ ہم نے بہت سی قیراط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْلِهٖ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی روایت کی ہے یہانتک کہ فارغ ہوجاوین اسکے دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہان تک کہ رکھا جاوے جنازہ قبر مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قیراط ثواب کا جب ملیگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر کی روایت مین گذرا اور کہا (یعنی دو قیراط اسکو ملین گے) جو ساتھہ رہے یہانتک کہ دفن ہوجاوے جنازہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَلَمْ یَتْبَعْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازے پر نماز پڑہے اور ساتھہ نہ جاوے اسکو ایک قیراط ہے اور جو ساتھہ جاوے اسکو دو قیراط ہین کسی نے پوچھا کہ دو قیراط کیا ہین فرمایا چھوٹا ان مین کا احد کے برابر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُوْضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَکْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ ترجمہ ابوہریرہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازے کے ساتھہ جاوے اسکو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر نے کہا ابوہریرہ بہت روایتین کرتے ہین (یعنے انکی روایت مین شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھہ بھیجا تو انہون نے ابوہریرہ کی بات کو سچا کہا تب تو ابن عمر بولے کہ ہمنے بہت سے قیراطون کا نقصان کیا ف اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال محبت انکی معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال مین علی العموم یہ بات جمی ہوئی تہی کہ جس روایت مین شک ہو یا جس مسئلہ دین مین شبہ ہو انسے دریافت کرو سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ

کہ دو بڑے پہاڑون کا ذکر کیا اور عبدالاعلیٰ کی حدیث مین یہانتک

يوتيه من يشاء عن عامر بن سعد بن ابي وقاص حدثه عن ابيه انه كان قاعدا عند
عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اذ طلع خباب صاحب المقصورة فقال يا عبد الله بن
عمر الا تسمع ما يقول ابو هريرة رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى عليها ثم تبعها حتى تدفن كان
له قيراطان من الاجر كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع كان له من الاجر
مثل احد فارسل ابن عمر خبابا الى عائشة رضي الله عنها يسألها عن قول ابي هريرة ثم
يرجع اليه فيخبره ما قالت واخذ ابن عمر قبضة من حصباء المسجد يقلبها في يده حتى
رجع اليه الرسول فقال قالت عائشة صدق ابو هريرة فضرب ابن عمر رضي الله عنهما
بالحصى الذي كان في يده الارض ثم قال لقد فرطنا في قراريط كثيرة ترجمہ عامر
عبداللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا کہ اے عبداللہ سنتے ہو کہ ابوہریرہ کیا کہتے
ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلا اور اسپر
نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہونے تک اسکو دو قیراط ثواب ہے ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ
جاوے اسکو احد کے برابر ثواب ہے تو ابن عمر نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابوہریرہ
کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹھی مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور انکو لوٹ
پوٹ کرنے لگے (یعنے فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابوہریرہ کی بات کو سچا
کہتی ہیں تب عبداللہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینکدیں اور کہا افسوس ہم نے بہت قیراط کا نقصان کیا عن
ثوبان رضي الله عنه مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من صلى على جنازة فله قيراط فان شهد دفنها فله قيراطان القيراط مثل احد
ترجمہ ثوبان نے وہی مضمون قیراطوں کا جو اوپر کئی روایتوں میں گذرا روایت کیا مسلم نے کہا
روایت کی ہمسے ابن بشار نے معاذ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابن مثنی
نے ان کو ابن ابی عدی نے اون کو سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہمسے زہیر نے ان کو عفان نے
ان کو ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کی اور سعید اور
ہشام کی روایت میں ہے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد کے برابر ہے

عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ قال فحدثت بہ شعیب بن الحبحاب فقال حدثنی بہ انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اوسپر ایک گروہ مسلمانون کا نماز پڑہے جنکی گنتی سو تک پہونچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کرین (یعنے اللہ سے مغفرت کی دعا کرین) مگر ضرور انکی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا مین نے یہہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انھون نے کہا مجہسے انس بن مالک نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرمادے اور انکی شفاعت میرے حق مین قبول کرے

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ مات ابن لہ بقدید او بعسفان فقال یا کریب انظر ما اجتمع لہ من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا لہ فاخبرتہ فقال تقول ھم اربعون قال نعم قال اخرجوہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ وفی روایۃ ابن معروف عن شریک بن ابی نمر عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کا ایک فرزند مر گیا قدید مین یا عسفان مین (نام مقام کے ہین) تو انہون نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہین (یعنے نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا مین گیا اور دیکھا لوگ جمع ہین اور انکو خبر کی ابن عباس نے کہا تمہارے اندازے مین وہ چالیس ہین مین نے کہا ہان کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی ایسے ہون جنھون نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کیا ہو تو اللہ اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت قبول کرتا ہے ابن معروف کی روایت مین یون ہے کہ انہون نے شریک سے روایت کی انہون نے کریب سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال مر بجنازۃ فاثنی علیھا خیرا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت وجبت وجبت ومر بجنازۃ فاثنی علیھا شر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر رضی اللہ عنہ فدا لک ابی وامی مر بجنازۃ فاثنی علیھا خیر فقلت وجبت وجبت وجبت ومر بجنازۃ فاثنی علیھا شر فقلت وجبت وجبت

فقال رسول الله صلعم فمن اثنیتم علیہ خیراً وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شراً وجبت لہ النار انتم شھداء اللہ فی الارض انتم شھداء اللہ فی الارض **ترجمہ** انس نے کہا ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچہا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار دوسرا جنازہ گذرا لوگون نے اسے کہا برا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واجب ہو گی حضرت عمر نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچہا کہا آپ نے فرمایا تین بار کہ واجب ہوگئی دوسرا گذرا لوگون نے اسے برا کہا آپنے فرمایا تین بار واجب ہوگئی (اسکا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہو گئی) آپنے فرمایا جسکو تم نے اچہا کہا اوسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکو برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین **ف** اس حدیث مین آپنے ایک کلمہ کو تین بار فرمایا اہتمام اور تاکید کے واسطے اور اچہا کہنا صحابہ کا موافق واقع کے تہا اسی لیے انکو اللہ سبحانہ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالے نیکون کے لیے بہلائی دلون مین مومنون کے پیدا کر دیتا ہے اور برون کے لیے برائی اور صحابہ نے بعض میت کو برا کہا ہے اوس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیون برا کہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ مونے کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ان ہونے کے لیے جنکا نفاق اور بدعت اور فسق کہلا ہوا تہا اور جو کہلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اوسکو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اسکی چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ اسمین اور زندون کی خیر خواہی اور بہلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جسکی صحابہ نے مذمت کی تہی وہ کہلا ہوا منافق تہا **عن** انس رضی اللہ عنہ قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فذکر بمعنی حدیث عبد العزیز غیر ان حدیث عبد العزیز اتم **ترجمہ** انس نے وہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول پوری ہے **عن** ابی قتادۃ ابن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب **ترجمہ** ابو قتادہ روایت کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپکے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہہ خود آرام پانے والا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگون نے آرام پایا لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا کیا مطلب آپنے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفون سے آرام پاتا ہے (یعنے موت کے وقت)

اصلبلا آدمی کے جانے سے بندی اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین ف معلوم ہوا کہ گناہگار
صرف آدمی خود ہی نہین خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف
پاتے ہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیےٰ نے اور کہا سفیان
کی ہم سے اسحق نے اون سے عبدالرزاق نے دونون نے (یعنے یحیےٰ اور عبدالرزاق نے) عبداللہ بن سعید سے انہون
نے محمد بن عمر سے انہون نے کعب بن مالک کی ایک فرزند سے انہون نے ابی قتادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور یحییٰ کی حدیث مین یہ لفظ ہین یستریح من اذی الدنیا ونصبھا الی رحمۃ اللہ یعنی مومن
آرام پاتا ہے دنیا کی تکلیفون سے اور اسکی چوٹ چپیٹ سے اور جگہہ کرتا ہے اسکی رحمت کیطرف عن
اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ
اِلَى الْمُصَلّٰى وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی
کی موت کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور عیدگاہ مین گئے اور چار تکبیرین کہین (یعنے نماز جنازہ پڑہی)
ف اسحدیث سے ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اسپر اجماع ہے اسپر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی
سے بہی ادا ہوجاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بہی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ
اور جمہور کا یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلا دلیل اسکا خلاف کیا ہے عن
اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ
فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ
اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى
فَصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی پادشاہ حبشہ کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بہائی کے لیے (یہ
حدیث روی ہے) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجہہ سے سعید بن مسیب نے اور ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھہ صف باندہی عیدگاہ میں اور نماز جنازہ پڑہی اور چار
تکبیرین کہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجہہ سے عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور
عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند انہون نے کہا
روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے صالح سے انہون نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت

کی دونوں سندوں سے عن ابن شهاب کروایۃ عقیل بالاسنادین جمیعًا ترجمہ اسکا
وہی جو اوپر گذر چکا عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم صلی علی اصحمة النجاشی فكبر علیه اربعًا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اصحمہ کی جسکا لقب نجاشی تہا اور چار تکبیرین کہین عن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مات الیوم عبد لله صالح اصحمة فقام فامنا وصلی
علیه ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندہ نے انتقال کیا اصحمہ نے
اسکے لیے کہڑے ہوئے اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑہی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخا لكم قد مات فقوموا فصلوا علیه قال
فقمنا فصففنا صفین ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہائی
تمہارا مر گیا سو کہڑے ہو اور اسکی نماز پڑہو پہر ہم کہڑے ہوئے اور دو صفین باندہ لین عن عمران
ابن حصین رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخا لكم قد مات
فقوموا فصلوا علیه یعنی النجاشی وفی روایة زهیر ان اخاكم ترجمہ جو اوپر ہو چکا۔
عن الشعبی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر بعد ما دفن
فكبر علیه اربعًا قال الشیبانی فقلت للشعبی من حدثك هذا قال الثقة عبد الله
ابن عباس رضی الله عنهما هذا لفظ حدیث حسن وفی روایة ابن نمیر قال انتهی رسول
الله صلی الله علیه وسلم الی قبر رطب فصلی علیه وصفوا خلفه وكبر اربعًا قلت
لعامر من حدثك قال الثقة من شهده ابن عباس رضی الله عنهما ترجمہ شعبی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑہی بعد دفن میت کے اور چار تکبیر کہی شیبانی نے
شعبی سے پوچہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے
یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہین اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی
قبر پر اور نماز پڑہی اسکی اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہ لی اور چار تکبیر کہی مین نے عامر سے
پوچہا کس نے تم سے کہا انہون نے کہا ایک ثقہ نے جو کہ پاس ابن عباس آئے تہے مسلم نے کہا روایت
کی ہم سے یحیی نے اون سے ہشیم نے اور کہا روایت کی محمد سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دو ثوری سے روایت

کی عبد الواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے اون سے وکیع نے اون سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے اون کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیث نہین ہے کہ آپ نے چار تکبیر کہی کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے اسحق نے اور ہارون نے دونو ن سے انہون نے شعبہ سے انہون نے اسمعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو غسان مسمعی نے انہون نے یحیی بن ضریس سے انہون نے ابراہیم بن طہمان سے انہون نے ابی حصین سے دونون نے شعبی سے انہون نے ابن عباس سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑہنے کے باب مین روایت کی شیبانی کی حدیث کی مانند مگر کسی کی روایت مین چار تکبیر کہنے کا ذکر نہین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی قَبْرٍ **ترجمہ** انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْشَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْاَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک عورت کالی مسجد کی خدمت کرتی تہی یا ایک جوان تہا اور اسکو حضرت نے نپایا تو پوچہا لوگون نے عرض کی کہ مر گئی آپ نے فرمایا تمنے مجہکو خبر نکی گویا اسکو حقیر جانکر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجانا آپ نے فرمایا مجہے اس کی قبر بتاؤ لوگون نے بتائی آپ نے اسپر نماز پڑہی اور فرمایا کہ قبرین اندہیری سے بہری ہین اور اللہ تعالی انکو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑہنے سے اونپر **ف** اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑہنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس مین تاویلات باطلہ کر کے اسکو ناجائز کہا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہین چلسکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور خبر گیری اپنے یارون کی اور ان کے حقوق کا خیال کہنا اور اون کے دنیا و آخرت کے مصالح کی فکر رکہنا تمامت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجہے خبر کیون ندی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اوس کی نماز و دفن مین شریک ہون روا ہے ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا زید ہمارے جنازون کی نماز مین چار تکبیرین کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیرین کہین اور ہمنے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی پانچ بہی کہتے تھے **ف** کہا امام نووی نے یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اوسکے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ نکہے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اون لوگون نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے تمام ہوا قول نووی کا **مترجم** کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرین کہین تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ سے نہی پانچ کی بالتصریح نہ آجاوے اور حال یہہ ہے کہ زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہے کہ صحیح ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیرین اور صحابہ بعد آپکے چار بہی کہتے تھے پانچ بہی چہہ بہی بعد اسکے یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پہر کہا کہ امام علی بن ابیطالب نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چہہ تکبیرین کہین اور اہل بدر پر آپ چہہ تکبیر کہا کرتے تہے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگون پر سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اسکا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے اونہون نے ابن عیینہ سے کہ انہون نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چہہ اور سات کہا کرتے تہے اور یہہ آثار صحیحہ ہین تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ کو منع نہین فرمایا بلکہ آپنے اور صحابہ نے آپکے بعد چار سے زیادہ کہین اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑہی اسمین چار ہی تکبیرین کہین اور یہہ اخیر فعل ہے آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث مین خلال نے اپنے علل مین کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجہے خبر دی حارث نے کہ کسینے امام احمد سے پوچہا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑہی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اسکی کچہ اصل نہین اور یہہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثین اپنے دل سے گہڑا کرتا تہا اور منع کرنے والون نے اس سے بہی

دلیل پکڑتی ہے کہ میمون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتون نے
پر نماز پڑہی تو چار تکبیر کہی اور کہا یہہ تمہارے لیے سنت ہے اے بنی آدم اور اس حدیث کو اثرم
نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبداللہ کے پاس آیا یعنے امام احمد کے پاس تو انہون نے فرمایا
کہ مین اس کی حدیثون کو دل سے گہڑی ہوئی جانتا ہون پہر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ
راوی ہین میمون سے وہ ابن عباس سے کہ نماز پڑہی آدم علیہ السلام کی فرشتون نے اور چار تکبیرین
کہین تو اسکو ابو عبداللہ امام احمد نے بڑی انوکہی بات جانا اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتین بہت صحیح ہوتی
ہین اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تہے اللہ پاک تہے کہ ایسی روایتین بیان کرین اور یہہ بات کہ اس
روایت کو ابو الملیح کیطرف منسوب کرین انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل پکڑی منع کرنے والون نے
بیہقی کی روایت سے جو یحیی نے ابی سے روایت کی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتون
نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی اور چار تکبیر کہی یہ روایت صحیح نہین ہے اور مرفوعًا اور موقوفًا دونون
طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیرین کہا کرتے تہے چنانچہ علقمہ نے عبداللہ سے کہا کہ معاذ کے
چند یار شام سے آئے ہین اور انہون نے ایک جنازے پر پانچ تکبیرین کہین تو عبداللہ نے کہا تم مین
کچہ مقرر نہین ہین امام جتنی تکبیرین کہے تم بہی کہو اور جب وہ سلام پہیر دے تم بہی سلام پہیر دو عن
عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ
فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم جنازہ دیکہو کہڑے ہو جاؤ یہانتک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتارا جاوے ف [illegible]
نے فرمایا ہے کہ جنازہ دیکہکر اٹہہ کہڑا ہونے مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا یہ حکم منسوخ ہے
چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحق
نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کہڑا ہو یا نہ ہو اور جنازے کے
اسکے بیٹہنے مین بہی اختلاف ہے بعضون نے کہا صحابہ اور سلف مین سے کہ جب تک جنازہ
نہ بیٹہے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب
ہو کہڑا ہونے مین بہی اختلاف ہے بعضون نے مکروہ کہا ہے بعضون نے اس پر عمل کیا
مذہب شافعیہ کا یہہ ہے کہ کہڑا ہونا مستحب نہین اور یہہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی

اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کہڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کہڑا ہونا مستحب ہے اور بیٹھ رہنا جائز ہے اور دعوی منسوخ ہونیکا ایسی جگہہ ٹہیک نہین جہان تطبیق ہو سکتی ہو دور دیون مین مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہمسے ابن رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہمسے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کے روایت مین یہ ہے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ **ترجمہ** عامر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتہہ جانیوالا نہو تو کہڑا ہو جاوے یہانتک کہ وہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے ابو کامل نے ان سے حماد نے اور روایت کی مجھسے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمعیل نے دونون نے ایوب سے اور کہا روایت کی مجھسے ابن مثنی نے ان سے یحیے نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھسے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کی مگر ابن جریج کی روایت مین یہ لفظ ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا یعنی جب دیکھے کوئی تم مین کا جنازہ کو تو چاہیے کہ کہڑا ہو جاوے جب اسکو دیکھے یہانتک کہ جنازہ آگے چلا جاوے اگر اسکو جنازے کے ساتہہ جانا نہین ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی جنازہ کے ساتہہ جاوے تو جب تک وہ رکھا نہ جاوے جب تک نہ بیٹھے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکہو کہڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جاوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ
فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہمنے عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپ
نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ ترجمہ جابر کہتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکے یار کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازے کے لیے یہانتک کہ وہ انکھون سے چھپ گیا
عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ
ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہان تک
کہ وہ چھپ گیا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ
نَفْسًا ترجمہ ابن ابی لیلے نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونون قادسیہ مین تھے اور
ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہو گئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگون مین سے ہے
(یعنی کفار مین سے) تو ان دونو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے
ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپنے فرمایا آخر جان تو ہے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن
زکریا نے اون سے عبید اللہ نے اون سے شیبان نے ان سے اعمش نے اون سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد
سے اور اس مین یہ لفظ ہین کہ انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا
عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ
قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ
لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ
واقد نے کہا مجھکو دیکھا نافع نے کہ مین ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے انتظار کرتے
تھے جنازہ کے اترنے کا سو انہون نے مجھسے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو مین نے کہا مین منتظر ہون

جنازے کے کہنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے پہر بیٹھ گئے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجہ سے محمد بن مثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے سب نے ثقفی سے ابن مثنی نے کہا کہ عبد الوہاب نے کہا سنا میں نے یحیی بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے تہے جنازون کے حق میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کہڑے ہو جاتے تہے یعنے جنازہ دیکہہ کر پہر بیٹھنے لگے اور یہہ حدیث اسلیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکہا واقد بن عمرو کو کہ وہ کہڑے رہے یہانتک کہ جنازہ رکہا گیا اور کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہمسے یہی حدیث ابو کریب نے اون سے ابن زائدہ نے ان سے یحیی نے اسی اسناد سے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَۃِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا دیکہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کہڑے ہوئے پہر ہم بہی کہڑے ہوئے اور وہ بیٹہنے لگے پہر ہم بہی بیٹہنے لگے یعنے جنازہ میں **ف** اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تہے کہ کہڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹہ جانا روا ہے یہی بات روایتون کے رو سے بہت ٹہیک ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجہ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ ابن سعید دونون نے کہا روایت کی ہم سے یحیی نے اور وہ قطان ہیں انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَ اَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ

دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ **ترجمہ** عوف کہتے تھے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور مین نے انکی دعا مین سے یہ لفظ یاد کیے اللہم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور معاف رکھ اور معاف کر اور مہمانی اسکی عنایت سے کر اور گہر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور دہو ڈال اسکو پانی اور برف اور اولون سے اور صاف کر دے اسکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا صاف ہو جاتا ہے میل سے اور اسکو گہر کے بدلے اس سے بہتر گہر دے اور اسکے لوگون سے بہتر لوگ دے اور اوس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت مین لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا کہ عذاب دوزخ سے بچا یہانتک کہ مین آرزو کی کہ یہہ مردہ مین ہوتا **ف** تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مجھے پہونچتی اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہہ مردہ مین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مزے مین لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن جبیر نے اون سے انکے باپ نے اون سے عوف بن مالک نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہون نے معاویہ سے انہی دونون سندون سے ابن وہب کی روایت کی **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ **ترجمہ** عوف نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہو چکا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا **ترجمہ** سمرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور آپ نے کعب کی مان پر نماز پڑہی اور وہ نفاس مین تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے انکی کمر کے برابر کہڑے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت
کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک نے اور فضل بن موسے نے ان سب نے روایت کی حسین سے
اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا کعب کی ماں کا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ اَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا
يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ اَسَنُّ مِنِّيْ وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ وَسْطَهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ
وَسْطَهَا ترجمہ سمرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تہا اور آپ کی
حدیثیں یاد رکہتا مگر اس لیے نہ بولتا تہا کہ مجہ سے بوڑہے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہہ
کمال سعادتمندی ہے اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نماز
پڑہی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تہی اور آپ اسکے بیچ میں کہڑے ہوئے نماز کیوقت اور ابن مثنی
کی روایت کا مضمون یہی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ
نَمْشِيْ حَوْلَهُ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گہوڑا آیا ننگی پیٹہ کا اور آپ اسپر
سوار ہو لیے اور ہم آپ کے گرد پیدل تہے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے تہے **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلنے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ اُتِيَ بِفَرَسٍ
عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ
لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَةُ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ ترجمہ جابر نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ابن دحداح کی پہر ایک ننگی پیٹہ کا گہوڑا لائے اور پکڑا اسکو ایک شخص نے پہر آپ سوار ہوئے
اور وہ کودتا تہا اور ہم سب آپکے پیچہے تہے اور دوڑتے تہے سو ایک شخص نے کہا قوم میں سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے خوشے لٹک رہے ہیں جنت میں ابن دحداح کے لیے عَنْ

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ھَلَکَ فِیْہِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا
عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص نے اپنی بیماری
مین فرمایا جسمین انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اسپر کچی اینٹین لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے بنائی گئی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جسکو بغلی قبر کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اسمین نو اینٹین لگی تھین کچی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَآءُ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین سرخ چادر ڈالدی گئی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران
ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونون نے سرخس مین انتقال کیا اور یہ دونون راوی ہین اس
سند کے **عن** ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ حَدَّثَہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ
فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِھَا **ترجمہ** ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے ملک مین
رودس مین (کہ نام ایک جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ایک یار ہمارا مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ قبر اسکی برابر
کیجاوے اور کہا انھون نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبرون
کے برابر کرنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نکی جاوے اور نہ
اونٹ کی کوہان کی سی بنائی جاوے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کیطرح یعنے ماہی پشت بناوے
اور یہ مذہب ہے مالک کا غرض اونچی قبرین بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدون کا طیار کرنا یہ سب باجماع
امت اور باتفاق علما حرام اور ممنوع ہے اور اسکو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال
کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا ہے **عن** اَبِی الْھَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ
تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ **ترجمہ** ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت
علی نے فرمایا کہ مین تمکو بھیجتا ہون ایسے کام کے لیے جسکے لیے مجھکو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ نے کہ نہ چھوڑون مین کوئی
تصویر مگر مٹادون اسکو اور نہ چھوڑون کوئی بلند قبر مگر اسکو زمین کے برابر کردون کہا مسلم نے روایت

کی مجہسی ابوبکر بن خلاد نے انہون نے یحیےسی انہون نے کہا سفیان سی کہا سفیان نے کہ روایت کی مجہسی
عبید نے اسی اسناد سی یہی حدیث اوسمین یہہ لفظ ہین ولا صورۃ الا طمستھا یعنے نہ چہوڑون مین کوئی
تصویر کہ نہ مٹا دون اسکو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبرون کو پختہ کرین اور اس سے کہ اسپر بیٹھین اور اس سے کہ اوسپر گنبد بنا دین
ف امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبرون کی نہی ثابت ہوئی اور منع ہوا اوسکے اوپر بنانا
عمارتون کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبرون پر یہی مذہب ہی شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
موطا مین کہا ہے کہ مراد اس سی قبرون کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور
امام شافعی نے ام مین کہا ہے کہ بہت سی امامون کو مین نے دیکہا ہے کہ وہ قبرون کے گنبذون وغیرہ
کے گرانیکا حکم دیتے تہے اور فقہا نے وہ مٹی جو قبر سے نکلی اوس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر مین مکروہ
کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کہڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجہ
سے ہارون نے اور ان سی حجاج نے اور کہا روایت کی مجہسی محمد بن رافع نے اون سی عبد الرزاق نے دونو
نے روایت کی ابن جریج سے انہون نے ابن زبیر سے کہ سنا انہون نے جابر سے کہ کہتے تہے سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ
ترجمہ جابر نے کہا آپنے منع فرمایا قبرون کے پختہ بنانے سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ
خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
ایک چنگاڑی پر بیٹہے اور اس کے کپڑے جلجاوین اور اسکی کہال تک پہونچے تو بہی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹہے
کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سی عبد العزیز نے اور کہا روایت کی مجہسی عمرو ناقد
نے ان سی ابو احمد نے اون سی سفیان نے ان دونون نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سی مانند اس کے
جو اوپر ہو چکی عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا ترجمہ ابی مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قبر پر نہ بیٹہو اور نہ اسکی طرف نماز پڑہو عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْہَا ترجمہ اسکا یہی وہی ہے جو اوپر ہو چکا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اَمَرَتْ اَنْ یُمَرَّ بِجَنَازَۃِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاَنْکَرَ النَّاسُ ذٰلِکَ عَلَیْہَا فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ مَا نَسِیَ النَّاسُ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُہَیْلِ بْنِ الْبَیْضَاءِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ ترجمہ عباد بن عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین لاوین تاکہ آپ بھی نماز پڑہین تو لوگون نے اس سے تعجب کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے لوگ اسکو کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد ہی مین **ف** ایک روایت مین آیا کہ بیضا کے دو بیٹون پر نماز پڑہی آپ نے مسجد مین اور ایک روایت مین ان کا نام بھی آیا سہیل اور ان کے بھائی کا علما نے کہا ہے کہ بیضا کے تین بیٹے تھے سہیل اور سہیل اور صفوان اور ماں انکی بیضا ہی کہ نام انکا دعد تھا اور بیضا انکا وصف تھا اور باپ ان لڑکون کا وہب تھا اور اس حدیث مین دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگون کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد مین روا کہتے ہین اور یہی مذہب ہے مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ابی ذئب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ جائز نہین نماز جنازہ کی مسجد مین اور دلیل لائے ہین یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا جو نماز پڑہے جنازہ کی مسجد مین اسکے لیے کچھ نہین ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی حدیث سہیل کی اور ابو داؤد کی روایت کی ان لوگون نے بہت جواب دیے ہین ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے قابل دلیل لانے کی نہین چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح مولی توامہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہین اور اگر ثابت بھی ہو تو فلا شیء علیہ کے معنی مین ہے یعنے اسکے لیے کچھ ملامت نہین **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَمُرُّوْا بِجَنَازَتِہٖ فِی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ فَفَعَلُوْا فَوُقِفَ بِہٖ عَلٰی حُجَرِہِنَّ یُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ اُخْرِجَ بِہٖ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِیْ کَانَ اِلَی الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَہُنَّ اَنَّ النَّاسَ عَابُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا مَا کَانَتِ الْجَنَائِزُ یُدْخَلُ بِہَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلٰی اَنْ یَّعِیْبُوْا مَا لَا عِلْمَ لَہُمْ بِہٖ عَابُوْا عَلَیْنَا اَنْ یُّمَرَّ بِجَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُہَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ اِلَّا فِیْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُہَیْلُ بْنُ دَعْدٍ وَہُوَ ابْنُ الْبَیْضَاءِ اُمُّہٗ بَیْضَاءُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سعد بن ابی وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے کہلا بھیجا کہ انکا جنازہ مسجد مین سے لیجاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لین سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجرون کے آگے جنازہ ٹہیرا دیا گیا

نماز جنازہ مسجد مین پڑھنے کا بیان

کو سوا جبتک چاہے مہر رکھو اور منع کرتا تھا مین تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکون مین سو اب جسمین چاہو بنا و پیو مگر برتنون مین سے مگر نشہ کی چیز نہ پیو ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یحیی بن یحیی نے اون سے ابو خیثمہ نے ان سے زبید نے اون سے محارب نے اون سے ابن بریدہ نے اور کہا گمان کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قتیبہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اون سے سلیمان نے اون سے انکے باپ نے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سب نے روایت کی عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نے ابی سنان کی مانند روایت کی ربیع جو اوپر گذری ۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چوڑے تیر سے تو آپ نے اوسپر نماز نہ پڑہی ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین بعد اسکے کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہین پڑہی تاکہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تھے اور صحابہ کو منع کرتے تھے نماز سے تاکہ لوگ قرض سے ڈرین اور اس کا خیال رکھین اور قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانون کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈرین اور ان کو جھڑکی ہو ۔

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہلحدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور اسکی تیسری جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین +